

1129/10
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب لا جواب

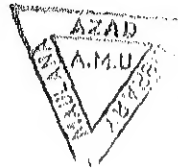
دوران حافط

شیخ مبارک علی تاج کرتب اندون بارید واره لا هو
مالک و تمم احمد علی شیخ

ALAJ LIBRARY, A.M.U.



PE8564



ADYR

AD
LIBRARY 2002

LIBRARY
2002

الحفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ اردو فارسی کتابوں میں غالباً پہلی کتاب ہے جسکا دیباچہ اردو میں لکھا گیا ہے۔ گوہندوستان میں ایک یہ طرز و جنسی معلوم ہوتا ہے لیکن مالک پرپ میں جہندو عربی و فارسی کتابوں میں یہ طرز و جنسی سے شائع ہوتی ہیں اس ملک کی زبان میں اگر وہ کسی اسی حدود میں سرکاوہ یا چمبی ہوتا ہے۔ اس دیوان میں نامی پرپ نے یورپ کی تقلید کی ہے اور دیوان حافظ کے دیباچہ کو ہندوستان کی سب سے وسیع زبان اردو میں تحریر کیا ہے تاکہ جو لوگ اس طرز کو مناسب سمجھیں وہ اسی تقلید پر آئندہ اور کتابیں شائع کریں۔

اگر پڑھنے والا اسے حضرات اس حدت کو پسند فرمائیں تو ان کے مذاق کے موافق پڑنا دیباچہ فارسی زبان میں ہے وہ بھی شامل کتاب کر دیا گیا ہے جو میں خواجہ حافظ مرتضیٰ اللہ کے حالات اور ان کے کلام مجتہد نظام کی غیبان کھلائی

کئی ہیں۔ مگر یہ دیکھا جا چکا ہے کہ ان حضرات کی دیکھی اور معلومات کے لیے لکھا جاتا ہے جسکو یا تو اردو زبان سے خاص مناسبت ہے یا فارسی سے کم ماہرین اور یوں حافظ کے اسی قدر قدر دان ہیں کہ اسکو جزا میں لغت کر کے گھر میں رکھتے ہیں اور عند الضرورت اس سے اپنے مطلب کی غالب تلاش کرتے ہیں۔

حافظ کا اصل نام **شمس الدین محمد** اور والد کا نام شیخ **کمال الدین** تھا جسکا اصل وطن قومی دسرکاش تھا کسی وجہ سے ترک وطن کر کے شیراز میں آباد ہوئے اور یہیں حافظ کی ولادت ہوئی جس نے پیدائش کا پتہ کہیں نہیں لگتا۔ اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ آل مظفر کی حکومت کا تھا۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مالک الشیامین ذاتی ترقی اور شہرت حاصل کرنے والوں کے ابتدائی حالات نہیں ملتے ہیں اس لیے حافظ کے حالات کا تلاش کرنا کوہِ کندن سے کم نہیں ہے۔ تاہم اس قدر معلوم ہو گیا ہے کہ حافظ نے ابتدائے مولانا غفر الدین جیسے ائمہ شیرازی اور علامہ سید شریف سے تحصیل علوم کی۔ علمِ قرآن اور تفسیر القرآن کے ماہر ہوئے کلام اللہ پر زبانِ باری کیا اور حافظ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ حاجی **سلیمان** دہلوی نے اس وقت کا نسخہ کراچی کا ہم مقام شہزادہ سے خصال کی جانب واقعہ نقل

جہاں تھوڑے دن میں اس وقت تک سوچا ہے۔

قوام الدین وزیر کو حافظ کی سرپرستی منظور ہوئی۔ ایک دینی مدرسہ شیراز میں قائم کر کے حافظ کو اس کا ایس مقرر کر دیا۔ حافظ نے تک اس میں تفسیر القرآن کا درس دیتے رہے۔ ہر شب کو بعد نماز عشاء کے صبح تک نہایت خوش الحانی اور قرأت سے قرآن پاک کو مستحکم کرتے رہے اور عالمان و فاضلین اور درویشوں کی صحبت سے عرصے تک اکتساب کمالات کرتے رہے۔

شاعری [حافظ کی طبیعت میں فطرتاً شاعرانہ حرارت مخفی تھی جس سے شعلے نکلنے کا وقت قریب آ گیا تھا تا باآخر وہ زور سے بھڑکی اور حافظ کہ حافظ قرآن اپنی وجہ سے حافظ کہلائے تھے تھوڑا عرصہ نگذرنے پایا کہ وہ اپنے غلغلے کی وجہ سے خواجہ حافظ ہو گئے۔ شاعری کا رنگ بس تیزی سے چڑھا کہ اگلے چند دن قانع پیکے پڑ گئے۔ مقدس صحبتوں سے گزیرنے لگے اور خفیہ خفیہ مسلمان است اور زمان بادہ ہست کے بلبلوں میں شریک ہونے لگے۔ آخر تا جبکہ ایک روز اعلان کرنا ہی پڑا۔

نازیم خانہ موت نام و نشان غائب ہو گیا۔ سرخانک یہ پیر معاش خواہ بود حافظ کا رنگ بدلا تو فکر اور درویشوں نے کشت، دلاست کی پوچھا اور علماء و عظمیٰ نے کثرت فتوؤں کی بھر مار شروع کی۔ حافظ نے بھی اپنی نوک زبان سے پیکان تیر کا کام لیا اور جہد و نشانہ کا کبھی خطا نہ کیا۔ حافظ کا دیوان انھی تیروں کا کرشمہ

جس کے جسٹ فوسلے درج ذیل ہیں۔

واعظان کین بطور محراب و منبر سیکند	چنان بخلت میں فرمان گارو سیکند
حافظا کن علامت زندان کلا نازل	ماراحت سازد و ریلے نیاز کرد
بادہ نوشی کہ در و بیچ ریلے نہ بد	ہیتراندہ فروش کہ در و دریاست
ہیر و لہق مرقع کسند ہا دارند	وراز و سہمی این کو تہ تیغیان چا

فرح ملکادہ سے شریف ترین طوائفی اور شاد افادہ سے نظم میں چھے اور سے خیالات
 اوس سے اوپے اور چھلکے ہوئے حربے۔ اوس سے شقی اور مہمی ہوتی چھ میں ایک
 عرصے تک چلتی رہنے سے زلے نے حافظا کا لہامان لیا اور وہ تمام اسلامی دنیا
 میں اس قدر مشہور ہو گئے کہ دور دراز مقامات سے طویل القدر پادشاہوں
 اور امیروں کے تعالفت اور دعوت کے اشتیاق نامے آنا شروع ہوئے۔

شیرت تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ میرزا فضل اللہ شیرازی جو علامہ تفتازانی
 کے شاگرد تھے اور اس زمانے میں سلطان محمود شاہ بہمنی والی جنوبی ہند کے
 وزیر تھے۔ حافظا کا شہر و سکرا اپنے پادشاہ کی طرف سے حافظا کو دکن میں طلب
 کیا۔ حافظا آدھ سفر ہو گئے مگر ابھی کشتی میں سوار ہو کر تھیں کہ ہرگز بڑے فارس
 تک پہنچے تھے کہ بادشاہ کا سامنا ہو گیا۔ اس قدر گھبرا گئے کہ کشتی کنارے پر

پہونچائی گئی حافظ نے اُسی حالت میں ایک غزل لکھ کر پھر نسل اللہ کو بھیج دی
جس کے دو شعر یہ ہیں۔

دئے باغِ بزمِ بزمِ ہان کیسلی نڈ بے بزمِ دلقِ باکرین بہتر ہو نڈ
برآں سان میں نڈ اول غم دیا ہو نڈ غلط غم کہ ہر موشن بعد گوہری نڈ
اور آپ کشتی سے اُتر کر سید شہزاد کو پہنچا دے اور تمام عمر دیانی سفر سے حذر کیا۔
خسکی میں بھی حافظ کا دائرہ سیاحت، شیراز سے یزد و کرمان اور اصفہان تک ہے۔
دارالاسلام ہندو شیراز سے بہت زیادہ دور تھا مگر جب وہاں کے حاکم سلطان
مبارک نے حافظ کو طلب کیا تو مصافحہ انکار کر دیا۔ صرف ایک غزل اُسکی موج
میں لکھ کر بھیج دی جسکے بعض اشعار درج ذیل ہیں۔

احمد اللہ علی محمد لا سلطانی احسن شیخِ اویس احسن الخانی
گرچہ دورِ بزمِ بادِ توقع می لا شمیم بیدِ مستزل نبود ز غمِ روانی
از گلِ خارِ بزمِ غنچہ چہشتہ شکفت حبیبِ او جسا کہ بقہ ادوی روانی
صاحبِ قفاح التواریخ لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ حافظ نے اپنے ایک مرثیہ اور دو

۱۵ پوری ذیل دیوانِ ذاکہ صفحہ ۱۵۱ میں موج ۱۲۔

۱۵ پوری غزل دیوانِ ذاکہ صفحہ ۱۵۱ میں موج ۱۲۔

خواجه امین الدین حسن وزیر سلطان ابو بھاق سے ملنے کے لیے اصفہان کا سفر کیا
 ہندوستان کے پاس تک نہ پہنچنے پاسے تھے کہ حاربان امین الدین حسن نے
 انکو ایک شرابی سے بھیک کر عتبت بدستی میں گرفتار کر لیا اور شہر میں قسہیر کرایا
 یہ خبر خواجه امین الدین حسن کو پہنچ گئی خود حافظ کو اپنے پاس لے آیا اور دیکھ کر
 اس قسہیر کا بانی ہوا تھا اسکی نسبت حکم نافذ کر دیا کہ باقی حصہ شہر میں وہ سب قتل
 کئے قسہیر کیا جائے۔ حافظ نے اپنے دوست کی فکر گزاری میں اسی وقت ایک
 غزل کہی جسکے تین شعر صریح ذیل کیے جاتے ہیں۔

مرا عہد نیست، ابا جان کہ تاجان بنام
 ادا داری کو پیش را چہ دانی خشتین نام
 الا یہ پیر سر زانہ کن ہم زخاں
 کہ من در زک چہ پانہ دل چہ جان کن نام
 ہندی شہر نہ حافظ پس لے چندین گنا
 چہ غم دارم کہ در عالم این ادین نام
 حافظ ابی بکر وہ دولت شاہ ہندوی میں لکھا ہے کہ جب بلوچستان کے گورنگان صاحب قرون
 نے قادیس فتح کیا اس وقت تک حافظ شیراز نہ تھے امیر نے اپنے روبرو طلب
 فرما کر بچھا کیا یہ مطلب فقار اس ہے ۹

اگر آں ترک شیرازی بہت آ دل لار
 بجال ہندوستان شہر قند و ہمارا

۱۰۴۰

حاکم نے دست بہتہ عرض کیا کہ ان افریقا کے مین نے برودہ تیشیر برج مسکون کے
 ایک بڑے حصے کو تیشیر اور قنات ولایات کو دیران کرڈالا تو صرف اس لیے کہ یہ دو
 شہر عمر قدو کا مہاراجہ کے سرے وطن مالون اور ننگاہ مشہور ہیں آباد ہیں۔ تیسے
 جو اپنے مشوق کے ایک خالی ہندو کے معاوضے میں وڈالا تو وجہ حاکم نے
 زمین دوس ہو کر عرض کیا کہ بے سلطان عالم اس خطہ بخشی کا نتیجہ ہے جو
 میں اس حالت کو پہنچ گیا ہوں کہ آپ کی قیاضی کا محتاج ہوں امیر اس خطہ
 پر چڑھ گیا اور حاکم پر ہریان ہوا اور ایک مقتول انجام دیکر ختم ہو گیا۔
 [ناگلی زندگی] حاکم کی پراوٹ لافٹ یعنی خاگی زندگی کے حالات کا پتہ بہت کم ملتا ہے
 اور جو کچھ ملتا ہے وہ باجیا اٹھین کی فتاووں سے ملتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ افسانہ ہے
 اپنی زوجہ کے انتقال کا ذکر کیا ہے کہ ایک جگہ اس نے تاکتیزا فرزند کی وفات کے بارے
 میں لکھا کہ اس کا بیٹا بچہ ایک مہینے کو اس واقعہ سے انکار ہے اس کے خیال میں اس کا فرزند
 دو سال قبل حاکم کا انتقال ہو گیا تھا۔ لیکن بحرن ڈونینڈین میں مسٹر پی پول لکھتے ہیں کہ تیسرے
 مہینے میں غار زم اور اسکے دو برس بعد ہرات فتح کیا۔ مہینے میں اصفہان میں قتل عام کیا
 اور اسی مہینے میں شیراز پر قابض ہو گیا۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ حاکم نے حیدر پور سے
 دو برس بعد وفات پائی نہ کہ دو برس قبل ۱۲۔

ظاہر کیا ہے۔ شیخ ازہرین کوئی حوریت شائع نبات کے نام سے مشہور تھی۔
 نے اپنے عشق کا اُس پر جانا اظہار کیا ہے۔ کتاب خزانہ عاموں میں جو انوار الصفا
 منقول ہے کہ خواجہ حافظ کا ایک بیٹا جسے بر شاہ نعمان ہندوستان میں پایا تھا
 مگر ہر ان ہندوستان میں اسے انتقال کیا جسکے مراد کا نشان ایک موجد وہ ہے۔
 وفات بعض مہرہوں نے لکھا ہے کہ حافظ نے ضعیف العمری میں انتقال کیا
 مگر تاریخ ایران میں ہے کہ آئندہ مژدہ فرستادہ شیرازی میں حافظ کی کل عمر ۱۴
 برس کی قرار دی ہے۔
 معتبر تاریخین میں لکھا ہے کہ حافظ نے سلاطین میں اسی زمانہ حالت میں
 جو انھوں نے اختیار کی تھی وفات پائی۔ تجرید و کفین کے بعد نماز جنازہ پر حجت
 پھر گئی۔ بعض دینداروں نے انکی ظاہری حالت اور آرزو خیال ہونے کی وجہ
 سے شرکت میں نال کیا مگر حافظ اپنے کلام کی وجہ سے قبول عام ہو چکے تھے
 اسلئے اکثر حضرات حافظ کی تائید کرنے لگے جن مقدس بزرگوں کو عند تقاضا ہونے
 زور دیا کہ وہ حافظ کے دیوان سے اکثر ایسے اشعار دکھاسکتے ہیں جو طراندہ ہیں
 اور اس کے شوقین دیوان طلب کیا گیا اور ارق کھولتے ہی جو شعر سب سے
 پہلے نکلا وہ یہ تھا۔

قدم و پنج مدار از جسن از حافظ کو گر چہ غرق گناہست میر و بہشت
شمر کے پڑھتے ہی تمام بحث کا خاتمہ ہو گیا اور نایز جنازہ خاموشی سے بالاتفاق
ادا ہو گئی اور جو حافظ کو چند منٹ پہلے بے دین اور لحد ثابت کیے جاتے تھے
اب لسان النیب قرار پا گئے۔

حافظ کو خاک مٹھائی بہت پیاری تھی جس کا انھوں نے جا بجا اپنے اشعار
میں نہایت محبت کے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ مثلاً۔

بہ ساقی بے باقی کہ در جنبت خواہی یافت کنار آب ز کنا با گلشت مصلیٰ و
نمید ہند اجازت مرا بسیر و سیر نسیم باد مصلیٰ و آب ز کنا باد
غرض کہ حافظ شیراز اسی خاک مصلیٰ میں بلا کسی اختلاف کے دفن ہوئے۔
جب اتفاق ہے کہ تاریخ وفات بھی "خاک مصلیٰ" کے اعداد سے برآمد ہوئی
جو ایک قلمی قلعین ہو کر ان کے لوح مزار پر کندہ ہے۔ وہ ہوا۔
چراغ اہل معنی خواجه حافظ کہ شخصے بود از نور تجلی
چو در خاک مصلیٰ راست منزل بہر تار بخش از خاک مصلیٰ

لے خاک مصلیٰ جس کو گلشت مصلیٰ بھی کہا گیا اور شیراز میں ایک بڑا کا نام اور حسین زکریا جباری نے
اور شیراز شہر شریف میں واقع ہوئے خانی اردو انہی سے ایک مزار سات سو قدم کے فاصلے پر ہے۔

کلام حافظ کا فن کو اپنی سحر نیائی کی بدولت تمام شعراء اور اکثر شعراء
 و شاعریں پر ہیقت حاصل ہے وہ تمام اصناف و شاعری پر قادر تھے اُن فنون نے
 قلمات و ابیہات، ثنویات، قصائد اور غزل و غیرہ لکھے اور نہایت خوب لکھے۔
 مگر جو خداوند قدرت اُن کو غزل گوئی پر تھی وہ اور کسی دوسری صنعت پر تھی ہم
 سوز گنازدور و دور جو بن حافظ کی غزلوں میں ہے وہ ہمیشہ ڈاکھارے کا کام
 دیتا ہے۔ اس وقت چھتھویں سے زیادہ زمانہ گزر چکا اور پھر اسپر شہر و شہر
 سننے کے بعد بھی جب کسی خاص موقع پر کوئی شعر پڑھا جاتا ہے تو غالباً یہی
 ہو جاتا ہے اور وہی شعر جبکہ خود حافظ کی زبان سے پہلی مرتبہ ادا ہوتا ہو گا تو
 اکثر اہل میں یقیناً کچھ کچھ بکھیر جائے ہونگے۔ افسوس ہے کہ ان شعراء و اہل
 میں گنجائش نہیں ہے ورنہ ضرورت تھی کہ حافظ کے اشعار کی مثالیں سے صرف
 کرانی جاتی۔ مگر خیر اسی قدر معلوم ہو جاتا کہ ان کی بہت کم ہیں مطالب کہہ دو اگر ان
 کے پر کسی بڑے فنی کو عمدہ الفاظ تشریح میں پیش کرتے ہوں حافظ اُن کو سادہ
 اور مختصر الفاظ میں بے تکلف نظم کرویتے تھے۔ مثلاً۔
 آسائش و گنجی تفسیر میں درخت بادستان طلائع بادستان لانا
 تفسیر میں حافظ کو کسی صریح و جہد صریح لگانے کی بہت بڑی ہمارت حاصل

بکلی چنانچہ مشہور ہے ایک مرتبہ سلطان عیاش الدین والی ہنگالہ بیار ہوا کہ
 نے علاج خارجی میں غسل بھی تجویز کیا۔ بادشاہ نے یہ خدمت اپنی تین پرستاروں کو
 بکے نام سرور لگی اور لاکھ تھکے سپہ دکی۔ ان پرستاروں نے دورانِ علاج میں
 اپنی خدمتوں کو نہایت خوبی سے انجام دیا حتیٰ کہ بادشاہ کو شفا کے کلی حاصل ہوئی
 بادشاہ نے اس خدمت کے صلے میں تین پرستاروں کے مراتب اعلیٰ کیے اور ان
 محبت بھی زیادہ کر نہ لگا۔ اسپرادر حرمون کو حسد ہوا انھوں نے حصارِ ناگ و عشار
 کے قریب سے پکارنا شروع کیا۔ شاہ شاہ یہ خبر بادشاہ کو پہونچی۔ وہ ہنس ادا و راسی
 میں بیٹھا شاہ کی زبان سے یہ مصرع نکل گیا۔

ساتی حدیث شیب سرور لگی لا میرور

مضمون دلچسپ تھا چاہا کہ دوسرا مصرع لگائے مگر نہ لگا۔ شعر نے دربار سے غائب
 ہو گیا۔ دوسرے مصرع کی فرمائش کی مگر سب کا مضمون کوتاہ اور قافیہ تنگ ہو گیا۔
 تاچار عرض کی کہ اس مصرع پر بجز حافظ شیراز کے دوسرا شخص مصرع نہیں لگا سکتا
 ہے۔ شخص سلطنت بکلی کسی فن و دلِ خیر پر پائینٹ سے منظوری کی ضرورت تھی
 فوراً سامان سفر تیار ہوا اور چند خدام ہنگالہ سے شیراز کو روانہ ہو گئے۔ حافظ

ہنگالہ میں اس بادشاہ کی مدت سلطنت تین سو و تین سال تھی۔

نے اُکی اور ان کے بادشاہ کی تمام سرگزشت سنی اور صبح پھر لگا کر طبع مطلع کر دیا
 ساتھی حدیث سر و گل و لاله میرزا دین بحث باغستان غسالہ میرود
 شکار غسالہ میخوار و کلی اطلاع بین ان تین پالماے شراب کا نام ہے جن کو
 بادہ خوار علی الصباح نوش کر کے شب کی کدورت دور کرتے ہیں۔ واقعات کا اعتبار
 سے لاکہ قافیہ غسالہ بالکل معمولی تھا جو شعر لے بنگالہ کے سامنے موجود تھا مگر
 چونکہ وہ حافظ کی طرح اصلی اور حقیقی بادہ خوار نہ تھے اس لیے داغ اور خیال میں
 ظاہر اسباب بادہ خوار سے حاضر اور غیب سے غائب کی وجہ سے اس قافیہ کو نہ اپنے
 لفظوں میں ترتیب دے سکے اور نہ بامعنی مضمون کر سکے۔ حافظ نے اسی ردیف
 قافیہ میں پوری غزل لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں روانہ کر دی جس کے ڈھیر
 اور ریح ذیل کیے جاتے ہیں۔

شکر کن شونہ ہمہ طوطیان ہند • زین قنبر باری کہ بہ بنگالہ میرود
 حافظ رشوق سلطان غیاث دین • خامش مشوک کار تو از لاله میرود
 نقاش التواریخ میں ایک حکایت درج ہے کہ خواجہ حافظ زائدہ شاہ شجاع میں
 ایک لہجہ ان مفتی زادہ پر عاشق ہو گئے۔ کچھ دنوں تو اپنی حالت کو پوشیدہ رکھا

اسلامی غزل مباح، ذاکہ، ۱۳۹۹ھ میں ۱۲۶-۱۲۷ھ۔

گر ایک عرصے کے بعد سمانہ طشت ازبام ہو گیا۔ ایک روز حافظ مفتی زادہ کو ساتھ لے کر ایوان شاہی کے پچھواڑے بیٹوشی میں مشغول ہوئے۔ وہ اپنے نزدیک تخلیکہ میں تھے مگر بادشاہ جھوکے سے نظارہ کر رہا تھا غواجلے جام کو شراب سے لبریز کر کے مفتی زائے کو دیا اور جیسے ہی اُس نے منہ سے لگایا تھا کہ بادشاہ لے آوازی دی۔

حافظ قراہ کش شد و مفتی پیار نوش

حافظ نے ساتھ ہی جواب دیا۔

در عہد بادشاہ خطا بخش و جرم پوش

ایک فنی کام میں مشغول ہو چکے وقت کسی ایسی آواز کا دفٹا کانون میں آجانا جس سے نہ صرف افشائے راز کا خوف ہو بلکہ اُس آواز سے زیادہ کوئی اور بھی آواز خوفناک نہ ہو سکتی ہو تو اُس سرسبکی اور بدحواسی میں مصرع پر دفٹا مصرع لگا دینا حافظ کے خیالات کی تیزی اور طبیعت کی جرسبکی کی ایک ایسی مثال ہے جس سے زیادہ کسی دوسرے شاعر میں ہو نہیں سکتی۔

سردستون شاعر و نکی اصطلاح میں کسی اُستاد کے مضمون کو کچھ رد و بدل کر کے

پنے شعر میں نے آئے گا نام مسرتہ مضمون ہے اور اس سے اکثر شاعر غالی نہیں گئے
 لیکن دلی اور اعلیٰ شاعر میں فرق ہے۔ ادنیٰ شاعر سے الفاظ ہی زیادہ تبدیل
 ہو سکتے ہیں اور نہ معانی کے تصور بدلے جاسکتے ہیں اس لیے شاعر دن میں وہ
 مضمون چکر کلاتا ہے مگر اعلیٰ شاعر حتیٰ الامکان الفاظ کو بدل کر اور معانی میں
 ترقی اور اصلاح دیکر کسی قدیم شعر کو اپنے ساتھ چھین ڈھال لیتا ہے اور شہرہ کی سونپی
 میں یہ عادت میوہ بہ نہیں مانی گئی ہے۔ حافظ نے بھی متعدد جگہ دوسری دوسری
 عادت سے کام لیا ہے۔ حافظ نے جس استاد کے شعر کو اپنے ڈھب کا ناکا پہلے
 اُس کے دونوں مصرعوں پر غور کیا جو مصرع اعلیٰ ورجہ کا ہوا اُس کو تو فقط لفظوں کے
 اُلٹ پھیر سے اپنی حالت پر برقرار رہنے دیا اور دوسرے ادنیٰ مصرع میں اپنے
 پر زور الفاظ سے ترقی دیکر اُسکی حالت میں ایسی تبدیلی کر دی جس سے ادا کی
 سے اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی ہو کر حافظ کی ملکیت میں آ گیا چنانچہ اس جگہ عدم
 گنجائش کی وجہ سے صرف دو مثالوں پر اکتفا کی جاتی ہے پہلی مثال میں زیر
 کا مطلع جو بحر بروج سالم بہر ماضی ذیل کیا جاتا ہے۔

اَنَا لَمْ أَكُنْ مَعَكُمْ اَعْبَدِيْ بِيْزِيَا تِيْ اَنَا
 اَزْكَا شَاوَاوُلَا اَيَا اَيُّهَا اِنْسَانِي

اس شعر کا دوسرا مصرع یہاں ختم ہے لیکن حرف ندا جسکی فصاحت شعری کی بجائے

اول میں ضرورت تھی قافیہ کی مجبوری سے آخر میں چڑھ گیا۔ شاعر کی اس کمزوری
 سے حافظ نے فائدہ اٹھایا یعنی اس شعر کو حرکت دہائیہ سے شروع کر کے اپنی حالت
 پر چھوڑ دیا اور دوسرے مصرع زبان فارسی میں نظم کر کے اس کے ساتھ تفسیر کر دیا
 جس سے تمام مضمون ایک نئی طرح کے ساتھ دوسرے قالب میں بطور آ گیا۔
 انا یا شمع انسانی آرزو کا سا دنا و لعلنا کہ عشق آسان نمود اول دلی نشان کشد لعلنا
 اس جگہ ناظرین کو دونوں شعروں کے موازنہ کر کے کا موقع ہے۔ مثلاً یہ نے اپنے مطلع
 میں یہ نشان ظاہر کیا ہے کہ یہ نظم ایک ایسا زہر خوردہ شخص ہے نہ جس کے پاس تریاق ہے
 اور نہ بھانڈے والا نہ کوئی گمان ہے اسے ساقی اتو ہی اپنا جام بھر اسکو گروش میں لاؤ
 (یعنی شرب خوش کرنے سے شاید تمیہت کو کچھ فائدہ ہو پیچھے) لیکن حافظ اپنا مطلب ان
 الفاظ میں ادا کرتے ہیں یہ کہ ہر ہے اسے ساقی اپنا جام بھر اور اسکو گروش میں
 لاؤ کیونکہ عشق جسکو میں پہلے آسان سمجھا تھا اب اسنے فکر پوری مصیبتوں میں مبتلا
 کر دیا ہے۔ دونوں مطلعوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا دونوں شاعر زبان حال
 سے شراب کے طالب ہیں۔ مگر پہلا اس لیے کہ اس کے زہر کا تریاق ہوا اور دوسرا اس لیے
 کہ اسکی طبیعت سے مصیبت اور گرفت دفع ہو۔ پہلے شاعر کی طلب بھی جیانی نہیں ہے
 کیونکہ شراب کی تعریف میں بہت بہت جملہ کیا گیا ہے اور جبکہ وہ بیان تک تسلیم

کر لی کہ مرے کو زعمہ کر سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے جو اس کو دہر کا تریاق بنانا
 جائے گرد و سرے شاعر کی خواہش اس سے غم ہٹا کر نے کی ہے جو شراب کی نالی
 اور سچی اور حقیقی خاصیت ہے اس لیے حافظ کا مضمون نچرل یعنی فطریہ کے
 موافق ہو جاتا ہے لہذا ہم میں مقبول ہو گیا اور حافظ نے اگر اس کو انتخاب کر کے اپنا
 مطلع سردیوان بنایا تو یک لکس نہیں کہ وہ اسی قابل تھا۔
 اس کے بعد دوسری مثال میں سعدی کا مطلع کہ وہ بھی بہترین سالم میں پہنچ
 ذیل کیا جاتا ہے۔

اگر دشنام فرمائی و گر نغمہ دھاگویم لب لعل شکر خاں و اسیر غمی زبید
 حافظ نے اس شعر میں بھی ترتیب و تزیین کی ہے جو زبید کے شعر کی انتہا
 یعنی دوسرے مصرع کے زجات سوم چہاوم کو بجائے اول و دوم کے لا کر اس کے
 لفظوں میں ملاست اور روانی پیدا کر دی اور پھر اس پر اپنا ایک ہی مصرع لگا کر
 اس کی صورت دیون کر دی۔

بدم گفتی و خوشدم عفاک شکر گفتی جو اسیر غمی زبید لب لعل شکر خاں
 سعدی اور حافظ دونوں کے شعر کا آخری مصرع تو ایک ہی ہے مگر پہلے مصرع کا لفظ
 ایک ہے تاہم الفاظ اور اس کے مطلب میں فرق ہے اور یہی بات قابل غور ہے۔

اشعار کا آپس میں اگر موازنہ کیا جائے اور ہر لفظ کو تول کر دیکھا جائے
تو ہر نکتہ پر بھی لکھ لگا کہ حافظ کا شعر معرہ کی کتنی شہرت بہت
اوپر بچا بچل گیا ہے۔

حافظ کے چنے شعر اپنے ہم عصروں اور وقت زمین کے اشعار
سے ٹکراتے ہیں۔ ان کے متعلق بغیر کسی زور رعایت کے ہماری
اور دوسرے تذکرہ نگاروں کی متفقہ رائے یہ ہے کہ حافظ نے
ان کے مفہوم کا درجہ بہت بلند بلکہ بہت زیادہ دلچسپ اور دلچسپ
کر دیا ہے۔

حقیقت امر یہ ہے کہ نواب صاحب کے کلام میں اس قدر
ایسی خوبیاں جمع ہو گئی ہیں جن کا شبہ و اعجاز کا درجہ رکھتا ہے
ان میں سے اگر ایک ایک کو الگ الگ لیں تو ہوسکتا ہے کہ
وہ ادروں کے ہاں بھی بگڑ جائیں لیکن غ
آپ خوبیاں ہمہ دارند تو تنہا داری

دیوان حافظ | حافظ کا دیوان قریب قریب انکی زندگی عیالین مرتب ہو چکا تھا۔
 کیونکہ حروف تہجی کے اعتبار سے کلی رویتوں میں غزلین موجود ہیں۔ یہ مشہور
 ہے کہ حافظ شاعر نے میں ہر وقت بہت پڑھتے رہتے تھے اور اپنے اشعار
 کو بکروں پر لکھ لکھ کر مکے میں بھرتے جاتے تھے اور انکی وفات کے بعد نماز
 جنازہ کی بحث سے پہلے کسی کو خبر تک نہ تھی محض غلام اور یاروں کا حاشیہ
 یہ واقعات اور بیان ہو چکے ہیں ان سے صاف پایا جاتا ہے کہ حافظ کا کلام
 تمام دنیائے اسلام میں ان کے سامنے مشہور ہو چکا تھا چنانچہ ایک شعر
 میں خود بھی اسکا اظہار فرماتے ہیں۔
 سنگد زمرہ عشق و عرق و جاد | نولہ با نگہ غزا سے حافظ شیراز
 دیوان میں غزلیات کا حصہ سب سے زیادہ ہے ہر غزل ۵ سے ۱۱ اشعار تک کی ہے
 اور رویتوں کی ترتیب حروف تہجی کے اُسی پرانے قاعدے سے ہے۔ یہ خبر
 تمام ایشیائی شعرا کے دیوان مرتب ہیں۔ صاحب بریلانی کا انساؤنگویٹا پر
 ترتیب کو ناپسند کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ شاعر کا کلام اُطرح مدون ہو اور
 جس سے انکی طبیعت کی زندگی ترقیات اور وفات زندگی کے روز افزوان تجربات
 کا یکے بعد دیگرے سراغ ملے۔ مینیک اسکی رائے معقول ہے اور یہ ترتیب

میں اسکا لحاظ کیا جاتا ہے۔ اگر ایشیا میں بھی یہ طریقہ جاری کیا جائے تو بحر ہند
 وقت کے کسی شعر کے تلاش کرنے میں دیر ہو سکا لہ کر نے والے کے حق میں
 زیادہ مفید ہے۔ مگر حافظا کا دیوان سخت سیرت میں ڈالتا ہے کہ باوجود اسی
 پرانی ترتیب کے وہ اول سے آخر تک ایک ساپنے میں ڈھالا ہوا اور اس کے تمام
 مضامین ایک وقت میں دیکھ لکھ دئے معلوم ہوتے ہیں۔ غزل اکثر اذکار
 ثنائیت اور تضاد مضامین کا ذخیرہ ہوتی ہے جس میں بجز قطعہ بند مضامین کے تمام
 بے ربط اور غیر مسلسل جوتے ہیں چنانچہ حافظ کے اشعار بھی مثل گہراست آبار
 چھوٹے اور بڑے قدر کے بظاہر گہراست ہوتے نظر آتے ہیں مگر جو گہراست باریک بین
 میں انکو غور کرے وہ صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ سب ایک ہی رشتہ سے تعلق
 میں پرے ہوئے ہیں۔ حافظا کا دیوان گویا ایک ذمی روم کا سہم ہے ہر ہر
 اُن کے رنگ و گندہ کہ اشعار ہر نقشے میں مثل لگون اور شیرازوں کے پچھلے ہوئے
 نظر آتے ہیں لیکن سب کے اندر ایک ہی نکتہ کا دوران ہے۔ اول سے آخر تک
 کمالات روحانی سے فیض یاب ہے۔

اتحاد دیوان دیوان حافظ کے مدقن ہونے کی تاریخ سے چھاپنے کی ایجاد
 ایک غالباً پیشمار طبع میں ایک دوسری سے نقل ہو کر اطراف عالم میں شائع

ہو میں اور چھاپہ ایجاد ہو نیکی بعد سب سے پہلے یورپ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نے
 حافظہ کے کلام کو چھاپ کر منتشر کیا۔ ۱۴۷۵ء میں سرولیم اوسلی نے ایک رسالہ نوشتہ
 "آرٹھکل بنام حافظہ" لکھ کر لندن کے ایک مطبع سے شائع کرایا۔ اور پھر سن ۱۵۶۷ء میں
 سر جان رچرڈسن نے اسپسین آؤن پرنسٹن پرنسٹن (نوٹہ ٹولم فارسی) کے نام سے
 حافظہ کی غزلوں کا انتخاب چھپوایا۔ اس کے علاوہ مختلف انتخابات وقتاً فوقتاً برلن
 اور وائٹن برگ میں ہوئے۔ اور سن ۱۷۵۵ء میں پورا دیوان ملک جرمن کے شہر لیپزگ
 میں لائپزگ میں چھپا گیا۔ حال میں قسطنطنیہ میں چھوٹی تقطیع پر شائع ہوا ہے۔ جاپنی
 صحت چھپائی اور صفائی کے اعتبار سے قابل قدر ہے۔ حکم میں اہران تبریز اور
 شیراز میں بہترین جلدیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں اور ہندو میں دہلی، کلکتہ، بمبئی
 اور کھنڈو وغیرہ سے بار بار چھپ کر ہندو جلدیں اشاعت پائی ہیں غالباً انکی تعداد
 ایک لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہوگی۔ شہر کان پورا بانی رگیا نقاجس کو آب
 دور ہی مرتبہ اس کے پھانپنے کا اختیار حاصل ہوا ہے۔

دہان بے حاشی کسی کتاب کے کل یا جز مقامات پر نوٹ دینے یا حاشیہ چڑھانے
 سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کے اجمال کی تفصیل اور مشکلات میں آسانی پیدا
 ہو مگر جس قدر دیوان حافظہ ہندوستان میں منتشر چھپے ہیں وہ اس کے عکس

ہیں۔ ایک معمولی استعداد کا آدمی حافظہ کے مطالب کو بلا امداد حاشیہ جس قدر
 سمجھ سکتا ہے موجودہ حاشیہ پڑھنے کے بعد اس قدر بھی ذہن میں باقی رہتا
 رہتا اور یہ اس لیے ہے کہ حاشیہ نگار صاحب نہ اس کیفیت سے متاثر اور نہ اس
 مذاق سے آشنا اور نہ ان واقعات سے باخبر ہیں جنکی بنیاد پر حافظہ کے اشعار اپنے
 اپنے موقع سے تصنیف ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان دیوانوں میں حاشیہ نگار کی زبان
 حافظہ زیادہ اہتمام اور خوبی سے چھپا گیا تو اس سے حاشیہ خارج کر دیے گئے
 ہیں۔ لہذا اسی تقلید پر یہ دیوان نامی پریس کانپور سے چھپ کر نکلا ہے جسکی
 حاشیہ بالکل سادہ اور نہایت صاف پھوڑ دیا گیا ہے تاکہ اس پر یہ الزام نہ
 ہو سکے کہ "من چہ می سرایم و ظنورہ من چہ سسرایم۔"

محمد رحمت اللہ علیہ

بالحکم حسن حیسلم

سرمه و شای سید و پاس بقیاس خداوندی را که جمیع دیوان حافظان را
پروا و سلطان ارادت دوست - بی مانند می که رفع بنیان ایوان سنج سمو است
طایفه شاه عرفان حکمت بی مثل از حکمی که لولی فکر طری ناطقه انسانی را در حلقه
آینه تامل عراض معانی بادامی و گلشنی (ن بن الیابن) کسفر آگوا کرد و می
که بیل دستان بر روی خوش نوای زبان را در قفس تنگ و بان بقوت اذن
ستقیم در ترم و تقیم ان بن افسر کشته آورد و نظم

آن بنده پروری که زبان دهان داد
جان را از راه نه عذیبای لطیف داد
در کلام و صحت نثران نهاد
دل را مفرجه ز سخن بیان نهاد
در بحر سینه و در مدالی پرورید
در کائنات طبع لعل سخن بیکان نهاد

فی الحقیقه است چرا بنظم سلوات بی نهایت و زو اهر شور تجلیات بی خفا و عیالات
نثار رخ فرخ و صد و شرف زبان آوری که اندامی جانفزای انامیض العرب

بسامع و جامع عالمیان و آدمیان رسانید و از تسبیح و تحمید روح پروردگارت درین
 روزی ششام جان زنده دلان هر دو جان را معطر و مریح گردانید و گوش و گوش
 دلهار را بر رنواوند با الفزاد غرر فرزند معجز ناله او بتیست پیچید و کلمه گریه را در زار
 ساخت و صدای صدق فحوی و کائنات غنی الموعی ان اذ لا ذی یوحی
 در آفاق و انفس انداخت عینی خاتم رسالت و ناظم مائمه بر عت و بلا غنت
 صادق بران ص و القرآن وی الذکر صاحب دیدان و عالمگاه انوار
 صدر حیده انبیاء بیت القصیده اصفا محمد مصطفی علیه افضل الصلوات و السلام
 النقیات بیت

محمد کا دل تا به هر چه هست با برایش نام او نقش است
 و در رویکران و نتایجات بی پایان بر روح طیب و شام طاهر و جاسر آل
 علی النوال جلی الافصال و شاهیر رجال و احبابه اوباد و شمشیر
 هزار آفرین از جهان آفرین براداد و احسان و اوجین
 که سنده خوشترام عبارت و رخس تیر گام مجاز و استعارت رازین ترنم
 نهاده و میدان بیان جولان نموده اند و چون گان فصاحت و بلا غنت گو
 همنندی و سخندانی از فضل و ادبای افاضی دادانی در روده تا صدای

حیث رسالت و ندای صوتی جلالت محمد رسول الله و الذین آمنوا
 علی انفسهم و کفوا عن قضاة اطراف عالم و بلغای الکتاب اتم رسانیدند نشان آن
 و تنبیح بیان الشجره و غیره از هیبت جلال و عذر کلال و بهت باز و
 شکار هیرک السیف القتال و حکام تعدی و جدال در معارضه و مقابله ایشان
 عجز و اقبال بر روی قیل و قال کشیدند که آیا کون یثبته و لو کان لبقه هم لکن بعض
 لایبیر هیبت.

مستغرق در دوستان با وجان شان تار و زار مشغول بود شمع راضیا
 خصوصاً امام الشارق و المغرب و جامع اصناف العارف و الحقائق قال
 کلمه انا کلام الله الشارح الفالب علی بن ابی طالب علیه السلام و
 والسلام و التهنیه و الاکرام شهار.

شهر نشسته که سحرگاه روز فطرت بود غرض وجود شریفش ز طاعت انسان
 بگریست که ز لایق و تدبیر لم یزل حاشیه بقیش گشته زیور قرآن
 ایبر ملک و لایق که شد زبید حال برای محبت او مستعد بخلق بیان
 بر قضا و ان بر شسته با غمت و جوهر بیان روز باز از فضل و اعدا کاران
 خفاه سخن و شهنش و داران ذکا و فلان سالکان سالک نظم و شعر و امکان ممالک

وفاق شمر پیشه نیست که گوهرین در اصل خویش بسیاریتی و با صفا و کلام منظوم
 نفیس و نفس خود عظیم و گراں بهاست و در و کان اکناف هیچ متاعی از آن گرانایه
 نتوان خرید و در بازار ادوار هیچ باعیت از آن با بخت تر نتوان دید و صیقلی
 ندارد و نقدی که عزیز تر از آن نیست دل در نیاید و نقشند و کثرت را زیاده از آن
 در پرده خیال کش نموده و درین و نقدی این در شهوار غلظه الاخر و مندر کمال و قدر
 اعتبار این نقد تمام عیار شناسد بجز صیقل و فی الحقیقه به نیست
 گردیده گوهرین در آن سخن آں خرد و اندیشه بجای سخن
 و هر میان این اطلاق الی و این الاذیان و میزبان لای فرح الایمان و البصائر و البیان
 اتانقیرن امر الیبت نور و الیبتیم و نیز بسیار و دنیا است تفاوت الیبت نور و
 نیان در جات بهر پوزان بحسب مناسبت نه و سبلع و رعایت و افتخار و
 و اوصاف بود و تفسیر و تحریف و تقریر و تقریر و آفرین با اعتبار و تفصیلات مقام
 اعتقاد و استقامت نشان انفراد و اعتقاد و مقام ایاد و کلام فاضل و محفل و معرفت
 تکلیف تقدیم و تاخیر و ابهام و توضیح و کنایت و تصریح و ایجاز و اطناب و
 خواص افاده و در باب جمله برای مسئله متنبی و مشکلم علی تحقیقه بر رعایت این
 و قدیم متنبی و مشکلم علی السبلا غنیه ان ابطال عنوان مشکلم و استانه و مشکلم

بزرگان انبیا و اولاد ائمه علیهم السلام و اهل بیت و ائمه
 شاعران و چوین کنند این نکته بر سر و پیشیت این فقهیه واقف گرد و رخسار
 جبارت او نصارت گیر و در حال قتال او طراوت پذیر و هر یک یک بیت
 او نائب دنیا به قیسه باشد و یک غزلش تالم مقام دیوانی گردد و قیام
 حکمتی قیام یابد و یک رباعی از مریح مسکون خراج ستاند **مظلم**
 قافیه سخنان که علم برکشند **عجیب** دو عالم بکلمه کشند
 خاصه کلید که در کجاست **زیر** زبان در سخن گنج است
 شخص این کلمات و شخص این مقدمات و ذرات شریف کل مقامات مولانا **عالم**
 المرحوم المیرزا فضل العلماء استاد اخبار الادب و مدین لطافت الروحانی **عالم**
 معارف السیما نیت شمس الملیه و الدین محمد الحافظ انیر از سبب استیانت
 بزرگوار و نفی فی عالم القدس بر تبت که اخبار آماوش رشک چشمه ایوان بنات
 ابرکازش غیرت و در وطن ایتات و لایزش ناسخ سخنان سبحان و مشات
 سحر و طهت آینه شمس احسان حسان بود کلام بحال در روض الجنان **عالم**
 القواد طیب بلر قاده ان عوام را بلفظتین شیرین کرده و در آن زبان
 خاص را یعنی مبین نگین داشته هم صحاب ظاهر را بر رخ ابواب شانی

کشوده و چشم او بآب باطن را از مواد روشنائی افزوده و در هر واقعه تناسبات
حال گفته و برای هر کس در معنی غریب لطیف سفته و معانی بسیار و لفظان
خارج کرده و آنرا در این راه را در توحش افشا و مرج نموده گاه سرخوشان کوی محبت
را بر سر جاده معاشقت و نظر بازی داشته شنیده صهر ایشان را بر رنگ
پیشانی زبده گویند بیست.

بشود اوراق اگر به درس مالی که علم عشق در دفتر باشد
و گاه در وی کتبان معذله اراوت را بلامت پیرو معان و مجاورت بیست
نزد ابیات ترکیب کرده بیست.

تاز میخانه مع نام و نشان آید
سر با خاک میسیرین آید
اقاصت بیست طبع الیه او حکم غنیان شتی نایب یاد او در خاص و عام
را شامل و شامل است و اوقات آنافض فائض افاصل و ادانی را لاج و
سالم نظم نشود بر سر حالش عقده در زبان ناطقه افکنده عقد منظوم فکرش
وزن شاع بهر و کان برده و رنجات بیانیج ذهن و قافش حدائق مجلس انس
را بزلال معین وزن اما بکن شتی صفت نصارت بخشیده و نجات گلزار
فکرش در ریاض جانها معنی آید و غرض غیر من روحی فاش کرده کلمات

تعیینش چون انقاس بیج دل مرده راجیات تازه داده و کلام کلام بحسن
نظامش و بطور سخنوری بی بیضا نموده که گوئی که هدای بیج کسب را یافت
از اخلاق او کرده و گذارگی نیستین زیب و طراوت از شعر آید بار او گرفته و
شمشاد و قامت و بجوی سرو آزاد اعتدال و اهتر از راست قامت

را که او پذیرفته بیعت ^{فظ} قبول خاطر و لطف سخن خدا و دوست
حسد چه میری ای مست نظم بجا
بی تکلف هر دو گوهری که جوهری طبیعت را موجود بود از بهر زینت و شیرینان
خاک و تسرای شیرین در سلک نظم کشیده لاجرم چون خود را لباس و کسوت
عبارات و حلیه استعارات آراسته وید زبان بجوی کشاده گفت شاهر
دور همچون گذشت نوبت است هر کسی بنجور و زه نوبت است

و بنحافت و موانع بطنازی در خانی در آویخته و در مجلس خاص و عام و
خاص بادشاه و گدا و عالم و عات در مقام شهنشاه و شور باران بخت و گفته بیست
حافظان دولت نشین و شنایخانه شد از سر پان گذشت بر سر پان
و چون از شایسته است و خالک شهود مصون و محروس بود و دست تصدیق
بیکاد دبا من عصمت شان ز سید و دامن چادر عفت شان را که برکت

خیانت فرو نگشاید و ز سارا حال نشان از خجلت عار و ضحمت طعن در صورت عصمت

در زیر عصمت محفوظ بماند بهیبت

گر من آلوده دامنم به عجب همه عالم گواه عصمت است

بنابرین غزلهای جهانگیرش بدنی مدتی مجدد اقالیم خراسان و ترکستان و

هندوستان رسیده و تو مثل سخنهاست و پذیریش در اقل زمان طرآن

و اکثاف عراقین و آذربایجان سر کشیده قد و نهب از تیغ و ذهاب از تیغ اسلح

صوفیان بے غزل شورانگیر او گرم نشدی و بزم بادشاهان بی نقل سخنان

ذوق آمیزش زیر و زبیت نیافتی بلکه ای وادی مشتاقان بے دانه و نشو

او بودی و سر و روی پرستان بی غلغل و ذوق او رفتی و نگرستی چنانچه در نقل

این شل گوید **اسم**

غزل سرائی حافظه بران سید که چرخ فوای نموده ناهمبدر ابر و از یاد

چو شعر غیب روانش ز بکمی گوی هزار رحمت حق بر روان حافظه باد

ولی منافقت درس قرآن و ملازمت شغل سلطان و تحشیه کثافت و تباع

و مطالعه مطالع نتایج و تحصیل قوانین ادب و تحشیس دواوین عرب از حج

ایات و غزلیاتش مانع آمدی و از تدوین اثبات ایاتش و از عر گشته

سودا این ادراک عفی الله عنه سابق اقل نام محمد گلندام در سگاه
 مولانا و سیدنا شاد البشر قوام الله والدین عبد الله علی الله تعالی در جایت
 فی اقلی عقیقین بکرات و مراتب که بذاکره رفتی در اثنا سعه محاذ گفتی که این خوا
 فراموشی را همه در یک عقد میباید کشید و این غرور را در یک سلک میباید بکشت
 تا قلاوه حیدر وجود اهل زبان شود و لیس و شاح عروسان دوران گردد و آن
 جناب حواله دفع این ترفیع بنار استی روزگار کردی و نقص اهل عصر را عذر
 آوردی تا در تاریخ ستمه احدی و تسعین مائه آخری و ولایت حیات بولکلا
 نقض افتد و سپرده زنده شود و از دهنز تنگ این جهان بیرون برده در روح
 پاکش با سالکین عالم صدوی قرن شد و پس از مفاد قوت بدن انقواب پاکیزه
 رویان حور لیلین گشت **فصل ششم**

بسال با و صناد و ذالی اجد	زد و زجرت میون آسمند
بجو سه چنبت اعلی روان شد	فرید عهد شمس الدین محمد
بخاک پاک او چون برگد شتم	نگه کردم صفت دوزم رمتد

سها بنی حقوق صفت دوزم حود و زجرت و زجرت عزیزان با صفا و تحریص
 دو چنان صاحب وفا که فقه حال از فروغ نور ایشان حال گیرد و بصاعت

افشال بحسن ترتیب ایشان کمال پذیرد باعث برترتیب این کتاب و ترتیب
 این اجواب گشت امید بکرم و احسان الوجود و مغیض الخیر و الجود آفتست که قابل
 و ناقل و سامع و جامع را در خلال این احوال و اثنا به این اشغال نشاط
 تازه و مسرتی به اندازه کرامت گرداناد و هفوات زلات را فیض کمال طاعت
 شامل در گذراناد و انه علی نایبنا و قدیر و بالاجابة جید و الله الاوتی و الله
 و انعم و رب العالمین و علی الله فی حقنا امین و عیش و السلامین تم
 و هو من مشایخ بلجهر اللطیف فی القصص فی طرح خود خواجه محمد

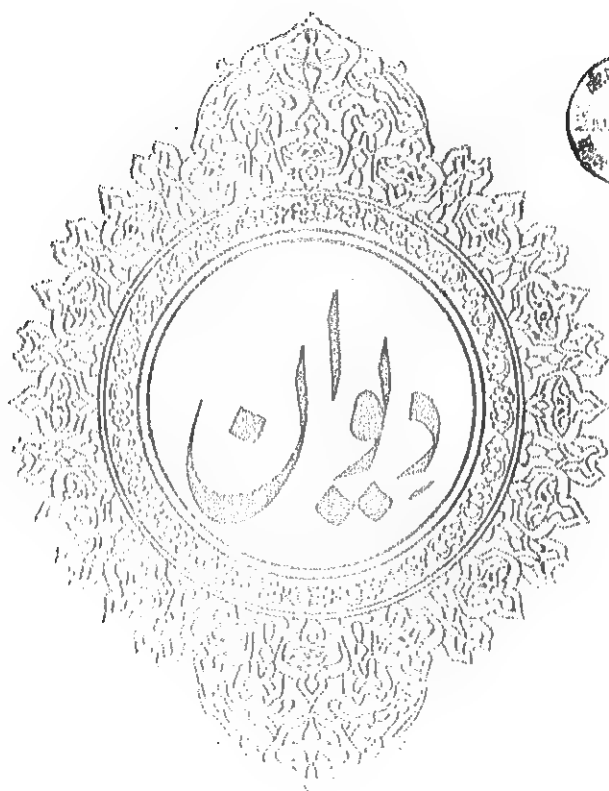
زود لبری نتوان نام زد با سانی	هزار نکته درین کار هست نادانی
بجز فکر و دینی باهاست خوبی را	بگفتی نتوان زد در سلیمانی
هزار سلطنت و لبری بدان نرسد	که در دلی بهر خویش را گنجانی
چه گردا که بر این گنجینه زمستی ما	میافزست سمندت که تیر میرانی
بهشتی زندان سرے فرداؤ	که گنجهاست درین میری سلانی
سیار باد زنگین که صد کارینه خوش	بگویم و بکنم رخنه در مسلمانی
بخاک پای هر جوی کشن گماست	بگوی سیکه استاد ام دبانی
بهیچ زاد ظاهر نیست شستم	که زیر قشره و تار داشت پنهانی

بیاد هست و نیندیش خیر سخن
 بگریه چشم غایت ز حال حافظ باز
 و در پیر شاه نشان خواجه دین
 تو ارم دولت و دنیا عمر بن علی
 ز سپهر حمید نهضالی که گاه بگره صواب
 طراز دولت باقی ترا بهمن زبید
 اگر گنج عطاسه تو دستگیر شود
 توئی که صورت بهیم ترا بهمن زبید
 که ام پاییز قنطاریه نمیباید
 درون خلوت که تو بیان عالم قدس
 سوانح که مسترا بگویش شرح دهم
 صواعق عظمت را نیت و انکم گفت
 کفون که شاه گل را بچشمه گنجین
 شفا نایب سلطان گل بسازد
 بان رسید ز سحر سیم باو بهار

که تا خاشاک کند از تو پریشانی
 و گرنه حال بگویم آصف ثانی
 که ترم ست باو طلی انسی وانی
 که میدرخشد زش از چهره نورانی
 تو را رسد که کنوا دعوی به ایمانی
 که بهشت بهر دو نام عالم نشانی
 همه سپید طریق و دهنده برانی
 چو بهر یک در بهار سوادانی
 که در ملک فطرت بهر تر آفرینی
 سر بر یکاسه تو باشد طالع روحانی
 تبارک الله از ان کار ساز روحانی
 شوق باشد از ان قشهای طوفانی
 بجز نسیم ضیایست بهم جانی
 بباد پارسه صبا لاله های نمائی
 که لایق بهر ناز روح و آفرینی

سرگرم چرخش نام که چرخه گلاب
 که گندل چشمتی ز پیر بون آه
 کن کی خوری بی باک گلاب
 جفا ز شیدا وین پوری بواشا
 بشکرت تحت کفیر کربان فرست
 و صبر سیر و طاعتی چنان فاضل
 طرب مسری ز برت ساقی گلاب
 در دین بر دگر شمعین کی بار
 تو بودی آن دم صبح امید کرد
 شبنم ام که زین یاد بستی که گو
 ز ما طالع جان کجایند صبح کرد
 هزار سال بقا بخت طاعت
 سحر روز کشیدم و لایم دست
 همیشه تاج بهاران صبا جفا
 باغ کاسه شمع الهی بود راز

بنوعی نیر و میگفت از مستعدانی
 که در غم ست شرا بچو لگانی
 که باز ما و گشت خوری بستانی
 همه که است و طاعت شریع زانی
 بکوش کوش و دل داد جیش بستانی
 که مجذب شد از جز بهل جانی
 که غیر جام می آید گران جانی
 ز بیدار دید چشم تو لعل بیکانی
 بر آمدی و سر آمد شیان ظمانی
 ولی چه بسا صفا و دم بستانی
 لطف حکمی با کتاب قرآنی
 چنین شاعر نقش بر چرخ زانی
 که دلی جود بین ما بچو بستانی
 هزار شمشیر شکار و بخت بستانی
 شگفتی یادگی و دوست بستانی





بسم الله الرحمن الرحيم

<p>اگر عشق آسان بود اول کار و کلام ز تاب چه مشکینش چو غول آلود اگر ساکت است خیر و بد نهاده و نه بزرگ و خست بر او چه میدار که بیدار کجا و اندر حال تا سبک سازد زبان کی باز آید بر آید که سازد</p>	<p>اگر آید آید است آن کار و کلام بجز نماند که از بهر جان طره بکشد بی خواجه نگین کن که بهر جان مراد منزل ایمان و بهر جان شایسته که بهر جان و گرام در کام زنده گامی بهر جان</p>
<p>خسته می که از خجسته می خسته می خسته می که از خجسته می خسته می</p>	<p>خسته می که از خجسته می خسته می خسته می که از خجسته می خسته می</p>
<p>ای خجسته ما و حسن از خجسته می</p>	<p>ای خجسته ما و حسن از خجسته می</p>

<p>بر کرم دیدار تو دارد جان بر لب و کرم مستلین خوشنای که بهستان نشو کسین و رنگست طریقی نیست از دست بخت خراب آید و مایه را خواهد شک بایستاید از بخت از دست گذشت دل نهایی میکند و دل را آنگیند عزیزان با او از ای ساقیان بزم ای صبا با اسکان شهر زیوانا که که چه دریم از بیدار قریب است و مست دور از خاک خون من چه بگنجد ای شوق نام بیند اختر نهاد است</p>	<p>باز کرد و آب گشت بیست است سحران شما ظاهر نمیدارد از لعل پرستان شما پیکر از روشنی مستوری بهستان شما ز آنکه در دیده آبی روی زلفان شما پیکر بوی بهشتیم از خاک بهستان شما نیز ارای درستان کجاست جان شما که چه جام با نشد پیرت به دران شما کای سزاق شمسای میدانی شما بنده شام شایم شمشادان شما کان درین ره گشته به بیار دران شما تا بهرم بهم گردون خاک بران شما</p>
<p>نیکند حاکم و عالی دین و دین روزی مایه قتل است که از نشان شما</p>	<p>نیکند حاکم و عالی دین و دین روزی مایه قتل است که از نشان شما</p>
<p>دل به روز و ستم صاحبان دلا دور از کجاست از نشان شما</p>	<p>در داک از زبان خواهد شد آشکارا نیک کجاست از نشان شما</p>

کشتی گشتنگیم ای یار شرمه بر نیز در طلقه گل من خوش خند و شکر گل ای صاحب کرامت نگار سلامت آتش دل منی تغییر بر سر زنت در کوی نیکبختی ما را کند زاده آینه سکن در جامم است بنگر سرکش شد که چون شمع از قوت بدو گر طرب بر لبان این یار سی خانه آن ترش که صلی نام الهامش خواند در گام سنگ سی و عشق کوش بدی خواب یاری که بخفت گلن سر بر		باش که از بزمیم آن یار شرمه ای صاحب شمع خنده ای آینه اشکارا موزی بقصدی کن در ویش جیوه بار و شان طعنه بلو شمع من طلا کز تو نمی پسندی تغییر کن قضا تا بر تو خفته دار دایره الی گنگ او را دلبر که در کعبه دوم است سنگ جارا در قصر حالت آمد پیران پارسانا آشوبی آناه و حسله من بکار آناه کاین کویای هستی قارون کنه گارا ماتی بده شارت پیران پارسانا	
حافظه من شیدان خرقه می آلود ای شیخ پاک و آشن و خدود ادا		ماتی بزر باد و سوز جام با دایره سیاه کس که نام ما دایم	
مدرک میگد که کار جهان شد یکجام ای نجیب سر زلفه شرمه دایم			

3
1
2
3

7

<p>چندان بود که شمشیر و کلاه سی و شصت هرگز نبرد آنگاه که لشکر زنده شد مستی بچشم شام و لیل و افش است ترسم که صرقتی در روز با تو هست ای باد از نگار من اجاب بگذری گو نام ما را و بعد از پیوستی گرفت آنچه لازم در راه ای سرور در پای اخضر فلک و گشتی بال</p>	<p>کار کجا و اسیر و محرم جناس تجربت است چو بسیر و عالم را نام زان رو سپرد و انداختی تمام تا نسلال شیخ ز آب و مرهم ز نهار و روزه و پر جان پیام خود آید آنگاه و دنیا ری تمام ای مرغ بخت کی شوی از قلام پسند غرق نمیت مای نام</p>
<p>۳۱۶</p>	<p>حافظ از دیده و اندیشه ای نشان باش که مرغ وصل کند قصه دایم</p>
<p>صلح کار کجا و بن جنود کجا چو بیکت بزدی و توحش را دل ز صومعه گرفت و ز قفسه بغض و یار و دشمنش یاور و مکر و صی لیدی و مستال و شیطانی پدید</p>	<p>ببین قنار و تنور و ز کجاست تا کجا سلاح و عطا کجا خنجر و با سب کجا کجا است پیر سلطان و شرافت کجا خودان که شمشیر و زینت کجا چراغ مرده کجا شمع و فتاب کجا</p>

<p>ببیند این بخت کز پادشاه دست چو کل تشنه آب آستان شهاب است</p>	<p>لایم روی ای دل چون سلسله کجا کار و دم به بند ما ازین جناب کجا</p>
<p>قرار و خواب نه افراط طبع دلای دوست</p>	<p>قرار چیست صبری کدام و خواب کجا</p>
<p>اگر آن ترک شیرازی به دست آرد دل ما بره ساقی می بانی که در جنت خروید فغان کین و لایان شمع شیرین کارشگر دختر به تمام با جمال یاد مستقیم است من با تاج من از آفرین که به پیشانی حاشیت از مظهر می گوید و از دهر که جگر نصیبش کز کجایان که از زبان خوش طایر بدم گفتی و خرسندم عهه اگر اندک گوئی</p>	<p>خجل ازندوش چشم هر که در فغان آرد کس آید آب رنگش باو که گشت مصطفی را چنان که در دهر دل که رنگان غار امان آرد با بود که حال و خواب چو جبهه ای بهار آرد که عشق از پرده محبت برون آید و طیار آرد که کس گشت و گشتای یکجا به این مقام آرد چو امان حاد کند به بند بهر دانا آرد چو ازین غمی زبید لب لعل و فکر خارا آرد</p>
<p>خجل گفتی و در شوقی با خوش بختی افراط</p>	<p>اگر بخت به تو افتاد فلک به عقد ثریا را</p>
<p>دوش از مسجد دی چنان آمد بهیرا</p>	<p>چپست یاران و ازین بخت بلزین بهیرا</p>

<p>در خایه صفتان تا نیز هم منزل شیم در جان رو بدوی کس چون از یوم شکل اگر در شکل بیدار گفت چون روی خوبت آید از لطف بر کشت باده شگفت آید هیچ در گشت در دل از صیحه بیهوش جام افکند با در زلف تو آمد شد جان برون بیا در آه اگر درون بگذرد جان حسیر</p>	<p>که چنین صفت است در عهد ازل تو مدیوسه خاک شسته تا از او بر حالت امان در اندک در ازلی و زان صیحه بیهوشی از لطف تو آه شگفت آید هیچ در گشت در دل از صیحه بیهوش جام افکند با در زلف تو آمد شد جان برون بیا در آه اگر درون بگذرد جان حسیر</p>
<p>بر در بختانم کشت چون حافظانم چون خراباتی شسته ای بار طریقت پیرا</p>	
<p>شاید از طرب که دل خوش بودی پنهان جان من سوزش از کرد ترسیده بهر ساسانی که شوم چو شوم ویدم ساخری نازد ماندی را از مشیت بستی</p>	<p>شاید از طرب که دل خوش بودی پنهان جان من سوزش از کرد ترسیده بهر ساسانی که شوم چو شوم ویدم ساخری نازد ماندی را از مشیت بستی</p>

تو که در این شهر انوار کب	چو آن که در این شهر انوار کب
۶۳	چو آن که در این شهر انوار کب چو آن که در این شهر انوار کب چو آن که در این شهر انوار کب
<p>صوفی بیا که آنه صانست جام را را زور و دین پرورد زندان بست پرس حقا که کس نشود و دام باز چین من آن زمان طبع پریم ز عافیت ذله آستان تو بس حق خدایت در عیش و شادمانی که چنان آبخور تانند در بزم و دور یک دو قبح در کش و درو ای دل شاد بخت و بختی گنگ و گنگ</p>	<p>تا بگری صفا می سه لعل کام را کین حال نیست صوفی عالی مقام را کاش تا همیشه با در بست است ام را کاین دل نهاد کون شفت نام را ای غواص بازین بزم حلاوت نام را آدم بهشت رود خدا و اسلام را یعنی طبع مار و صال و دام را پیرانه سرکش است رنگ و نام را</p>
۶۴	حافظ مرید جام بست ای صبا را وز بندگی برسان شیخ جام را
<p>روان بود شب بستان در گشتان را ای صبا که بجان چین باور سی</p>	<p>میرسد خرواه گل بیک خوش گلان را خوشه بلبلان سرود گل و گلان را</p>

<p>ایکدیگر می کشیدند و منسوب به ایدگان ترسم آن قوم که بدو گشتند و بدو یار مردان خود را با او که در کشتی نوح برای نجات از غرق شدن بودند و منسوب به نوحین و نوحین که با او نجات یافتند نوشه ای را که در کشتی نوحین بود بر کافران که در کشتی نوحین بود ماه کشتی نوحین منسوب به آن نوحین در سر نوحین که در کشتی نوحین بود ملک آزادگی و کشتی نوحین</p>	<p>مضرب ملل گردان منسوب به در سر کشتی نوحین که در کشتی نوحین است خاک که با او نجات یافتند کین سیاه کشتی نوحین که در کشتی نوحین نوحین که در کشتی نوحین بود که در کشتی نوحین بود که در کشتی نوحین بود که در کشتی نوحین بود که در کشتی نوحین بود</p>
<p>اما خطای منور وندی کن و خورشید</p>	<p>اما خطای منور وندی کن و خورشید</p>
<p>بلا زمان سلطان که در زمان نوحین چرا نیست با آن که در زمان نوحین ز قیام دیو سیرت نوحین پناهم</p>	<p>که در زمان نوحین که در زمان نوحین شرح همچو ماه تابان دل نوحین که در زمان نوحین که در زمان نوحین</p>

ناله عالی چو غبار بر غری خوشامد که سوی طرب افشار خیزد شب بزم امید که نسیم گلای		قمارین چه سود داری که بیکسند ز فریب او بیند شش و فلک کن نگار به پیام آستشائی بنوازدا شمار	
بخت که بر زده تو به حال غم خویش که در طایفه بوجای اثرش کند شمار			
صبا بطقنگ بگزان غزال شمار شکر فروش که در شش هزار با شمار خرد و حسن اجازت بگزار دایگی بخشن خلق توان کرد صید ابل نظر چرا حبیب نشینی دباده پیمانی دی از چه به هر گز شانی نیست بزلان قلعه تو کنایت در جال انجیر		که سر کمره و سیلابان تو داده مار تقصای کند طوطی شکوای که پرستش کنی عنایه بر شیدا را به بسند و دام بگیر ترغیب دانا را بیاد آبرو عیان باد به پیمارا سوی خندان به چشم آه پیمارا که خال مهر و دانه ست روی پیمارا	
۴۵ قد آسمان چه عجب که ز کعبه جفا ساح ز هر سه در قفس آرد و سیاهارا			
باقیا بخیرند و درده با ما		خاک بر سر کن چنین ایام را	

<p> یک ششم این دلقی از دلقی نام انی دلقی بیستم ننگ و نام را خاک بر نفس نام و جام را سوخت این افسردگان نام را کس نمی نیم ز خاص و عام را کرد لم یکبار به برد آرام را بر که دید آن سر و سیم اندام را خوش بخور زخم خوشن و لایم را </p>	<p> با سفره در کسبم نام و سر گرچه بیادیت نزد ما کلان باد و ده چند ازین باد و سر دور آه سینه سوزان بش محرم باز دل شیدا ای شمن باد لایم را در خاطر خوش بست ننگ دو گیر بسرو اندر چمن از سر دنیا گذر شستی غم خور </p>
<p> حاکم کن حافظ شش روز و شب حاکمیت روز سه بیانی کام را </p>	<p> وینا </p>
<p> بخشید به با بجا شده برد از بند تا صدی کن تو سلاست بر از بند کرد با تو قرن باد و خلد و بند بکش از همه انصا کت هم و بند توان برد و دایه خور و بند </p>	<p> ما بر قسمتیم تو دانی دل بخور را از تنار و فرقه چون زلفت تو در گیر به عاقله ام هم به عاقله بگر گرچه عجز جان برین تو حقان کرد بر سر کار عالم بزم بخور و بند </p>

<p>نگار دانه هر سه گندم میدارند در دانه خرم خرم و دانه سبزه دانه سبزه خرم خرم و دانه سبزه زرد باشد که بیا بدید است بیا</p>	<p>را که نکند در دانه سبزه دانه سبزه خرم خرم و دانه سبزه دانه سبزه خرم خرم و دانه سبزه ای خوش کنی دانه سبزه</p>
<p>۶۳</p>	<p>که گوید که بگرفت خدا را حافظ گوید ای عشق که دود رفت از پیرا</p>
<p>لطیف باشد که نشیما زکدام و صدا بچه و دودیم و علم و دلا کی شدی ای دودیم و علم و دلا بوی گل و بوی دودیم و علم و دلا</p>	<p>سایه کامول نه سینه و دلا و صدا کاش که هرگز ندیده و دلا و صدا کاش که هرگز ندیده و دلا و صدا بلبان مستانه گوئی و دلا و صدا</p>
<p>سینکشم چو دجنا بایت از بولان ای صغیر روی نه تا بپرسد چرا دلا و صدا</p>	<p>سینکشم چو دجنا بایت از بولان ای صغیر روی نه تا بپرسد چرا دلا و صدا</p>
<p>تا جالت نداشتان را ز دلا و صدا آنچه جان عاشقان از دلا و صدا ترک و دلا و صدا و دلا و صدا</p>	<p>جان دل تا قمار دلا و صدا کس ندید و دلا و صدا ترک و دلا و صدا و دلا و صدا</p>

<p>بزم پیش در سویم شادی و شکام طرب یاغ رونایام عشرت در شربت ملای</p>	<p>حافظا اگر پای بوس شاه دست میدهد یا فتنی در هر دو عالم زینت عز و هلا</p>
<p>الصبح الصبح یا احباب الدام الدام یا احباب خوش بنوشید انامی ناب راح چون لعل آتشین یا احباب در شش جهان بنمای کباب افشید افشید افشید افشید که بر بند میباید کباب خفا فخر الله یا احباب می نوشین بیک با نگر یا احباب لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب سویم گل بنوشش لب لب لب لب</p>	<p>سید صبح کله بسته صحاب میچکد زالد بر رخ لاله می و زو از چمن نسیم بهشت تغوی زترین ز دست گل چمن لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب در سینا ز بسته اندر در چنین سویم عجب باشد زاد می زوشش ز غانه گزشتان ناب زندگی جسته چنان نکند حیات اگر طلبی بر رخ ساقی بر می پیکر</p>
<p>عاقبت بر کشد زهره نقاب</p>	<p>حافظا تم خود که شاه تخت</p>

<p>گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب خفته بر چاه شاهی ازین می راجع علم ای که در زمین است چویند شکر بسیار از این است که درین روزگار است می نماند کسی بی در گیسوی شکر گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب باز گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب</p>	<p>گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب گر خازن دارد ساز و دست و پا درین شب درین شب که درین شب که درین شب گرچه خود درین شب که درین شب بچه بچه ازین شب که درین شب درین شب که درین شب که درین شب درین شب که درین شب که درین شب</p>
<p>گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب</p>	<p>گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب گفتند ای شاه جهان این درم کن درین شب</p>
<p>آفتاب از روی او شده عجب درین شب که درین شب که درین شب ازین شب که درین شب که درین شب شاه این دستور درین شب که درین شب ازین شب که درین شب که درین شب</p>	<p>سایه را باشد عجب از آفتاب ماه بی محرم چه بر بند نقاب ازین شب که درین شب که درین شب خانه محمود درین شب که درین شب آید و باد و دود درین شب که درین شب</p>

<p>از پرست باده سے اید دون سوزستان گردا بختب</p>	<p>مکتب را حیدر و حساب در دم ذی شکر و کشت آب</p>
<p>حافظا و عطا و نصیحت گو گمن ترک بزرگان خطا بنود و عتاب</p>	<p>چاپ</p>
<p>تعالی الله چه دولت دارد امشب چو دیدم روی خوشی بجا کرد نهال چشم از وصلش برآورد کشد نقش آینه آفتاب بر زمین گشت بر آب لیلۃ القدری بستم بران عزیم که گر خود میرود سر تو صاحب نعمتی من مستغرق</p>	<p>که آمد ناگهان و دارم امشب بمسجد اندر نکر دارم امشب ز بخت خویشم غلام امشب چو منصور دار گشته به دارم امشب رسید از طالع بیدارم امشب که سرش از طبق دارم امشب ز کوه حسن و حق دارم امشب</p>
<p>همی رسم که حافظا نحو کرد ازین شوکت که در سر دارم امشب</p>	<p>چاپ</p>
<p>صبح دولت بید که جام بھوش قباب طافانیا تشویش و ساقی یار و مطرب و گلو</p>	<p>فرستی زین بجا باشد بوجام شرب سوم پیش مستعد و باغ و مد بشرب</p>

<p>غزل ساقی از چشمی پرستان به خواب این کوی نیم بهیلا رست یارب بخواب در صبر برگ گل خوش میکند پای گل باب خوش بود ترکیب زترین جام ای گل باب</p>	<p>نماز سابق برست قنار سطرلابی باب عکس شمس برست بزم نرنگام انس از خیال لعل است مشا طریقا لاک طبع از پای تفریح طبع و زیور حسن و طرب</p>
<p>نمازستان ستردی در ای حافظ را بخوش میرسد دم بخوش ز مهره گلها نگو رباب</p>	
<p>دکاب بجز تو دارو شراب و دلخ تاب خیالی ز گیسوست تو دنیا اندر خواب بهشت و دلدلی و دلدلی ای هم و من باب بهشت مذکور بمیل تو کرده در خواب که زست بر بگریش و سینه های بکباب حامی اگر بر سیدی از سینه غنم باب خبر غاری از احوال را در آن خواب هر چه میشود از آفتاب یا لثاب بخوش و حاصل عمر زندان باب</p>	<p>ز باغ وصلی تو باد ریاض و روان باب چشم من در شب تو یار باغ بهشت بسمی و عارض و فکر تو برده اندر پند باز شرح حال تو داده در هر فصل تجدد این روزی با حقونی نکس بمشتاقان دل باو بگویم دل ز سر کمان بگریه و روتو عاشقان مست مرا به و پرست شده یقین که جوهر لعل تعل که صرب پیاده بگذرد حافظ</p>

<p>بیار با ده که گشت یاد عمر بر باد است ز هر چه رنگ تعلق پذیر آزاد است که این حدیث ز پیر طریقتم یاد است که این بخوزه عروس هزار داد است سروش عالم غلبم چه مشردا داد است نشین تونید این کینه محنت آباد است نه انست که درین واگه چاقاد است که این لطیفه لغز تمیز هر ی یاد است که برین دو تو درخت یار کشاد است بنال ببل مشکین که جای یاد است</p>	<p>بیا که نصیر دل سخت گشت نیاد است غلام محبت آنم که زیر چرخ کبود نصیحت گشت یاد گیر و در حسل آرد بنورستی عهد از جهان گشت نداد چه گوید که میخانه دوش مست خراب که ای بن نظر شاه باز سه ره نشین تراز کنگره عرش میز نشین غم جهان غمزد پس بدین سباز یاد رضا داده بده و زین بین که کشاد نشان مهر و وفا نیست در تبسم گل</p>
<p>حسد چمی بری است نظم بر حافظ قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است</p>	<p>۵۶</p>
<p>مراقبا دل از کفنه ترا چاقا داد است نصیحت همه عالم گوش بن یاد است وقتی است که هیچ آفریده کشاد است</p>	<p>بر و بکار خود ای و غلایین چه فریاد است بکام ناز ساند مرالیش چون ناشه میان او که خدا آفریده است از هیچ</p>

<p>اگر کسی کوئی تو درخت است خلد مستقیمیت اگر چه هستی شمع خراب کرد و لے ولا مثال زبید او چو یار که یار</p>	<p>چون باز باز باز</p>	<p>اگر کسی کوئی تو درخت است خلد مستقیمیت اگر چه هستی شمع خراب کرد و لے ولا مثال زبید او چو یار که یار</p>
<p>بر و فغان خوان و فسون مردم حساب اگرین فغان و فسون مرا بیسی یاد است</p>		
<p>می بینم چو شام آمد و بیایه خواست وقت شادی نظر به کردن فلان خواست آن در عینیت با خلق زده خواست بهر از زنده و شادی که در دهر است آنکه او عالم سرست بدین حال است و آنچه گویند و از نیست بگویم و است باده از خون زلفت از نخل است و در و عیب چه شد و در می است</p>		<p>روزه کیو شد عید آمد و دلهای خواست نوبت نه فوشان گلان جان گذشت چه است بود آن را که چو باده خور باده نوشی که در دهر است ریائی نبود بانه مردان را نیم و در لیسان فغان فرض از بگذاردیم و بکس بنگینیم چه بود که در دهر است باده خور بینه در عینیت که در دهر است باده خور</p>
<p>حافظ از عشق خفا و قال تو سرگرد است چو بیکار و لے نقطه دل پاره جاست</p>		

<p>چه بختی سخن ازل گو که خطاست سرم به نیا و هستی فرو می آید در اندرون من خسته دل ندانم کسیت دلم ز پرده رن شد کانی ای مطرب مرا بکار جهان هرگز التفات نبود نقطه ام بخیا لے کمی پریم مشبها چنین که صومعه آلوده شد بخون دلم الان به یونانم عزیزیب دارند چه ساز بود که بزواخت مطرب عشاق عزیز عشق تو دلش در اندرونم بود</p>	<p>سخن شناس شود به خطا خطاست تبارک الله ازین قهنگا که در سر است که من خوشم و او در فغان و غوغا است بنال این که ازین پرده کاروان است زین تو در نظر من چنین خوشتر است خاطر صد شنبه دارم و انجانی که است گرم بیاده بشوید حق پرست شام است که آتش کدیس رویش در دل است که رفت عرو و هنوزم دلم پر است که است قریب عبادت و چه خطاست</p>
<p>نمای عشق تو دو ششم و اندرون دانه خضای سینه حافظ منور ز صداست</p>	
<p>روحه قلدرین غلوت و دیشان است کنج حرکت و اللسات عجائب دار نفس فروس که رهش به ربانی رفت</p>	<p>بای محشیت نه دست در دیشان است فتح آن در نظر است و دیشان است منظر ای زمین ز نهیت و دیشان است</p>

<p>آنچه تر شود از بر توان قلب سسپاه و آنکه پیشش نهاده تاج نگیرد و مشید دولتی را که نباشد غم از آسیب ز دال خسروان قبله ساجد جلن اند و سله روی مقهور و که شان همسان بطلبند ای تو اگر فروش این همه سخت که ترا گنج قارون که سر و میرود از قدر و نو بنده ام صغیر عهدیم که در سلطنتش</p>	<p>کبریا نیست که در شمشیر درویشان سست کبریا نیست که در شمشیر درویشان سست بی تکلف بشنود دست درویشان سست ازل تا با بد فرستد درویشان سست مظهرش آینه طلعت درویشان سست سروری و کفایت هست درویشان سست خواجه باشی تو که از غیرت درویشان سست صورت خویشی سیرت درویشان سست</p>
<p>خاک طایفه با ادب باش که سلطان و ملک همه در بندگی حضرت درویشان سست</p>	
<p>مطلب طاعت پیمان در ست از من سست من ایندم که در شور ختم از چشمه عشق می بده ناد بهت ناگهی از سر قضا کبر که کم ست از کبر مرا بخت جان فدای بد نیست باد که در باغ نظر</p>	<p>که بی پایانشی شهر و شدم روز است چنانکه میزدم کس را بر هر چه که است که بر می کشدم عاشق بر روی که است تا آمد از در و نکشای با و هر است چمن آبی جان خوشتر ازین چمن نیست</p>

چرا آن ترس ستان که چشمش مراد	زیر این طلام فیروزه کسی خوش نشست
حافظ از دولت عشق نویسمانی یات	یعنی از وصل قیاش نیست بجز ابدیت
<p>سر ادا دت ما فاستان حضرت دوست نظیر دوست ندیدم اگر چه از بهر شکر روی تو هرگز گلی که در چمن است مگر نشان زدی زلف عنبر نشان را رخ تو در نظر آمد مرا دخواهسم یات صبا حال دل تنگ با چه شرح ده نیم سبکش این دیز دسوزم دس زبان ناطقه در وصف حسن دل است</p>	<p>که هر چه بر سر می رود ارادت اوست نهادم آینه دار مقابل رخ دوست خدای تقد تو هر سوزن که لب بدوست که باو غایب ساگشت و خاک عنبر دوست چه که حال نکودر قفاست فال نکوست که چون شکفت ورق قاسم عنبر تو دوست بیا سری که درین آستانه ساگشت دوست چه جای کلک بریده زبان بریده نکوست</p>
این زمان دل حافظ در آتش لب است	که در اغدا بر ازل مسیح لاله خود دوست
دل سرافردت محبت اوست	<p>دیدم آینه دار طلعت اوست گردنم زیر بار منت اوست</p>

<p> نو و طریقه و مادی قاست یار دور جزون گذشت و نوبت است من که باشم در آن حرم که صبا ملکست عاشقی و گنج طرب من و دل گر فاشم چه پاک بی خیانتش باد منظر چشم اگر من آلوده داسم چه عجب هر گل نو که شد چمن آرس </p>	<p> فکر هر کس بقدر نوبت اوست هر کس پیخ و زهر نوبت اوست پرده دار حرم حرم اوست هر چه دارم زمین است اوست غرض اندر بیان سلامت اوست خدا کلین گوشت فاضل است اوست همه عالم گو او عصمت اوست اثر رنگ و بوی صحبت اوست </p>
<p> فقط ظاهر بین که حافظ را سینه گنجینه محبت اوست </p>	
<p> آن سپرده که شیرینی عالم با اوست که شیرین دهنان پادشاهانند و روی خوبست کمال بنده منو پاک خال مشکین که بلن حاضر گندم گونست دلم درم حسد که دغا و یامان </p>	<p> چشم یگون لب خندان دل خرم با اوست آن سیلان زمان است که عالم با اوست لاجرم هست پاک و عالم با اوست سرین واد که شد نهرن آدم با اوست چه کنم با دلی و جود که عالم با اوست </p>

کشت مارا و دم میس میس با دوست	با کزین نکته توان گفت کزین شکنین دل
حافظ از معصا است گزای دارش	ز آنکه بنشانیش بس روح کرم با دوست
<p>کردم خیانتی و اسیدم بشو دوست اگر پرورش مست و لیکن فرشته خوست باردی دگرش تو کار دمی انگوست فان بوی در شام دل با من ز بوست سرست آن بیان اندام که آن چوست از دیده ام که در بدنش کارشست در دیده ام چه دیدن گفت اینخوست واقف نشد که یک چه گویت و اینخوست</p>	<p>دارم امید علفی از جناب دوست دارم که بگذر و ز سر بسرم من که دوست بی انگیزی زلف تو دل را همه بزد حریت از زلف تو بی شنیدم ترس است آن دهان که نه ایم از نشان دارم عجب نقش خیالش که چون زلف چندان گریستم که هرگز کس که برگزشت اسیر جو گوئی سیر کوی تو باشم</p>
حافظ به ست مال پریشان تو دس	بر باد زلف یار پریشانیت نکوست
<p>یا مهدین بنی خورشید که گوشت هر طایفه در حلقه در ذکر یار است</p>	<p>آن شبی که گویند ابل غوث هشت با لیسوی تو مست تا سحر بان کم رسد</p>

<p>تشنه چادر سخنان تو هم که بر طوط تابیده ای بر عاشقش بین کاشک هم و از دران مری که بر پشت صبا نه خدین شهسوار من که در آینه دار روی است آب چهره اش ز نقاره باخفت می چکد من بخوابم که ترک فعل یار و جامه</p>	<p>صد خورش گزین این بر طوط نه بوی کن عرق است و زش است با سلیان چون بر گیم که بودم که است حاج غورشید بلندش خاک فعل که است زانو گلکس من تمام از دجالی شربت ز ابدان معذور دارم که انهم که است</p>
<p>آنگاه تا که بوم از زیر پشمه می سنند قوت جان حاقش در خنده زیر است</p>	
<p>سینام ز آتش دل در جام جانایه است تنم از دوا سطر دوری با لک است هر که ز خیر سز زلف پیرو دے تو دید ز بول من که در سبزه تنم شمع چون پیاله دم از تو به که کردم که است ماجر که کن و با ناکه مرا درم چشم آشنائی نه هست که در دوزخ من است</p>	<p>آتش بود درین ناز که کاشانه بسوخت جانم از آتش برون جانانه بسوخت شد پیشان دوش بر من پیاله بسوخت دوش بر من ز سر هر چه پیاله بسوخت چون طری جگر من بی می پیاله بسوخت خرقه از سر بر آورد بشکوه بسوخت چون من از غمش فتنه ای پیاله بسوخت</p>

خانه عقل مرا آتش طغیان بدوست	خفته زهر مرا آب جسد را با آب بستر
زک انسانه بگو حافظ آدمی نوش دے	کز نفیتم شب و شمع با ناله بدوست
<p>در حق ما هر گوید جای هیچ اگر آه نیست و طرطرا است تقیم ای دل کسگر آه نیست هر صفت شطرنج زندان را مجال آه نیست کاین همه زخم نملین است حال آه نیست زین سما هیچ داد در جهان آه نیست کاندین مفر نشان جسته شده نیست گیر دادر حاجب زبان آه نیست در نه تشنه تیر بالای کس آه نیست خرو و نشان را بکوی بیخون آه نیست در نه لکنت شیخ و زاهد آه نیست</p>	<p>زاد ظاهر پرست از حال آه نیست در لایت هر چه پیش سالک پذیر آه نیست سما بازی رخ نماید بیند خواجه آه نیست این چه تناسل است برین چه او حاکم است چه نیست این صفت بند ساد و بسیار آه نیست صاحب دیوان اگر بانی اند حساب هر که خواهد گوید هر که خرد گوید هر چه هست از قاست سازنی اندام است بر دین سنان رقتن کاریک رنگان بود بنده پر خیرا با تم که لطفش اندام است</p>
حافظ ارمید ز شیشه عالی آه نیست	عاشق و دی کش اندر بنیدال آه نیست

<p>آن یک تنه بود که رسید و بار دوست خوش میبود نشان بدول و جال یار جهان را دوش نهد و نخلت های بیم سیر سپهر و دیرت سر را چه اختیار شکر خدا که اندوخت کار ساز گر بافت نه هر دو جهان را بیم زند کل با لجهای مین آرای نیم صبح ای نیم و آستانه عشق و سر نیاز</p>	<p>آورد و جز جان و خط و کتاب دوست خوش میکند حکایت خود و کار دوست دین تقدیر که حیا که کردم نشان دوست در گردش اندر چسب و اعتبار دوست چسب و عاست هم کار و بار دوست ما و چراغ چشم و دود انتظار دوست زان خاک که نیست که نشد گذر دوست تا خواب خوش که از یاد گذار دوست</p>
<p>دشمن بقصد جافظا که دم زندم باک منت خدای را که نیم شمسار دوست</p>	
<p>زلفت نبرد دل بیکی نام و به بست تا عاشقان بوی نیش و چند جان شیداان شدم که نگار چه ماه نو ساقی بچند رنگهای اندر پیاله رنگیت یار بچه سحر که صراحی که خون نیم</p>	<p>را و نیز از پیاره که از چارسو به بست یکشود ناله و در هر آرزو به بست ابر و نود و جلوه گری کرد و به بست این نقشها که که چرخش که که به بست باغهای قلقلش اندر لگو به بست</p>

<p>هنگامه از چید و در گفتگو به بست بر اهل وجد و حال ای بو به بست</p>	<p>دانا و دیبازی این چرخ حقه باز مطلب چه فتنه سافت که در پرده طبع</p>
<p>حافظ هرگاه که عشق نوزده وصل است احرام طوبی که بجهت دل بے وضو به بست</p>	
<p>تا کنم جان از سر غبت فدای نام دوست طوطی طبع ز شوقی شکو بادام دوست براسید دانه افتادم اندر دهم دوست هر که چون من ازل یکجمله از جام دوست در دهر باشد منم پیش ازین آرام دوست ترک کام خود گرفتیم تا آید کام دوست خاک ما و جان مشتاق گردانم دوست</p>	<p>در جانی پیکرستانان به پیغام دوست و اهل و شیاست و اهل و پیچ و بل و قفس و اهل و دهم است خالشان از آن دهم دوست سر زستی به یکجمله تا صبح روز خوشتر من نوشتم تا ساز شرح حال خود می میل بر منی حاصل قصه و سوسو فراق گرد و دهم کشم در دیده و چون تویتا</p>
<p>حافظ اندر دهم او میسوزد باران ساز زانکه در دانه ندارد دهم به آرام دوست</p>	
<p>آیا چه خطا دید که از راه خطا رفت کس واقف نیست که از دیوار رفت</p>	<p>هنر زکب پرچم که دوش از برافت چاق و مرا از نظر آن چشم جهان بین</p>

<p>بشع زفت او گداز آتش دل دوشش دور از رخ تو دیدم ز گوشه چشم از پای قناری چه آید شب هجران دل گفت وصالش به جای از توان یافت احرام چه بندیم که آن قبله نه اینجا است دی گفت طیب از سر حشرت چه مراد است</p>	<p>آن دو دو که از سو ز جگر بر سر رفت سیلاب بر شکامه دلو جان ببارفت در درو به اندیم چه از دست و دارفت عمر نیست که عمرم همه در کار عارفیت درسی چه گویشیم که از مرده صفارفت ایهاست که در در تو ز قانون شمارفت</p>
<p>ای دوست پر سیدین حافظ قدس زان پیش که گویند که از دار غارفت</p>	
<p>منم که گوشه خانه خاقانم است گرم تر از چنگ صبح نیست چه پاک ز پادشاه و کدقار عیسمم بسند است غرض از سجده و خانه ام وصال ثبات که گدای تو بودن ز سلطنت خوشتر گرچه تیغ جاسل خیمه پر کشم و دره از زن زمان که بان آستان نهادم رو</p>	<p>دعای پیر معان درو صبحگاهم است نمای من بسحر آه غد هزاره من است گذری ز خاک بر دروست پادشاه من است جز این خیال ندارم خدا گو من است که ذلی جور و جفای تو ز درو من است دیدن از دولت تو ز من باو من است فراز من به خورشید تکیه گاه من است</p>

	<p>گناه اگر چه بنزد است یار احسان تو در طرق ادب کوش و گو گناه من است</p>
<p>از پی دین او دادن جان کاه من است هر کس دل بردن او دید در انکار من است شاهرا همیست که منکر دلدار من است عشق آن لولی مست خجسته من است فیض یک شعله بوی خوش عطار من است کاب کلزار تو از انکار من است ز گس او که طیب دل یار من است</p>	<p>لعل سیراب بخون تشنه لب یار من است شرم از آن چشم سیه بادش و ترکان دواز ساربان رخت بد روازه میرکان سرکه بنده طالع خویشم که درین قیله وفا طلعه عطر گل و رنج عجیر افشانش باغبان میچشم زده خویش مران شریعت نقد و گلاب از لب یارم فرو</p>
	<p>آنکه در طرز غزل نکته به جا قضا آموخت یاد شیرین سخن نادره گفتار من است</p>
<p>عجم این کار نشا اول عالمین من است دین کجاست به چشم جهان بین من است خلق را در زبان منست و دین من است کین کرامت بهشت و بهکین من است</p>	<p>روزگار است که سوله جان دین من است دین رسته ترا دیده جان بیسایه نامر عشق تو تعلیم سخن گهستن کرد دولت نیست و خدا یا بس از زانی و</p>

<p>ز کف نزل که بر شعله بلبل می گین بن است که می لکان طریقتش گوی و حیرین بن است از سر روی تو ده ملک پیروین بن است</p>	<p>دعا و شمع و شمع این طاعت کو فروش یار نیش که بر مقصد نثار عمر کیست یار با بش که زین کفک ز غمت دهر</p>
<p>حافظ از شمع پیروز و زرقه غفران که لبش چهره کش خسرو شیرین بن است</p>	
<p>دی مرغ بهشتی که ده دانه آبت لا غوش که شد نزل آمدش لغابت اندیشه آرزوش و پرده لایه لغابت پیدا است ازین شیوه که سر شغابت تا باز چاندیشه کند رای مرابت پیدا است نگار که بند سحر جاب است یارب که تا یافت ایام سحر اب است تا فصل بیابان نفس به سحر اب است باری انظار صفت مشایخ نام شایست</p>	<p>ای شاد قدسی که کشیدند نقابت خدا هم بشد از ویه اوین فکر بگرسد در پیش نمی برسی در رسم که باشد تا دول عشاق ز دکان چشم شساری تیر که زدی به دل از غمره خطارفت هر تار و منسری که که دم نشنیدی ای قصردان مسدود که مترنگ بریدی دور است سحر و دیرین با ویه هشدار تا در روی پری پختن روی های دل</p>
<p>لطفی کن و باز که خرابه نقابت</p>	<p>حافظه غایت که انظار هم گیرد</p>

<p>باغ مرغ حاجت سرو صندریست ای نازنین سپر تو چه ندوب گرد چون نقش غم ز دور به بینی شراب خط یک لحظه پیش نیست غم عشق و این عجیب از آستان پیر رفیقان سر چاکشدم دی و حله داد و سلم در سر زان پست ما آبروی نهشته قناعت نمی برم شیراز آداب رکنی و آن باغش نسیم فرق مستان بخاطر کلمات جای است در کوی عاشکته ولی میزند و میس</p>	<p>ششاد سایه پرور من از که کتر است کت غن با حلال تراز شیر لور است تفتیغ کوه ایم و ما دامت در است از هر کسی که می شنوم تا کتر است دولت درین سرا و کثایش من در است امروز تا چه گوید و بازش چه در است با پاوشه بگوی که روزی مقدر است همیش کن که خال رخ افست کشور است تا آب با که منبع اشش الله اکبر است باز از خود فروشی از ان سوئی بکتر است</p>
<p>حافظ چه طرف شاخ نبایست کلک تو کش میوه و پسندیر تراز شه و فکر است</p>	
<p>شکفته شد گل جو او گشت بلبل است اساس تو که در محله چه سنگ نو بیار باد که در بارگاه استغنا</p>	<p>صلای مرغوش ای عاشقین باد پر است بین که جام ز جامی چگونه ش شکست چه پاسبان چه سلطان چه دینار و چه است</p>

<p>رواق طاق همیشه چرخند چو پست بلی بکسکم بلا بسته اندر در است که نیست سرانجام کمال که هست بیاد رفتن و از آن فواج هیچ در نیست در گرفت زانی و بی بنگار نشست</p>	<p>ازین ربا باد و در چون ضرورت حیل مقام عیش تیر نیست و دسبے ریخ هست نیست سر جان ضمیر خوش باش شکر و جنتی داسپ باد و منلاق طیر پال و پرورد از ره که تیسیر پزایی</p>
<p>زبان ملک تو را فدا چو شکر آن که پند که تحفه خشن میبرد و صمد باد برست</p>	
<p>پیرین پاک نزل آن صراحتی در دست نیم شب برست با این من اندر نشست گفت کای عاشقی شود من غنایت هست کار عشقی بود که نبود باده پرست که ندادند جز این تحفه بار و زار است اگر از خمر نشست مست و راز باده مست</p>	<p>زلف آشفته و خوی کوه زندان کست ز گمشده جوی دلش از سر کتان سر را گوش من آورد با و از حنین عاشقی را که چنین باده گزیند بر دای زام و بر درد کشان غنای آنچه در خیمت به پیاپی مانوشیاید</p>
<p>خنده جام سے و زلف کر گم رنگار ای بهانہ کہ چنان تو به جاندار کست</p>	

<p>خدا چه صورت ابروی دلای تو بست هزار سر و چین را با خاک راه نشانند مرا و من چمن را ز دل سبزه آرام ز کار با دل غنچه سر بر گره گشته مرا نه تو دوران چرخ را غنی کرد چون نافه دل من کن من گره گشته تو خود جیانت کردی دل من را هم از نسیم تو ز کشتای من باو</p>	<p>کشتاد که من اندر کرت های تو بست زمانه تا قصه بیدار کشی قیاسی تو بست سحر کمان که دل من در دای تو بست نسیم من چه چو دل در دای تو بست دل من چه بود که در دای تو بست که بود با من زانکه گره کشتای تو بست خدا که دل من را در دای تو بست چون چرخ که دل من را تو بست</p>
<p>در دای تو بست چون که در دای تو بست</p>	<p>در دای تو بست چون که در دای تو بست</p>
<p>ای چه چه با پای تو بست نیمه شبی چو تو در خاک تو بست در این چنین حال تو در خاک تو بست هر چه شام قافله از دای تو بست در دای تو بست صبح تو بست</p>	<p>بست که در دای تو بست نیمه شبی چو تو در خاک تو بست در این چنین حال تو در خاک تو بست هر چه شام قافله از دای تو بست در دای تو بست صبح تو بست</p>

حیث رسالت و ندای صوتی جلالت محمد رسول الله و الذین آمنوا
 علی انفسهم و کفوا عن قضاة اطراف عالم و بلغای الکتاب اتم رسانیدند نشان آن
 و تنبیح بیان الشجره و غیره از حیثیت جلال و عذر کلال و بهت باز و
 شکار هیرک السیف القتال و حکام تعدی و جدال در معارضه و مقابله ایشان
 عجز و اقبال بر روی قیل و قال کشیدند که آیا کون یثبته و لو کان لقیفه هم لکنه
 لایستد

مستغرق در دوستان با وجان شان تار و زار مشغول بود و شرح ضیا
 خصوصاً امام الشارق و المغرب و جامع اصناف العارف و الحقائق قال
 کلمه انا کلام الله الشارح الخالیه علی بن ابی طالب علیه السلام و
 والسلام و التبیان و الاکرام شهاره

شهر نشسته که سحرگاه روز فطرت بود غرض وجود شریفش ز طاعت انسان
 بگریست که ز لایق و تدبیر لم یزل حدیثی بقیتش گشته زیور قرآن
 ایبرک و لایق که شد زبید احوال برای محبت او مستعد بخلق زبان
 بر قضا و ان بر شسته با غمت و جوهر بیان روز باز از فضل و اعدای امان
 خفاه سخن و شمس و ارباب ذکا و فلان سالکان سالک نظم و شعر و اهلان ممالک

آتش ز لعل دمان لعل دیر بر آرت در پاسته سبدم گهر از دیر بار است	گردیده و دم کند آهنگ دیگر بارم ده از کرم بر خود تاهم و زل
حافظ شایسته تاهم دنی فتنه هست فی الحسب مایه سبکی و فرونگه دار است	
که مونس و هم جم غای دولت است ز لعل سینه نیار است نقش بهر وقت که پاشسته از زو لعل دیر است نیکنی تر هم فراق است حوالتم خرابات کرد و ز غمت چلان عشق زدی بهر زیا کجاست که خواهم تمام بهر یاد که باز هست که زور و غم سید روی گشت صبح	بجان خواجه دخی قدیم عهد درست سر شکب من که ز طوفان فتنه دست برد بکن سالک و این دل شکسته بگر شدم ز عشق تو شیدای که در دشت نه الا تم بخوابی کن که مرشد عشق دلاطم بهر لعل نیای نهایت دوست ز زبان مور بر صفت دار گشت از ان بهر عشق کوش که خورشید ز دیار
مریخ حافظ دازد لبران وفا که جو هست گیاه باغ چه باشد چو این گیاه ز رست	
چون کوئی بهر بهر چه حاجت	غلوت گزیده را به تاج حاجت

<p>باشکرت کند ملک بهل خراب ارم نمی زست مراو بگو باز ای غافل از نظر کشی بهشتین دل اسطربان ز شوق منت آگهی دهند ساقی بیا که هفتایم بهم پیشه گفت</p>	<p>جان عزیز خود بده ای سحر شمت کاین تحفه از برای نامی سحر شمت میگویند دعا و ناسی سحر شمت قول و غزل بسیار و لایق شمت یاد و صبر کن که دوای سحر شمت</p>
<p>حافظ سرو و بلس با ذکر خیر شمت تعجیل کن که است قبا میفر شمت</p>	
<p>ای غافل از نظر خیالی سبزه است نادان من کفن کشم زیر پای خاک گر بایم شد و سدی از دست با بی شراب و ابروان بنام آن سحر شمت خردم که پیش میست ای سحر شمت صدجوی آب بسته ام از دیده و کار خولم بریز از غم بهم خلاص کن میگویم و دردم ازین چشم آفتاب</p>	<p>جانم به شوق و بدل است در دست باد کن که دست زد من بد است صد گونه ساحری کنم تا سحر شمت دست دعا بآرم و در گفن است بیار باز پرسس که در انتظار است بر لای تحسینم هر که در دل است منت پذیر چه میفر شمت گذار است غم محبت است که در دل است</p>

اگر دیده بودم کند آتشک و گریه بار سودا از کرم بر خود تابه و زل	آتش زلمه مان لاله و یبر آرت در پات و سیدم گهر از دیو بارست
حافظ شریف شاه زدی و بیعت فی الحسب سینه کیسی و فریاد گدازست	
بجان فدایه دین قدیم عهد درست سرکش بکن که زلف و فان بکن درست بکن بحاله و این دل شکسته بکن شدم و عشق تو شیدی که دشت بکن عاشقم بفرانی بکن که سرشته عشق دلایع بر از لطف بیای نهایت دوست زبان مور بچشم و از گشت از ان بهد حق کوش که خورشید ز یاد از	که مونس و هم جم نای دولت نیست ز لوح سینه نیارست نقش کشت نیست که پاشسته از زو بصد هزار درست نیکی بی تر تم فطابق سلاست حوالتم بفرات کرد و در نخست چنان عشق زدی بفرانیا که جرت که نوا هم فقام جمع براد که باز نخست که از دروغ سپردی گشت صبح نخست
مریخ حافظه دار دلبان و فاکم جو گیاه باغ چه باشد چو این گیاه درست	
غلوت گزیده را بنام شاه حاجت	چون کوشیده است بهر امر حاجت

<p>آخر می پرس که راه چاه جنت است باری سول کن که راه چاه جنت در حضرت کریم تنها چاه جنت انظار قیاح خود اسباب چاه جنت گوهر دوست او بیا چاه جنت احباب حاضر باعد او چاه جنت چون خیز از آن تست چاه جنت میدانست طایفه چاه جنت</p>	<p>جانا بجای جنتی که قرار هست پا خایه ای باد شام حسن خدا را بسوختیم ارباب ما جنتیم و زبان ال نیست جام جهان ناست خمیر زینر دوست آن شد که با پشت تلاح بر دے ای ندی بر که مرا تو کار نیست محتاج جنگ نیست گرت قصد خون است ای عاشق که را چوب روح بخش یا</p>	
	<p>حافظ تو تنم کن که نه فرود عیان شد بایدی نزار دعا با چاه جنت</p>	
<p>ساقی کجاست که سبب انتظار چیست جز طریقه بیارویم خوشگوار چیست کس را وقت نیست که انکار چیست غنچه از دلش باش غم روزگار چیست اسی در عین نزاع تو با پرده دار چیست</p>	<p>خوشتر ز عیش و صحبت باغ و بهار چیست معنی آب زندگی در و سسار چیست هر وقت خوش که در ستاوید مغموم شمار چیست پیوند عمر بسته بودیت بهوش دار چیست رازد و رن پرده زندان است پرس</p>	

<p>ستور و مست بر و چو از یک قبیل اند سهر و قحطای بنده چو گیرند اعتبار</p>	<p>ما دل به شود که دریم اختیار چیست معنی عفو رحمت هر دردگار چیست</p>
<p>از هر شراب کوثر و حاقظ پیا له خواست تا در میان خواسته کردگار چیست</p>	
<p>ما هم این بهفته شد از شهر و چشم سالیت مروم دیده ز لطف بخش او در رخ او ای که انگشت نمائی بکرم در بنده شهر چو یکدشیر نو زار لب بچون شکرش بعد از نیم نبود و شایسته در جوهر شهر شده و او اندک بر آنگه ای خوا کرد</p>	<p>حالی بچون تو پدالی که در خیال نیست سکس خود دیگران که در چشم نیست و ده که در کار غریبان عجب است گر چه در بنده گری هر شورش فانیست که در آن تو درین کنه خوش است نیت شیر گردان که بارک فانیست</p>
<p>کو به اندوه فراق و بچه حیات بکشد حافظ خسته که از ناله قفس چون فانیست</p>	
<p>صحن بان و تن نیش و بیت امان خوش است از صبا هر دم شام بان با خوش پیش ناگشده گل نقاب آینه بکلی طاعت سازد</p>	<p>وقت گل عشق باد کردی قوت نخلان خوش آری کی می طبع نفاس هر ازلان خوش تا که نخل که گل با نخل از گلزاران خوش</p>

<p>خبر خیزان ما پشت باو گذار و عشق گرچه در بنامه هرگز نشد لی جز نام نیست از زبان مومن این آواز ادا آمد گوش</p>	<p>دوست را با ناز شهبای بیلان خوش شیراز زندی خوش باشی قیام خوش گذرین هر کون کار بسکاردان خوش</p>
<p>حافظ از یک جهان گفتن طریق خوش نیست تا به پنداری که احوال جهان داران خوش</p>	
<p>دردیر بخان آمد یارم قدحی در دست از فضل است او شکل به نوپیدا آخر چه گویم است از خودم چون نیست چون شمع و جرم من شب تابم خود را شمع دل و سوزانم شبست چو بر خفا گر تابم خوشید شد و گیسوی ادا و نیت</p>	<p>مست از می و خیزان از زگرش نیست وز قمار است و بالاس صوبر نیست از هر چه گویم نیست با و نظرم چون است می و خست چو پروانه تار و زار نیست افغان لفظ بازان خاست چو در نیست در و سکه گمان کشش با بری باو نیست</p>
<p>باز آن که باز آید مرشد و حافظ هر چند که نابد باز ترست که بشد از نیست</p>	
<p>گل به روی لکنت و مشقه بکام است گو شمع میارید و دین بزم که اشعب</p>	<p>ساحلان جهانم بخندین روز غلام است در مجلس با ماه رخ دوست مقام است</p>

<p>درند بیاباده حلال است و لیکن گوشت هم بر قول بی و نمید چنگ است در مجلس با اهل میانه کز بنیان را از چاشنی قند گوشت و ز شکر تا کج خلعت در دل ویرانه قیم است از رنگ چه گوی که مرانام رنگ است ببخار و سرگشته و ندیم و نظار از باجسم عیب گوشت که او نیست</p>	<p>بی روی تو ای سر و گل اندام حاکم است چشم هم به لعل لب و گردش بام است هر لحظه ز گیسوی تو خوشبوی شام است زان رو که مرا لب شیرین تو کام است پیوسته مرا کج نر ایام است نعمت است وز نام چه پس که مرز رنگ ز نام است و انکس که چو دمانیت درین شهر کام است پیوسته چو باد طلبد پیش دام است</p>
<p>حافظ مشین بی بی و عشق و زلف کایام گل و یاسمن و عهد صیام است</p>	
<p>اگر با طیف بخوانی مزید الطاف است بیان وصف تو سخن نقد ممکن است چو سر و سر کشی بے یار سنگدل ز ما چشم عشق تو آن دید بے شادمان معصوم رخ و لعل آستیه بخوان</p>	<p>و گر قهر بر آنی و دن ایام است چه که وصف تو بیرون نبرد صاف است چشمهاست که بر روی زلف است که زو جهره در بان ز قاف تا قاف است که آن بیان مقامت کشف و کشف است</p>

<p>مده که منطق حافظ طبع کند در شعر همان حدیث های و طریق خلافت</p>		<p>اما از خیال تو چه پروای شر است کز خمر نیست مست بر دین که بے دوست افسوس که شد دلبر و رویه گریان بیدار شوی دید که این توان بود مشوقه حیان میسگند رو بر تو لیکن گل رنج ز گین تو طلب عرق دیه در بزم دل از روی تو صدمع بازفت سبزست در دشت میا تا نگذارم در کفج و انجم مطلب جانے نصیبست راو تو چه راه است که از غایت تقطیم بی روی دل رای تو ای شمع دل فرو</p>	
<p>حافظ به شد عاشق و ز دست مظهر بس طور عجب لازم ایام شب است</p>		<p>تم گو سر خود گیر که خندان خراب است هر شربت عذیم که دهن عین است تو ز خیال خطا نقش بر آب است زین یل نام که دین منزل است اخیار می بنید لزان بسته تن است دانش رنگ از غم دل عرق گلاب است دین طافه که بروی تو صد گونه مجاب است دست از سرتابی که همان جبار است کلین جوهر از زفر چنگ است در پای محبت فکش همجو حساب است دل قوس کنان بر سر آتش چو است</p>	

<p>کنون که در کف گل جام پرده صاف است بخواد فتراش حار و در و بصحران فقیه در می ست بود و قوسه داو بدرد صاف ترا حکم نیست دم درش بیز خلق و ز غفا قیاس کار بگیر حدیث در میان و خیال به کاران</p>	<p>بصدنر از زبان کشش او صاف است چه وقت در رسته و بخت کشف و شاف است که می حرم و لے پناال او صاف است که هر چه ساتی مار خیت عین الطاف است که صیت گوشه نشینان فغان افاف است همان حکایت زرد و زرد افاف است</p>
<p>غموش حافظ دین که ای چون زور کش نگار دار که فتایب شهر صراحت است</p>	
<p>اگر چه باده جرح بخش و باده گل بیز است صراچه و حریفه گرت بیز است افتد در استین موقع پالانچیان کن زرنگ باده بشوید خرقه از زانک بجوی میش خوش از دلو از گون بیز بهر رنده پرویز نیست خون افشان</p>	<p>بیا بک چنگ خوری که قفس بیز است بقل کوشش که دام فتنه انگیز است که به چو چشم صراهی زانه غریز است که موسسم دمع و روزگار بیز است که صاف این سیر خیمه دوزی بیز است که قطره اشس سیر سیرایان بیز است</p>
<p>عراق و پارس کوفی شعر فرد حافظ</p>	

پایه که تو بیت بنما دو وقت قبر زمست	
یار بکن شمع شب فروز کا شانه کیست حالی خانه بر انداز دل دین من است باد لعل لبش که لب باد و مسبار دولت صحبت آن شمع سعادت پر تو میدد هر کسش افسونی و معلوم نشد یارب آن شاه و شاهی رخ زهر چین آن می لعل که ناخورده مرا که خراب	جان ما سوخت پر سید که جانان کیست باز هم آغوش کمی باشد و غمنا کیست راج روح که و پیمان و پیمان کیست باز پر سید خدارا که سپهر اند کیست که دل نازک او مانع افسانه کیست در یکسانه که دگر هوسر کیده کیست بختین که و هم کاسه و پیمان کیست
گفتم آه از دل و جان حافظ بے تو زیر لب خنده زبان گفت که دریا کیست	
بنال ببل اگر بامنت سر یار است دران چمن که نسیم و روز طره دست بیار باد که رنگین کسینم چانه و حق نوبت اندر تو چه حالیا خبر نیست سوز کزنده لبشس نجواب میدیم	که ما دو عاشق زاریم دکار ازار است چه جای و دم زدن ناله های تانار است اکست جام غروریم و نام شیار است که تو به وقت گلن زنا شقی نیکار است زهی مرتبه خوالی که بزیدار است

<p>خیال زلفت تو چو نیکو نگار بختان است لطیف است نهالی که عشق از دخیل حالش منم چشم سینه زلفت مازن غزال آستان تو شکل توان رسید آس رونگان طریقت به نیم جو خزنند</p>	<p>که زیر سلسله دقتن طریقی عیار است که نام آن زلب لعل و خیار نگار است هزار گشته درین کار و بار دلدار است حریف بر فلک سروری پشوار است قنای افسان آنگس که از هنر عیار است</p>
<p>دلش بناله میازارد چشم کن حافظ که رنگاری جاوید کم آزار است</p>	
<p>اکرم عرض به شویش یار بی ادبیت پری زلفه رخ دو دیو در کشته و ناز سبب پسر کج رخ از چه عسلد و زخم ازین بمن گنجار کس نخید آرس حسن ز بصره بلال از حبش صبیح انشا حال دختر ز نور چشم باست مگر دوای درد خودا کندن ازان مفرج می به نیم جو خرم طاق خانه تاه و رباط</p>	<p>دین خوش و دین دامن پادشاهیت بهشت عقل خیرت که این چه بود بهشت که کام بخشش اورا بهانه بهشت چراغ مصطفوی با شاد بهشت ز خاک که با بهیل این چه بهشت که در نقاب ز جایی و پرده بهشت که در صراحی چینی و شیشه بهشت مرا که صلیب یون و پایی بهشت</p>

<p>وزر عقل و ادب دوشتم من انجراج</p>	<p>کنون که مست خراب صلا ی بل اوست</p>
<p>بیارے که چو حافظ مدام استغفار بجز این محسری و نیاز نیست</p>	
<p>عیب بدان کنای نادیده و سرشت من اگر نیستم اگر بد تو بر و خور باش همد کس طالب پادشاه پند و چو پست سیر سلیم من و خاک و دریا کوه تا امیدم کن از راهش و روز ازل نه من از خانه تقوی بر راهم و دیر چرا که نکند کن خواب که در روز ازل اگر نهادت هر آنست از روی پاک نهاد ببخش فروس را این است و لیکن زمار</p>	<p>که گناه و گرسه بر تو نخواهد نوشت هر کسی تان بر روز قیامت کار نوشت همد جان و عشق بر تو و چو پست مگر اگر نکند نفهم سخن که سرشت تو چه دانی که این ده که خوب است چونم ز تو نیست به ابد و دست نوشت تو چه دانی که علم و علم نیست نوشت و سرشت نه به اینست از روی پاک نوشت تو فکرت نیست هر آنست و سینه پاک نوشت</p>
<p>حافظ را در اجل که گفت اری جای یکسر از کوی خرابات برنت پشنت</p>	
<p>جز آستان تو هم در جهان پناهی نیست</p>	<p>سیر را بجز این در عالم گاهی نیست</p>

<p>که تیر با جگر از ناله دای نیست کزین هم جهان هیچ رسم دای نیست بگو بسوز که بر من بگرگ گاهی نیست که از شراب غرور من بکن گاهی نیست که در شراب غرور من بکن گاهی نیست که در شراب غرور من بکن گاهی نیست که در شراب غرور من بکن گاهی نیست که در شراب غرور من بکن گاهی نیست که در شراب غرور من بکن گاهی نیست که در شراب غرور من بکن گاهی نیست</p>	<p>عدا چو تن کشد من پیرین دایم چرا ز کوی خرابات روی بر تالم زمانه گر بزند آتش من عسر غلام ز کس پش آن سسی سورا مباحش دلی آزار و هر چه غای کن عنان کشیده رودای پادشاه کشور کن عقاب بجز کشته شده است بال در شهر چنین که در همه سودای راه می دهم</p>
<p>خزیده دل حافظ از ناله و ناله که کار است چنین تصویرهای نیست</p>	<p>خزیده دل حافظ از ناله و ناله که کار است چنین تصویرهای نیست</p>
<p>خزیده دل حافظ از ناله و ناله از رویان نخست هم هست بالو تار در نخست هم هست در شب تار نخست هم هست اگر چه که نخست هم هست</p>	<p>خال بول بالو نخست هم هست طبع تمام بین که نخست هم هست شب قدیم چنین عزیز و شریف ده که در دای چنین نازک ای جبار نخست هم در فراس</p>

از بهای شرف نبود که مرده	خاک بر راه نور فتنم هوس است
همچو حافظ از غم مدحیسان	شعر زنده گفتنم هوس است
<p>آری با اتفاق جهان گزینت شکر خدا که سر و دلش بر زبان گرفت از غیرتش جفا نفس اندوهان گرفت هر دو غل که با دو چنان عنوان گرفت کاش ز عکس عاویضاتی دوان گرفت دو دوان چه نقطه عاقبتم در بیان گرفت زین فتنها که دامن آفرزان گرفت کاکس که منجمه شدی چون ارغوان گرفت از غم سبک برآمد و دل گران گرفت چون بادش به تیغ زرافشانان گرفت عارف بهام می زد و از غم گران گرفت خویش شعله ایست که جهان گرفت</p>	<p>حسنت با اتفاق راحت جهان گزینت افتای را از خلوتیان خواست کرد میخواست گل که دم زنده از رنگ بوی چون لاله کج نهد سواد کلاه طرب ز کبر آنگاه روز عشق با غمی در منم بیست آسوده بکشد این پرکاری بشدم خواهم شدن بوی مغان آستین نشان بر برگ گل ز خون شقایق نوشته اند خی ده که هر که آتش کار جهان مید می ده بجام جسم که صیاح صیوان در هستی نگر که فتنه چو در عالم افتاد زین آتش نهفته که در سینه من است</p>

<p>حافظه آب لطفت ز نظم سم تو می پند غیری بگو ز نگفته تواند بران گرفت</p>	
<p>خیال بدی تو هر طریق هر دایه بهین که میباید ز خندان او چه میگویند ز علم به حیالی که منع عشق کنند اگر زلفت در از تو دست بازسد بما حجب و بخل تو سرای خاص گوی بعصورت از نظر ما اگر چه عجیب است</p>	<p>نسیم موسی تو پیوند جان با کبر است هزار ریخت مصری قناره و چه است جال و چهره تو حجت موجب است گناه و حجت پریشان دست کبر است فلان ز گوشه نشینان خاک کبر است همیشه در نظم خاطر مرصع است</p>
<p>اگر چه سائے حافظه در س زندگیا که ساهاست که شتاق روی چون سها</p>	
<p>درین زمانه رفیقی که خالی از غل است جریده رو که گذرگاه مافیت ننگ است نه من زلی علی در جهان لولم و بس بیشتر عقل بهین در جهان پراشوب دل امید فروان ز وصل بی شست</p>	<p>صراحی می ناب و سفینه غزل سست پیاد گیر که عمر غنیه ز بی بدل است ملالت علما هم ز علم به عمل است جهان کار جهان بی ثبات بی عمل است ولی اجل بر عسر و زهر بی عمل است</p>

<p>ترتیب ازلی چه فرساید بهشتان بگریخته نه طلقه و قصه خوان خل پذیر بود هر سب که می بینی</p>	<p>بشست شوی مگر در عین خل که سعد و محسن ز تاثیر فرود حل مگر بنابر محبت که خالی از خل است</p>
	<p>بهم دور نخواهند یافت پشیمانش چنین که حافظ است با ده ازل است</p>
<p>دل دو نیم شد و دلبر بلاست بر خاست که شنیدی که درین نیم دی خوش شمع گزان بسندان زبان لانی زد درچمن باد بهاری ز کنار گل و سر مست بگذشتی و از خلوتیان ملکوت پیش رفتار تو بار نگرفت از خلعت</p>	<p>گفت با شنیدن که تو ملاست بر خاست که نه در آخر صحبت پند است بر خاست پیش عشاق تو شبها بزم است بر خاست بود اداری آن عارض قلمت بر خاست بنامشای تو آتش سب قیامت بر خاست سر و سرکش که بازده قیامت بر خاست</p>
	<p>حافظ این خرقه بیند از گرجان ببرست کانش از خرمین سالوس کرامت بر خاست</p>
<p>روی تو کس ندید و هزارت رفیق است اگر آدم بکست تو چندان غریب نیست</p>	<p>در خیمه هنوز وصدت چند نیست چون من درین دیار بزرگان غریب نیست</p>

<p>هر چند و درم از تو که در از تو کس باد در عشق خانقاه و خرابات شریفت آن جا که کار صومعه را جلوه میداد عاشق که شد که یار بجالش نظر کرد</p>	<p>لیکن امید وصل تو ام غنچه است هر جا که هست پر تو در سبب نیست تا قوس و در در اهلیت نام حلیت ای شواجه در رفیت و کر طبعیت</p>
<p>زیاد حافظ این همه خسته بزرگ نیست هم قله غریب احمدی عجب نیست</p>	
<p>ساقیا آمدن حید مبارک باد در شگفتی که درین مدت ایام فوق برسان بندگی دختر زرگو بدرای شادی مجلسیان در قدم و تقدیم چشم بدو در کزین تفرقه خون گوار شکرا زید که ازین باو خزان خسته نیافت</p>	<p>و این سوا عید که کردی زرد از زیادت برگرفته ز حرفیان دل دل میداد که دم همست با کرد و بند آزاد جای غم با در آن دل که غول شاد طالع تا مورد دولت مادر زادت برستان سخن و سر و گل و شمشاد</p>
<p>حافظ از دست ده صحبت آن گشتی فوج ورنه طوفان حوادث بسرو نبیادت</p>	
<p>ساقی بسیار اده که او بیام رفت</p>	<p>در و قلع که موسی ناموس و نام رفت</p>

<p>وقت عزیز رفت بیایان غمناکیم در تاب تو بچند توان سوخت چو چو مستم کن آنچنان که عالم بخیردی بر روی آنکه حبس بر جا می بارسد دل را که مرده بود حیاتی ز نور سید زا پدر و درداشت سلامت بی راه زا پدر تو دان و خلوت تنهایی و نیاز نقدی که بود مرا صرف باده شد</p>	<p>عمر یک بی حضور صراحتی و جام رفت خی ده که عمر در سر سودای خام رفت در عرصه خیال که آمد که ام رفت در مصطفی و حامی تو بهر صبح و شام رفت تا بر لای از نسیم میش در شام رفت رند از رو نیاز بداد اسلام رفت عشاق را دعا لبش بدم رفت قلب سیاه بود از ان در جام رفت</p>
<p>دیگر کن نصیحت حافظ که ره نیافت گم گشته که باده عشقش بکام رفت</p>	
<p>صبا اگر گزیری افتد بکشور دوست بجان او که بشکرا نه جان را فدا نم و گر چنانچه در آن حضرت نباشد با من گدا و تناس و صلای بهیات دل بصدورم همچو بیدار زان است</p>	<p>بیار نفیسم از گیسوی منبر دوست اگر بسوی من آری پیای از بر دوست برای دیده بیا و در غبار ساز دوست گر بخواب به شیم حال و نظر دوست ز حضرت قدوبالای چون منبر دوست</p>

اگر پند و ست بجز نیمی حسد و مارا	بها می نفروشیم موئے از سر دوست
چو باشد از شود از قید غم و لش آزاد	چو هست حافظا سکین غلام و پیا کرد
<p>غمش تاورد لم ماوا گرفته است لب چون آتش لب جیات ست بهای هستم عبرت کربان شدم عاشق بیالای بلندش چو مادر سالی الدلان او نیم نیم صبح غنبر دوست ادر زور یاس و چشمم گوهر اشک</p>	<p>سرم چون زلف او سودا گرفته است از ان آب آتش در گرفته است هولے آن مستد با گرفته است که کار عاشقان با گرفته است چسب از دسایز با گرفته است مگر یارم و همسرا گرفته است جھان در لولولا گرفته است</p>
صد بیت حافظا سے سرو سخن بو	بوصف قد تو بالا گرفته است
<p>صبحدم مرغ چین با گل نو خاسته گفت گل بخندید که از راست نیم دلی گر طبع داری از ان جام مص می لعل</p>	<p>ناز کم کن که درین باغ نسیمین تو گفت هیچ عاشق سخن نغز بهشتی گفت درویا قوت بنوک ثروات با بیفت</p>

<p>ناله بوی محبت اینا کشش درسد در گلستان ارم دوش چو از لعلت جدا گفتم ای سیدم جام جان بنیت کو سخن عشق نه آن سمت که آید بزبان</p>	<p>بهر حال در چنانچه بر خسار رفت ز لعل بنیل ز نسیم سحر می گفت گفت افسوس که آن لبت بر رفت ساقی می ده و کو تا که این گفت و رفت</p>
<p>اشک حافظ خرد و صبر بدریا انداخت چو کند سوز غم عشق نیارست نهفت</p>	
<p>کز دست لعل شکست خطای رفت بر عشق از غم بنیت پیشی سوخت گردلی از عشق و دلدار باره بر دود در لعلت رخسار خاطر نباشد میار عشق بازی را تحمل نماید دلدار از سخن چینیان طالعها پدید آید</p>	<p>ورز بند و شام بر جلالی رفت جو رنجا و کاه مران گر بگردد الی رفت در میان جان و جانان اجر الی رفت هر که در دست را که می چرخ صفای رفت اگر بلائی بود بود و در غلطی رفت چون میان بهشتیان اجر الی رفت</p>
<p>عجب حافظ گویند ز ابر رفت از خانه پای آزادان چه بندی گر بجای رفت</p>	
<p>بکوی سیکه هر سالگی که راه داشت</p>	<p>در در گذرون اندیشه است و داشت</p>

<p>زمانه افسیر زندی نداد چنانکه کسی بر آستانه میخانه هر که یافت ره هر آنکه راز دوا عالم ز خطا ساغر خور دل ز زکس ساقی امان غمزهت بجان دوامی طاعتی بود امان ز طالب ز جور و کوب طالع سحر گمان چشم غش آن نظر که لایم بودی تانی را بند تر بشایدی که نه روانی پیر</p>	<p>که سر فرازی عالم دین کلاه داشت ز فیض جام می اسرار خالق داشت روم و جام جم از نقش خاک داشت چرا که شیوه آن ترک دل سیه داشت که شیخ مذمب با عاقل گنه داشت چنان گریست که غرضیه می داشت بلال یک شب و ماه چارده داشت نونه ز چشم طاق بارگه داشت</p>
<p>حدیث حافظ و ساغر کشیدن پنهان چه جای محاسب و ششم پادشاه داشت</p>	
<p>تا به زلف تو در دست سیم افتاده است چشم جاودی تو در بین سواد عرست در خم زلف تو آن خال سیه دالی چیست سایه سرو تو بر قالم ای عیب دم زلف شکین تو و گلشن فردوس غدا</p>	<p>دل سودا زده از غصه دو نیم افتاده است این قدر هست که این شبهه سیم افتاده است نقطه دوده که در لقمه جیم افتاده است عکس روی نیست که بر عظم می افتاده است چیت طایوس که در باغ نیم افتاده است</p>

دل من در جوی دی نوای مونس جان آنچو که درین تن خاکی نتواند برخاست آنکیز که به مقامش نپذیرد زیادت	خاک نیست که در پی من افتاده است از سر کوی تو زان رو که من افتاده است بر دریا که دیدم که من افتاده است
حافظم شده را بهمت ای جان غمخیز اتحاد است که در عهدت یلم افتاده است	
ببیند برگ گل خوشترنگ در نقاره داشت آفتاب درین جولان ناله فریاد چیست یار اگر تشنه است با نیست جای خمر عارف کوی سر کرده اندر معتام نیستی در نیکی و نیاز و عجز با احسن دوست خیز تا که کلک آن نقاش جان افتان کنیم گر میرد راه عشقی منکب نهان کن دقت آن شیرین قلندر خوش که در لاله است	داندان بخت نوازش ناله های ندارد گفت ما را جلوه مشوق دلین کار داشت پادشاه کاروان بود از گرایان عار داشت ست شد چون ستمی از عالم اسرار داشت خرم آن که نازنینان بخت بفرار داشت کین همه نقش عجب در گوشه کار داشت شیخ صنمان خرقه رهن خانه کار داشت ذکر شمع ملک در جلوه زار داشت
چشم حافظ ز بام قصران حور سرشت شیوه جنات تجری تحتها الانهار داشت	

<p>برام ز لعل تو دل بتلاشی خوشتر است گرت ز دست بر آید او فاطمه با بجاست ای بیت شیرین من که چون شمع چو رای عشق زوی با تو گفتم ای بلبل بشک این گل نیست حسن گل نتاج مرو بجا آید از باب لی مروت دهر</p>	<p>بکش بویه که اندیش نمری خوشتر است بخش زود که خیسک برای خوشتر است شبان تیر و مردم قنای خوشتر است کن که این گل خود را برای خوشتر است که افامش زینت بقای خوشتر است که کنج عافیت در برای خوشتر است</p>
<p>بسوخت حافظه در شرط عشق و جا بلندی هنوز بر سر عهد و وفای خوشتر است</p>	
<p>صوفی از پر قوی راز نهانی دانست شرح مجموعی گل مرغ سحر دانه و بس عرضه کردم و جهان بردل کافقاه آن شد اکنون که زانواه عوام اندشیم در آرایش مصلحت وقت ندید سنگ گل را کند ازین نظر لعل علق ای که از دفتر عقل آیت عشق آفریدی</p>	<p>گوهر هر کس ازین لعل توانی دانست که نه هر که ورستی خواند و معانی دانست بجز از عشق تو باقی همه خالی دانست محتسب نیز ازین عیش نهانی دانست ورنه از جانب مادل نگرانی دانست هر که دست در نفس با دیوانی دانست ترسم این نکته تحقیق زلانی دانست</p>

ی بیاد در کز ناز و نیک باغ بهسان	هر که غارتگری اوجست نانی داشت
حافظ این گوهر منظوم که از طبع این گنجست	اثر تربیت آصف ثانی دانست
<p>حاصل کار که گون مکان این همه نیست از دل جان شریف و جود جانان حسن منبت سده و طوبی ز بی سایشش دولت آنست که بی خون دل آید بکار پنج و زب که درین مراد همت داری بر لب جوشش منظوم است ساقی زاد این مشو از بازی غیرت ز نهار در دهنده چون سوخته زار و ز نهار از تنگ کن اندیشه چون گل خوشبختی</p>	<p>با ده چنین اگر اسباب جهان این همه نیست هم آنست که گزند دل جانان این همه نیست که چه خوش بگری نمی دران این همه نیست دره باسی دل باغ جانان این همه نیست خوش بیاسای زانی کز ان این همه نیست فرستی دان که ز لب جانان این همه نیست که روه صومعه تادیر معان این همه نیست ظاهر حاجت تقریر بیان این همه نیست را که بکین جهان گذران این همه نیست</p>
نام حافظ را نیک پذیرفت و لے	پیش رندان ترک سود و زیان این همه نیست
بحریت جوشش که پیش کناره نیست	آنجایان که جان بسازند چاره نیست

<p>آندم کہ دل بپیش و ہی غرض ہے بود بادایع عقل مژگان و سہ بیار از چشم خود پیرس کہ ما کہ میکشد رویش بچشم پاک توان دید چون لال فرصت شمر طیفہ رندی کہ این نشان</p>	<p>در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست کان شمعہ در ولایت هیچ کج گارہ نیست جا ناگاہ طالع و جرم مستلک نیست ہر دیدہ جای جلوتہ آن ماہ پارہ نیست چون راہ کنج بر ہمہ کس استکارہ نیست</p>
<p>مگر رفت در تو گریہ حافض پہنچ و سہ جہان آن دم کہ کم از نگاہ خارہ نیست</p>	
<p>چہ لطف بود کہ ناگاہ رخسہ فطرت نبوک خاصہ رستم کردہ سلام مرا نگویم از من بیدل بسہو کردی یاد مرا ذلیل گردان بشکر این نعمت بیا کہ تا سبز لفت مستلر خواہم کرد ز حال مالدت آگہ شود مگر وقتے روان تشنہ مارا بجرئہ در باب صبا ز سہ تو باہر گلے حدیثی کرد</p>	<p>حقوق خدمت ماعرض کردہ کرمت کہ کار خانہ دوران مباد ہے وقت کہ در حساب خرد نیست سہو قیلت کہ داشت دولت سر مد عز و تجرمت کہ اگر سرم برود و نہ دارم از دست کہ لالہ برود از خاک کشتہ گان غمت چو میدہند زلال خضر عیام حمت رقیب کے رہ غماز داد در حرمت</p>

<p>دلم بستم در دست سحرشش میدار همیشه وقت تو ای عیسی صبا خوش باد</p>	<p>بشکر آنکه خدا داشته است شکرست که جان عاشق دل خسته زنده شد بدست</p>
<p>کندیکه است د تو خوش تیر میروی حافظ مکن که گره بر آید ز شصت و همدست</p>	
<p>ز گرمی مردم چشمم نشسته در خون است بیا و لعل لب دیشم مست میگویند ز مشرق سرگویی آفتاب طاعت تو حکایت لب شیرین کلام فراوان است دلم بچو که قدرت آنچه سرد دلجوی است ز دور باد به بجان رشته رسان ساقی از آن زمان که ز دستم برفت یار عزیز چگونه نشاد شود اندرون غایبم</p>	<p>بین که در طلبت حال نران چون است ز جام غم می لعلی که میخوردم خون است اگر طالع کند طالعم هایدون است شکست طره ایستام بخون است سخن گو که کلاست لطیف نمون است که رنج خاطر من از جود و درگون است کنایه دیده من سپهر و چون است باختیار که از اختیار برین است</p>
<p>ز بخودی طلب یار میکند حافظ چو مفلسی که طلبگار گنج قارون است</p>	
<p>زان یار و لنوازم شکر لیت باشکایت</p>	<p>اگر نماند آن عشقی خوش بشنایزین گلیت</p>

<p>یار بیا د کس را مخدوم بے عنایت گو یادی شناسان رفقا از ولایت سراپه به بینی پیچم ربه جنایت کش صد هزار منزل پیش دست در باریت جانار و انباشد خون ریز احاطیت جو راز حبیب خوشتر کنی عاقبت یک ساعت گنجان در سایه عنایت از گوشه برون آئی کو کب در باریت ز نهارا زین بیابان دین را موی نهایت</p>	<p>بیز بود دست هر دستی که کردیم رزدان تشنه لب را آبی نید و کس در زلف چون کندش ای دل پنج کا بجا این راه را نهایت صورت کجا توان بست چشمیت بفره مارا خون خورده می پست هر چند بودی آیم ز او زورت تا بلم ای آفتاب خیران مے سوز اندر دم در این شب سیاهم کم گشته راه مقصود از هر طرف که فرستم جزو شتم پیروز</p>
<p>عشق رسد بفریاد که خود بهسان حافظ قرآن ز بر بخوانی با چارده روایت</p>	
<p>با ز آید و بر لم زدم از چنگ ملاست تا چشم جهان بین کنش بجای اقامت آن خال خط زلف میخ در غرض قامت فردا که شوم خاک چه سواد تک در امت</p>	<p>یار با سبب ساز که یارم بهلاست خاک و رم آن یار منکر ده بیارم ز یاد که از شش جہتم راه بربستند امروز که در دست توام مرخص کن</p>

<p>ای آنکه بقدر بیان دم زنی از عشق در دوش کن ناله ز شمشیر اجا در خرقه زن آتش که خم ابروی ساقی حاشا که من از جور و جفا نمانم</p>	<p>بابا تو نه اریم سخن خسته سلامت کاین طائفه از گشته ستانده فرامت بری شکند گوشه خواب و امات بیدار لطیفان همه لطفت و کرامت</p>
<p>کویه نمکند بخت سر زلف تو حسا فظ پیوسته شد این سلسله تار و زرقامت</p>	
<p>ساقیم حضرت دے آب حیات باد و تلخ از لب شیرین لبان چون دم عیسے نسیم از لطفت جز بآب آتشین یعنی شراب روزی مابین که از دیوان عشق شاد باد اروح آن رند سکه داد</p>	<p>توبه ازنی چون کنم بیات در خلاوت می برد آب از نبات مردم حد ساله را بخت حیات حل نمیکرد و در این شکلات جز بآب حیران نشمار ابراست بر سر کوسه معان یابد وفات</p>
<p>حاصل عمر تو حسا فظ در جهان باده صافیت باقی تراست</p>	
<p>غریبی از لبش نه چشیدیم و درفت</p>	<p>روی مهبیکه را و سیر ندیم و درفت</p>

<p>گوئی از صحبت مایک بنگنگ مده بود بسکه ما فاخته و حریانی خواندیم سر زفران خطلم گفت کش تا زدم عشوه میداد که از کوی ارادت زدم شد چنان در چرخ حسن لطافت لیکن گفت از خود بر دهر که وصالم طلبد صورت او بلطافت از صحن خداست</p>	<p>بار پرست او گردش ز سیدیم و برفت وز پیش سوره اخلاص سیدیم و برفت ما سر خوش ز خلس کشیدیم و برفت دیدیم آخر که چنان عشوه زدیم و برفت در گلستان وصالش نچیدیم و برفت ما بامیدوی از خویش بریدیم و برفت بار و پیش نظر سیر ندیدیم و برفت</p>
<p>چو حافظ همه شب ناله و افغان کردیم کای در دنیا بودا عشش ز سیدیم و برفت</p>	
<p>ما از آزادی تو پروای خواب نیست در دو چشمم مست تو شیا کس ندید در هر که بنگری بعین از تو بلاست هر که بدست عشق تو شد کشته بر دست</p>	<p>ابی روی و لعل تو بودن صواب نیست کو دیده که قصه بر بیت حشمت بخواب نیست یک دل ندیده ام که ز عشقت خواب نیست اورا دران جناب سوال خواب نیست</p>
<p>حافظ چو ز بهر تهر افتاد و تاب یافت عاشق نباشد آنکه چو ز لوبستای نیست</p>	

<p>خمر زلف تو دام کفر و دین است به حالت مهر حسن است لیکن بر آن چشم سیه صد آفرین باد عجب بخت است را و عشق بهیهات تو نداری که بدگورفت و جان بزر ز چشم شوخ تو که جان توان بزر لبست را آب حیوان گفتم اما مشو ای جان ز کید زلفش این</p>	<p>ز کارستان او یک شمع این است حدیث غزوات سحر بین است که در عاشق کشی سحر آفرین است که چرخ بختش به مقسم زمین است حسابش با کراماتین است که دالم با کمان اندر کین است چه جای آب کان با عین است که دل بر دو کون بندین است</p>
<p>ز جام عشق می نوشید حافظ در امش مستی زندی ازین است</p>	
<p>دیدی که یار جز سر جو رو ستم داشت یار بگیش از چه دل چون بدو تم برین جهاز بخت به آمد و گریه یار دل زین همه جفا که بخواری کشید از ساقی بسیار باده و باد می بگو</p>	<p>بشکست عهد او از و بیخ تم داشت بکند کشت و در صید حرم تم داشت حاشا که رسم جو و وطن تم داشت هر جا که رفت بچاکش تم داشت انکار را کن که چنین جار تم داشت</p>

<p>هر روزی که در محراب در شش نبو خوش وقت از دست که دنیا و آخرت</p>	<p>مسکین بر روی دایره در هر روز بر باد و در هیچ علم از پیش و کم نداشت</p>
<p>حافظ بر تو گوی فصاحت که مدعی پیشش هنر نبود و غیر نیز نام داشت</p>	
<p>بر روی ناه و دوحوت کنم سوی بهشت یک چو از خرمین هستی تواند برداشت تو بهیچ و مصلی و روز زهد و دل قسم از می کن ای صوفی صافی که گیم صوفی صافی شستی نبود ز آنکه چون لذت از تو بهشت اولم بهیچون نبو</p>	<p>که خدا در ازل از بهر ششم به سر شست هر که در او فساد و روح داد به شست من و بخانه و ناقوس و در دیو و گشت در ازل طینت ما را ز می صاف شست خرقه و میکه با شستن می تاب به شست هر که او را من مشوقی خواند به شست</p>
<p>حافظا الطیف با حق را با رعایت انداز با شرف خلق ز غم و غم و شادی به شست</p>	
<p>ای سیم سوارا که با در گاست شب بهار و روی بدین پیش هر که از جهان آفرین عالی دارد</p>	<p>منزل آن سیم سوارا که با در گاست آتشش طور که با در گاست در زبانت چه سیم سوارا که با در گاست</p>

<p>آنکس است اهل بشارت که شادمانند بر سر زدی در اوقات هزاران کارست با شوق خسته زده و خیمه چو تو بدو خست باد و طرب و گل آلوده و سیاهست عقل را در آید شد آن ساسان شکنج دلم از صومعه و صحبت شمع است مولی</p>	<p>کشته است بوی محرم اسرار کجاست با کجایم و فصاحت کجاست خرد و پیری تو که آن دانش تو کجاست عیش بی دوست و تیان کجاست دل ز ناگوشه گرفتار و بی لاک کجاست یار ترسا بچسب که خانه مست کجاست</p>
<p>حافظ اباد خوان در چین در برج است که عقل و فکر را کجاست</p>	<p></p>
<p>خدا بماند ترس و کان تو بی چیزی نیست از لبست شیر زوان بود که من میگفتم چشمه آب حیات است و دانست اما جان درازی تو باد که تیرین میدانم مبتلای بنجم و محنت و اندوه و فراق و دیش باد از سر کربت بگلستان بگذشت</p>	<p>تا بکین زمانه پیشان تو بی چیزی نیست کلین فکر کرد و نگردان تو بی چیزی نیست زیر لب جاود خوان تو بی چیزی نیست در کمان ناکه و ترکان تو بی چیزی نیست ای دل این ناله و فغان تو بی چیزی نیست ای گل این چاک گریبان تو بی چیزی نیست</p>
<p>در جوتی اچول از طق زمان میلند</p>	<p>حافظ این یار کمان تو بی چیزی نیست</p>

<p>بام می گویند در شمس زمان میرفت سخت میگفت آنکه در زمان میرفت باید از آن گدازد کس بیایان میرفت مهر میباید هم از آن گدازد باین میرفت فان شکر باین گوی غرضان میرفت ز آنکه کار از نظر حق بیایان میرفت چو کند سخته از غایت غرضان میرفت</p>	<p>دیش می گویند که مست زمان میرفت چون می گفتش ای دوش میرفت نکش عوارزم خیال بر چون میرفت پیشگاه کس که باین گدازد میرفت نقشم که دوش حق میرفت کس که میرفت لا یسیر بر قدم که هر دو میرفت پادشاه از کرم از میرفت میرفت</p>
<p>عنوان پیشه زمان میرفت نقشه در زمان زرش از جهان میرفت</p>	<p>عنوان پیشه زمان میرفت نقشه در زمان زرش از جهان میرفت</p>
<p>کلیه میگردد و خانه از اوست رفت روزی که در عالم شهادت رفت زین بر دوش میرفت کس که رفت که این جهان پاک که کس که رفت و این می و دوشین که رفت رفت پیر که کارش خسته از عبادت رفت</p>	<p>هرگز خسته از کار کس که رفت ز دلش در کس که کس که رفت بیا در میرفت کس که رفت چیز طالع میرفت کس که رفت ز یاد او میرفت کس که رفت گردد و کس که کس که رفت</p>

<p> انگار روی تو با سبزه نظر از مندا شد انگار که غار من از منج برای چه عجب که کین بر من خسته چه جدی که زهر ماه با من نشیند ز سیه صفت گردی تا دم از شام میرزا لغت تو سر جان زد من ازین عالم شوریده بر خیم ورنه از خیال لب و زین تو ای چشمه نوش آب چشمم که بر وشت خاک در دست از وجود آن قدرم نام و نشانیست که شیر در بادی عشق تو رو باه مشد من دل شده از دست تو تو من بگویم از سر کوی تو فرستش تو انم گاسه تو خود ای شده ز خنده چه داری در سر صلوات فرست که از مرد و زن افتد از </p>	<p> سر کیندی تو تو پنج سری نیست که نبشت نبی از که خود پرده می نیست که نبشت بریان دل و جانم گری نیست که نبشت سبزه شکله زلفم نگه داری نیست که نبشت با صبا گفت و شنیدم عری نیست که نبشت بهر من از سر کیندی دگری نیست که نبشت غرق آب عرق اکنون نگه داری نیست که نبشت ز جبهه نیست او خاک داری نیست که نبشت در نه از صفه در انجا از زنی نیست که نبشت آه ازین راه که در دخی نیست که نبشت از غم عشق تو پرخون بگری نیست که نبشت در نه اند دل بی دل مغری نیست که نبشت که کباب از کاتق چه گری نیست که نبشت در نه مجلس زندان خبری نیست که نبشت </p>
<p> بجز این کینه ها آه از تو ناخوش شود </p>	<p> در طرای و جو دست و سرنی نکیند </p>

<p>هر سر و کار بد و خرد و تن می فروختی زین قصه منی بگنبد افلاک بر جد است</p>	<p>چون تو آمدی پی کار و گرفت کوچه اندک سر زمین که سخن مختصر گرفت</p>
<p>حافظان تو این ده از که خوشی گریار تو نمی گوی مشحور تو اود بر گرفت</p>	
<p>شاید هم منی خوشی که بیکمان گفتی هر شب اولی قیامت که گفتی و غافل زبان یار و هست کردی که بچشم باز افغان که آن مه نامهربان دشمن دوست هم کون شبی سالخورده و فکستید من و مقام رضا بعد ازین و شکر و قیام که بسا و من گریه بر مراد زد فرز بچون و چه بدم که بنده قتل بیشتر که سپهرت و در ز راه دور یار باره نه ز راه که بگریه و دوش آلایه مرا خدا از این شکر تو آید باز</p>	<p>فراق یار این میکند که بتوان گفت کناست که از روزگار گمان گفت که هر چه گفت برید به یار پشیمان گفت بیکر به جبهه یاران خود بپیمان گفت که نیم خوشدلی آن نیست پیر و جوان گفت که دل بد و تو خود کردی که در آن گفت که زن سخن به مثل با بایان گفت قبل که در زن هر زن که جان گفت ترا گفت که این ال که گویان گفت بسی و هر چه غم و غم و زن گفت چون غم هم گشت به جان گفت</p>

<p>در ارم مست می دارد نسیم چه کیست پیر و چندین کجایی شبنم یارب لادن سواد لوح زارش ماعز زار بجز کن دارم اگر خواهی که جاویدان جهان کیست یاری اگر زخم فتنه خواهی که از عالم براندازی من و باوچ با سبکین من گویان جیال من از لطف با هم سپاس نکست با تان سواد و نه هر وقتی بخون دل میدهدیم</p>	<p>خراب میکند هر دم فریب چشم جاودیت که شمع دیده افروزیم در حراب ارمیت که جان را نسوزد باشد ز کفن غالی نه دریت صبا را که بر دوزخانی برقی از دریت بینشان است تاریز و تار از جان هر دریت مرغانا درون نیست واداروی گیسو دریت و گری گری گدرد و نه سحرگاه این دریت مژ و نش ارم این است تا زار از دریت</p>
<p>همی هست که تا فتنه است از دنیا و از شب نیاید هیچ و در شمش کجسته ناکر سر کویت</p>	
<p>هر دم دیده ما جز چوشت تا از نیست اگر کم احرام طواف به حرمت می بند باشد ارم نفس با دو مرغ خوشی عاشق مغلس اگر تلبیسش کرد تار مانت دست بان سر و بندش بهد</p>	<p>دل سر گشته اغیر از اکر نیست اگر چو زدن دل از شمش تا از نیست طار و سدره اگر طلیت طار نیست کفنش عجب که بر تفره دل تا از نیست هر که از طلیت هست او قاصد نیست</p>

<p>ز آنکه در شرح غزالی پیراسته است کی توان گفت که در غلامان نیست که پیشانی این سلسله را از خیمیت</p>	<p>اندک آن بی چسبند پیش تو سنگ آتش صدهای تو آید تو و ز اول که سر زلف تو دیدم</p>
<p>سیرین تو نه اول حافظه است کیست آن کش سیرین تو در خانه</p>	
<p>وز غمرا در شب و بخت زانده است دو ناز رخ تو چشم مرا زانده است کز جان زنی بدین بخت زانده است چو هاست ازین گوشت که زانده است دو ناز در آن خسته زانده است از دل و بخت زانده است چون صبر توان کرد که زانده است اگر خون بگریزد که زانده است</p>	<p>بی مهر و شرف و زانده است هنگام دروغ تو من گریه کردم من صبر و صبر تو من گریه کردم میرفت خیال تو چشم من میگفت تو یک مشت آن دم که زانده است اول تو را زانده است صبر تو را زانده است در صبر تو زانده است</p>
<p>حافظ از غم از گریه پخته است تا که زانده را زانده است</p>	

<p>دینی که کاشش سودای او در جان است مردم چشم نم چون نابود جگر نقد از ان آید چه عاقل نظر از لعل بهمن شکرش با نقت فیض من روحی شنیدم شد آیین بر ولی را اطلاعی نیست بر اسرار حجب چند گویی ای مگر شرح دین خاموشش</p>	<p>دین تانین که دالم دل می یابد چند هر خوش در سینه نالان است قرقرش کسی از روی کن در زبان است برین آینه کی از ان می زانی است عشق این همه عجز دارد طبعی این است دین را در هر دو عالم چه بختی است</p>
<p>حافظان ما روزی از شکر این نیست که دارد کان غم از روز اول دارد در ان است</p>	
<p>امروزه شادام آید بس در ان کیست من بر آن کی دل دین داده ام بس سواد بیان عالم پسندار را گوئی فانی زبان جوی عشقش که شاد اند</p>	<p>دلبر که هست در بر دل یگان کیست چشم من که حاصل هر دو زبان کیست مهر لب که گفتم که در دوزبان کیست ای من خاتم آنکه رشتن زبان کیست</p>
<p>حافظان ما استخوان دولت نهاده سر دولت در ان سرست که بازستان کیست</p>	
<p>الله شکر که در میسره باز است</p>	<p>زبان که در هر دو روی زبان است</p>

<p>خدا همه در پیش و خروندند ز مستی از وی همه مستی و غرورست و کبر شرح فلکن ز لعل غم اندر چشم جانان با بادل برون چشم طرایی است بر دوخته ام دیده چو باز از همه عالم را از یک چشمی نفست بگفتم نیستیم در کعبه کوسه تو هر آن کس که آید</p>	<p>جان می که در انجاست یقینت بجای است در راه همه بسیار گری و غم زنی است کوته ستوان کرد که این قصه را ز است دشمناره محمود کعبه پاسه ایاز است تا دیده من بر رخ زیباست تو با است با دوست گویم که او چشم را ز است از قبله ایست تو در دین بر است</p>
<p>ای مجلسیان سوز دل حافظ مسکین از شمع پر سید که در سوز و گداز است</p>	
<p>سیر من خوش میروی کاند سر پای است گفته بودی کی میری شیرین چمن است عاشق با جو غم زدم به ساقی کجاست ایک عمری شد که تا بیارم از شرگان تو گفته اعلیٰ منت هم درو بخشد هم شفا خوش خزان میروی چشم باز روی تو</p>	<p>ترک من خوش می خرازی پیش الا است خوش آقا خدا سکنی پیش آقا خدایت گو خراشو که پیش دست در عتای است تا نگاه کن که پیش چشم شاد است گاه پیش در دو گو پیش ما و اوست دارم اندر سر خیال آنکه در پای است</p>

<p>که جای حافظ اندر تو دل و کیمیت ای همه جای تو خوش پیش تو هر جا میریت</p>	
<p>من و شراب و فرخ بخش دایره در سرشت نه غافل هست که تسبیح خرد و فقه در بخت دران سرست که از خاکه با بار دست چشم صومعه افروزی از چراغ کشت که اگر است که تقدیر بر سرش چه نوشت که نه به سالیان است در بگر لب کشت</p>	<p>کندون که میداد از بوستان نسیم بهشت چمن حکایت اردی بهشت میگویند بی هار و دل کن که این جهان خراب و قاصدی ز دشمن که به تو سه ندید کن بنامه سیاهی را به دست هر دست که اگر از نذر لاف و کلام است در وقت</p>
<p>و نه هم در بیغ مادر از چنان که ساقط که اگر چه غرق گناه است میرود بهشت</p>	
<p>به چو بار نیست پیمان انبیاست انباست از جودمان انبیاست سیکته های قتلستان انبیاست ای مسلمانان چه جان انبیاست از شمشیر لیلان ایران انبیاست</p>	<p>در دایره است در انبیاست درین رول برودند و چه پیران کنند درهای پخته به جانی طلب فون با خرد و فتن کافر دلالان دور کشتن به ای روز و دل</p>

برای نام و دود گیر میرسد		دین و رفیقان بد دل امان الهیات
همچو حافظه روز و شب بی غفلتین		
گشتم سولان و گریان الهیات		
مزد که تو زهر لب سولان سال حاج	چه که بر سر خرابان عالمی چون حاج	
دود شمشیر تو بر روی خطا و تقصیر	بچه بد زانکه تو را چیرین زنده اده حاج	
بیاض روی تو در دهن چو بار خورشید	سواد زانکه تو را یک سواد زانکه تو را حاج	
لبه تو خفته بر لب تو آید چنان است	قد تو سر و میان تو روی گردن حاج	
ازین مرض بختیست که شفا یابم	که از تو در دل من نرسد حاج	
و این تنگ بخت دهان آب خضر است	لبه چو قند تو به از نبات و عسل حاج	
چنانی شکستی جان من ز مستطاب	دل خسته من که هست او باز که چو حاج	
قد تو در دل حافظه برای چون تو شد		
کهینه بند خاک در تو بود و در حاج		
اگر بنده بودی تو خونی عاشق مست حاج	صلاح ما را نیست کان ز راست حاج	
سواد و منی تو تفسیر جلال الطالعات	بیاض روی تو تبیان فائق الاطالعات	
ز دیه ام شده صد شمشیر و گنار و ان	چشم که خود شفا کنند و میل آن طالع	

<p>لبی که چو حیات تو هست تو هست روح نیکو که بگو کند کسی نیافتد خلص بیا که غلامی دل در پیش تن بجای کردم نداد لعل لبش پوست لبه بزم گیس صالح و قوی و تقوی ز باجمو نادر بیان چیست که بر او تو کشیم دام</p>	<p>و چو خالی بار از دست تو رفت دل داز که گنج سر بر دو تیر غمزد کلاه اگر بزم میباید تو غن ماشی به باج نیافتد کام دل من از و به باج ز رند و عاشق و غمناک کسی نیست باج و سخن شربت شراب که بکشد باج</p>
<p>دعای جان تو در زبان حافظ آباد دام تا که بودگر دشمن مسا و صباح</p>	
<p>بینی دل محسرم بخوابم فروز هر روز در زبان وصال را کاندم ز باغ پر مهر و نیای دهن کسی کند و الا قارغی از کار خویش می برم بیا باد که روز سخن بخیزد و در که ام طاعتی نه ایست که از من مست زبان شاه شجاع مست و در حرکت شمع</p>	<p>که نام من و امالت سال و صباح مقابل شب قدر مست و در باج باشی برای نوید و گوسفند خلص که کس درت نکشاید چه کنم که مست هر آنکه جام صحتش زنده پر باج که رنگ با صبح نازد ز فالن الا صباح براستی دل و جان گشت مست و باج</p>

بروی مسج چو حافظ شیشه پرو ز آرد که شکفت گل هشت ز شعله مصباح	
دل من دروهای روی مسترخ بجز نهدی زلفش هیچکس نیست سیاه بخت است آنکه دلم شود چون بیدل زان سرو آرد به ساقی شراب ابر خوانی ده تا شد قائم بچون کمانی نسیم شکست تا تازی غل کرد اگر سیل دل هر کس بجایست	بود آشفته بچون روی مسترخ که بفرودار شد از روی مسترخ بود همساز و همزادی مسترخ اگر بیند تر و بجز روی مسترخ بیاد ز کس جادوی مسترخ ز غم پیسته چون ابروی مسترخ شمیم موی عنبر روی مسترخ بود سیل دل من روی مسترخ
عنایام خاطر آنم که با شد چو حافظا که کند روی مسترخ	
در روی خواهم در طرب که مشکین ای فکاک این شکر ساری باکی باکین یاده گل از بهانه خرقه می باید خرد	ابر آذاری بر آرد با و نروزی دزید شامان در جبهه من شمسار کیلیم تو یو و مستی بوی خونی باید خرد

<p>دانا خوار شود از دوشم کار یک دوش بایر دوشم تر از آن خنده گل آید باغ ز ما می گزیند که شود در عالم زنی چو گل چون از آنکه از این دوشم گشت در آن دوشم که از این دوشم گشت</p>	<p>من همیکدم دعا دوشم آید از کس که گوید یا از کس که گوید چاه و دریا که می گزیند در آن دوشم که از این دوشم گشت گوشت که از این دوشم گشت</p>
<p>پیر عاشق کس در عالم بر دل حافظه ندارد این قدر دانه از شکر ترش خوان میگوید</p>	
<p>دانشم که از این دوشم گشت دارم که از این دوشم گشت از شکر ترش که از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت</p>	<p>دانشم که از این دوشم گشت دارم که از این دوشم گشت از شکر ترش که از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت آنکه از این دوشم گشت</p>

<p>بر رسته ماز دیده نرا نام چسارو بر باد اگر رود سر زمان و وارو و جز روی مارو است اگر کشنارو گر خود دلش ز رنگ بودم چنارو زین رنگد که بر سر کیش چارو گر ماه مهر پرور من در قمارو</p>	<p>از دیده خون دل همه پرورے مارو مادر و ن سینہ احوالی نقتہ دلم بر خاک راه یار نهادیم روی خویش سیاحت آب و دیده در هر که بگذرد مارا آب و دیده شب و روز ناجر است خورشید خاوری کند از رنگی تا به چاک</p>
<p>حافظ بکے میکہ وہ نام بھدی دل چون صوفیان بھتہ دار اصفارو</p>	
<p>زود کارش و آخر بجاالت بر کہ بجائے نرسد گر بضالمت بر جہنہ اوقات کہ کسیر بضالمت بر کہ غریب از نذرہ بے لالت بر کس نہانت کہ آخر بجاالت بر بتخل نبشند جب بضالمت بر</p>	<p>از سر کوئے تو هر کو بجاالت بر سالک از نور پدایت طلبد راه بر گردی آخر عمر از مے و معشوق بگیر ای دلیل دل که گشته خوار ادھے حکم مستوری و مستی همه بختاقت کاروانی کہ بود بد رتہ اش لطف خدا</p>
<p>بوکہ از لوح دولت نقش بجاالت بر</p>	<p>حافظ از چشمہ حکمت بکفت اور طبع</p>

آن کس که بدست جسام دارد	سلطانی جسم مدام دارد
آبی که خضر حیات از ویافت	در میگذرد چو که جسام دارد
سر رشته جمجم بجام بگذارد	کاین رشته از نظام دارد
بیرون ز لب تو ساقی نیست	در دور کس که کام دارد
ما و من و زاهدان و تقوی	تا یار سر کلام دارد
بر سینه ریش در دندان	لعلت نمک تمام دارد
ز گس همه شید های مستی	از چشم خوش تو دم دارد
ذکر رخ و زلفت تو دل را	در دینت که صبح و شام دارد
در چاه و قن چو حافظ ای جان	
حسن تو دو صد غلام دارد	
آنگاه از سبیل او غالیه تابے دارد	باز بادل شده گان ناز و غلبے دارد
از گشته خود میگذرد همچون باد	چو توان کرد که عمرت و شب بے دارد
ما و خورشید نایبش زین در لعل	افتاب نیست که در پیش سحابے دارد
آب حیوان اگر نیست که در دل	روشن مستی که خضر بر سر لبے دارد
چشم من که به گوشه زان یل شکست	تا سی سحر و زانان بے دارد

<p>فرستاد که خوشتر از کوه ایست دارد ترک سست را که میل کبابی دارد ای خوشتر از آن که از دست چای دارد</p>	<p>خوشتر شمع تو خرم خطایم نبرد چشمم مخور تو در روزم تصدیق جانم بر آید ز میوه ناز تو روی دلی</p>
<p>ای که ز جوی در آتش جان افکند چشمم سفت که بر گوشت خراشید دارد</p>	
<p>تو نیست سواد تو بیاد و باز با برود چو که گشتی از بین دود و با برود قراختم تا در دوزخ نشیند با برود که جان زمرگ بده ای با برود مباد کاش تو روی آید با برود کسی نبود که دوستی ازین نماید</p>	<p>اگر دیارم غم دل ز یار با برود و اگر در قتل با منی فرزند با برود طبعم چو شمشیرم با دوزخ با برود دل منم از آن کشته ای با برود گذار بر ملاقات من با برود فغان که با برود که با برود</p>
<p>بسیار است سواد تو که ای بسیار گفت اگر نسیم بر آید غدا که را برود</p>	
<p>ورانه لایق شستم بکینه بر خیزد چو که در دوزخ نشینم با برود</p>	<p>اگر دم زینش قشما با برود و اگر بگریزی یکدم از دوزخ</p>

<p>چو گوشت کچرا با کسان بیامیزی و گر گنم طلبی نه بود بر من نه نشانی من آن خرمی که در کشتی می نشینم از او شیرین با باری خوش نامی تو خرمی که در کشتی می نشینی</p>	<p>چنان کند که شکم بخون بیامیزی و زنده و زنده چون شکر فرویزی بهر آن پخته که چنانکه دره فرویزی بکاست شیرین که در کشتی می نشینی از رازی ازین طرف تر بر آید</p>
<p>بر آستانه تسلیم سر بنده حافظ اگر کسیست که می رود کار بستیزد</p>	
<p>این است که در کشتی می نشینی از آن بیگانه ای که می گوید بیایم و و اگر کسان فرسودانیم و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او</p>	<p>بر جای بختی چون کیشیم که کاری کند و اگر یکدیگر بیایم و اگر بیایم و و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او و اگر کشند از او</p>

	<p>با چشم پرینرنگ و حافظ کمن آتشگاه کان طره شیرنگ و او بسیار رنگاری کند</p>	
<p>ششایم از برای خدایک هکرتانند ای پسته کیتی تو خوار او اگر نشند دل در برای صحبت و کمان هکرتانند با یک تلم ست در هر دو دستانند زین قصه بگذرم که سخن شیرینند آن را که دل نگشت که قمار اینند ما جان خود بر آتش را ز آتش اینند</p>		<p>ای پسته تو خنده زده بر دامن قد جانی که یار با بشک خنده دم زند خواهی که بر خیزد و دنیا زوید و رو خون که طره می نالی و که طعنه می زنی طوبی ز قاصد تو نیاید که دم زند ز ششنگی حال من آگاه کی شود باز از شوق گرم شد آن شمع کجا</p>
	<p>حافظه ترک غمزه خوابان شکلی دانی کجاست جای تو خوار زم بچند</p>	
<p>بزرده جان جهان را و با ناله خجاری از من خاکی برانده و که جان و رشادی بودی من گشت و های زلف تو هم عمر می دهد به بار</p>		<p>اگر ز کس تو بوی لب رساند باد اگر چه که بر بختی زستی من تو نامدی من ای نو بود به دوستی خیال بودی تو ام دیده که بچند</p>

<p>ندور با پرچمی ز نقاب از نظری بجای طعن اگر تیغ نیز دشمن</p>	<p>نه یاد میکنی از من میردی از یاد ز دوست دست ندایم هر چه یاد باد</p>
<p>ز دست عشق تو جان را میبرد و حفظ اگر جان ز محنت شیرین نمیرد و فراد</p>	
<p>آب بدوشن می عارضه مهارت کرد آهین که ساغر زین جزو همان کرد خوشا ناز و نیاز کس که از سرود به نای باد چون لعل چشمت پیر کرد پیا میبکشد موضع قریب جابجا هم بین نشان مهر و محبت جان عاشق بچو</p>	<p>علی ای صاحب که بختانه را زیارت کرد لال ابروی ساقی بی نشان کرد آب دیده و خون جگر طهارت کرد پیا که سود کس بود کار بخت کرد اگر چه چشم بیاد از قمار کرد اگر چه خانه دل محنت از قمار کرد</p>
<p>اگر امان جماعت بخواندش امروز خبر دهد که حافظ ای طهارت کرد</p>	
<p>بتر جام جم آنکه نظر توانی کرد اگر ای در میخانه طرانه بگیر نیست سباش بی می و طرب ز پرچم کرد</p>	<p>اگر خاک و سبزه گل بهر توانی کرد گرین عمل بگفتی خاک بهر توانی کرد کوشن ترانه غم از دل بهر توانی کرد</p>

<p>که سوداگری از این بهر توانی کرد قیفی بختی از این اندر توانی کرد که عشق چو نسیم سر قیانی کرد کجا که به توتی تا کند زانی کرد عیار دهر بخان تا قدر توانی کرد چشمت تا برون ترک زردانی کرد طبع واد که کار و گردانی کرد</p>	<p>بهرم هر چه عشق پیشه من نقد می بیا که چاره ذوق حضور و غم اگر مرا تو آفرینی بهر جانم اگر سرای من است تا برون خانی از دهر تا بهر دوش از دهر بر ریاضت که اگر پای ولی تا بهر عشق و جام می توانی</p>
<p>که این بهر عشق و غم از بهر توانی کرد و شاه را هر چه عشق و غم از بهر توانی کرد</p>	
<p>بال عید بدو شرح اشارت کرد که خاک میکده عشق از این دست کرد خدایش خیر داد از این دست کرد کسی که از بهر عشق و غم از این دست کرد بخون و خمر و جامه اشارت کرد نظر بدو نشان از بهر دست کرد</p>	<p>بیا که هر که شکست از بهر دست کرد ثواب روزه و حج قبول از این دست کرد مقام عالی با که شرف از این دست کرد ناز و غم آن ابرو و آن سر از این دست کرد امام شهر که جاده یکشده بدو فغان که ترس پاش شیخ شمر و</p>

<p>حدیث عشق را حفظ شوند از دعا اگر چه صنعت بسیار در جبارت کرد</p>	
<p>بیا خون جگر خرد و گلی گل کرد اولی را بهوای شکرین دل شنود نزهت این من موهول یادش بود ساربان باری اقتدار آمد روی خاکی و خم چشیم مرا غبار آه و فریاد که از چشم سودم و دگر</p>	<p>ابو خیرت بعد از شایسته نشان دل کرد تا گشت سبیل ز قاضی ان اطل کرد که تو آسان بشد و کار بر شکل کرد که امید که هم همسین محل کرد چرخ فیروزه طرقتانین گل کرد در کد ماه گمان ابدی من نزل کرد</p>
<p>دزدی شاه رخ و فتنه خوارگان حافظا چکست بازی ایام مرا غافل کرد</p>	
<p>بخت از دامن یار نشاتم نمیدهد از بر زلفش زبان نمیدهد هم مردم ز آفتاب و دیرین پره زدن شکر از دست و دهان نمیدهد ز آتش کشید باوس با چرخ سفلین</p>	<p>دولت خیر ز از نهانم نمیدهد اینهم نمی ستانند و دامن نمیدهد یا هست پرده و او نشاتم نمیدهد به کسیدی زمانه امانم نمیدهد کاغذ بجا آید و دامن نمیدهد</p>

چند که برکت و جوی کار میرود	دوران چاقه ز راه میا نمید
اگر تو دلم بخواه که نیم جال یار	حافظ از راه و ناله مانم نمید
بود آيا که در میان با بخت نمایند اگر از هر دو دل ز راه خود بین بستند در خانه به بسته در حسنه ای پند آیه وی چنگ بترید برگ می تاب به صفای دل ندان بهی زوگان نام تو قهر بر چرخ شمس در زینت	که از کار شمس در بسته بکشانید دل قوی دار که از بهر خدا بکشانید که در حسنه از دوری و ریا بکشانید تا بهر چنگان زلف و دوا بکشانید پس در بسته به بفتح دعا بکشانید تا حریفان هر خون از تر بکشانید
اما این خورشید نشین به بینی فرو که در زمار ز زرخش سبک بکشانید	
به نازین و سبزه و دامن آن مشربند حاجت هر طرب وی نیست تا به بخت به روحی نشود آینه هر چه بخت آن سراسر زلفت هر چه بود گو میباش	که بیالایه چنان ازین بختیم بر کند که بر قی آوردم آتش زینت بخت مگر آن روی که ماند جان بخت صبر ازین بیش ندارم بختیم تا کی چند

<p>کاش آن آدوی مشکین مرا ای صیاد من خاکی که ازین در تنواغم بر خاست بجز زلفش تو نداد دل عاشق سبیل شب در دشت بدعا عاشق بیدل گوش</p>	<p>شرم از آن چشم سپید و از میندیش کینه از کجا بوسه زخم بر لب آن قهر طینه آه ازین دل که بهر میندیشک و پند که میندایم سی قاصد از دهر گزند</p>
<p>بازستان دل از آن گیسو مشکین جانان زاکه دیوانه همان به که بماند درینند</p>	
<p>بی وادم که گوگل ز سبیل بیان دار غبار غم نه نشاند خورشید رخسار چو عاشق میشدم گفتم که بودم گوهر مقصود چو در دیت بخند و گل مشقه و آتش ای دل خدا داد و حسن بستان از دای شمع مجلس چو دام طره افشاند ز گردن طر عاشق ز غولت هجرم این کن اگر سبک داری چو افتاده است و این که هر سلطان منی را بفرست که رحمی بندی خدا را ز وصیه کم</p>	<p>بهار عارضش خیل بخت از عنوان دار خیاست جادو دانش ده که سن بیان دار نداشتم که این دریا چه می سیکران دار که هر گل اعتادی نیست که حسن جان دار که بی باو دیگران خنده است باین گلن دار بهار صعب گوید که راز من نهان دار که از چشم بداندیشان هدایت در بیان دار درین درگاه می نفیم که سر آستان دار که آفتاب است و تاخیر و طالب از بیان دار</p>

<p>بیا که روایت پند و پادشاه رسید ببال گفت زودی فافه قمار انداخت سپید و سرخش اکنون زند که فاکند ز کمانان در کمان زمان شود باین در کمانان در کمان زمان شود باین کماست صفتی در حال اینم خدش زبانی که پادشاه در اینم عشق زنده بودی تو جانان برین اینم عشق</p>	<p>نویز خست و بشارت بهر دماه رسید کمال عدل پادشاه داد و داد رسید جهان کام دل اکنون سر که شاه رسید قواش دل و دانش که مردار رسید ز قهر چاه بر آمد با درج راه رسید بگویند که محمدی درین پناه رسید ز آتش دل سحران و برقی آه رسید جان رسید که آتش بر گاه رسید</p>
<p>مرد بخواب که حافظ بیا رگاه قبول ز در نیم شب و در سس صبحگاه رسید</p>	
<p>بخت و خوشی گل گفت خوش نشانی داد بخت که خوشی را سر را دوست قضا گفتند و در گاه است آدم کلبیب بر معانی خود کن ای نصیحت گوی نش و دوست دلش شاد و خاطر خوش</p>	<p>که تابید من بخت جان طوطی دانی داد درش بخت و گامیش بد نشانی داد بومیانی لطیف تمام نشانی داد شربت شام و سالی گزینی داد که دوست داد و دشت دانا گزینی داد</p>

دین عاشق مسکین من که جانے داد	گذشت برین مسکین جبار قیام گفت
خزینہ دل حافظ زگوهر اسرار ببین عشق تو سبب بایه جانے داد	
<p>دان را از که در دل شوقم بر آفتاب ای دیده نظر کن که بام که در آفتاب چون نافه بسی خون و لم در آفتاب حاجز شد و این قرعہ بنام ز سر آفتاب هر نافه که در دست نیستم سر آفتاب بس کشید دل زنده که بیکد آفتاب از بوسه شیش ز خود نیز آفتاب باد و کشان هر که در آفتاب آفتاب باطیلت اهل چو کند به گد آفتاب</p>	<p>پیرانه سرمه عشق جوانی سر آفتاب از راه نظر مرغ و لم گشت هوا گیر داده که از آن آهو مشکین سیاه چشم با غم او عرض هر کس که نمودم از راه گذر خاک سر کوی شما بود شرکان تو تا تیغ جفا نگیرد آورد این باد که پرورد که خمار خرابات بس تخریب کردیم دین دوا و کافات اگر جان بد به رنگ سیه لعل نکرده</p>
حافظ که سر زلف تبار سست شمشیر بس طرفه قضیت کش اکذون اسرار	
که روز محنت و غم رو گریزی آورد	برید با و صبا و ششم آگهی آورد

<p>بخط زبان صبور و دیم جامه پاک نسیم زلف تو شد خضر را علم عشق بیا بیا که طهور بهشت را رضوان بخیر خاطر ما گوش کاین کلاه نند چه ناگهان که رسید از دم بجز گریه</p>	<p>دین فوید که باو حسری آورد دین رفیق که بختیم بهم ری آورد دین جهان ز بر لعلی ہی آورد بسی شکست که بر افشری آورد چو یاد عارض آن ماهری آورد</p>
<p>رساند راییت منصور بر فلک حافظ چو التجا بجناب شهر نشی آورد</p>	
<p>اگر میگردید یارب هر چه مشغله بود هر چه عشق کلاز حریف و مستغنیست سپاسی که در آن خانه چون میرفت دل از گشته ساقی بشکر بود و دل قیاس کردم از آن شمع جاودا است بگفتش طبع بسم بر سه حوائت کن ز آخرم نظر خود در دهات که دو در آن پای که در دامن در حافظ داشت</p>	<p>که جوش شاهد و ساقی تنم خوش بود بناله دلف و دنی در خوش و دل بود در ایام رسد قیل و قال و مستعد بود ز نامساعدت بختش اندک گد بود هزار سحر چون سالیخ گد بود بجند گفت گیت با این معالیه بود میان او رخ یارین معالیه بود نمان که وقت رفت چه بماند بود</p>

<p>بردار با بسبب مرد ستم و دنیا نگذرانین روزگار تیغ ترا زهر صالح و طالح متاع غیبتی بودند بیل عاشق تو خدای که آفر عسیر و ظفر بود و دوستان قدیم اند</p>	<p>چند نشینی که خواجگه بد کرد بار دیگر روزگار چن شکر آید تا که قبول افسوس و چو نظر آید یاغ شود بشوئس رخ گل بد کرد پراثر صبر و صبوت ظلم سر آید</p>
<p>غنای حاکم و دین سرچشمه نیست هر که این نادان رفت خیمه آید</p>	
<p>پیش از غمت پیش ازین غم نوازی بود یا و ادا آن صحبت قهها که باز آید نوا حسن به رویان مجلس بزل می بود از دم تیغ زل تا آهسته شام آید سایه مستودق اگر آفتاب عاشق چو شد پیش ازین کین بقیه بنو طاق میانش رشته شمشیر اگر گیسو مستعد بود بر در شاه هم کدانی نکشته در کار کرد</p>	<p>مهر و روزی تو با ما شوق عاشق بود بجوش سر عشق و ذکر حلقه عشاق بود عشق باطنی طبع و خوبی احسان بود دوستی و هر یک عهد و یک یتاق بود ما با محتاج بودیم او با مشتاق بود منظر چشم مرا ابروی جانان طاق بود و ستم اندر ساعد ساقی حسین ساق بود گفت بهر خوان که بنشستم خوار زان بود</p>

<p>شعر حافظ در زمان آدم اندر باغ خلد دولت حسین گل را زینت، اوراق بود</p>	
<p>سیر با خاک ره پیشین خواهد بود ماه تیسیم که بودیم زمان خواهد بود که زیارتگر زمان چوستان خواهد بود سالم اسبیده صاحب نظران خواهد بود را از این پاره نمانست زمان خواهد بود تا که خواند دل امروز روان خواهد بود اگر نمانست که دولت بچسان خواهد بود تا دم صبح قیامت که گران خواهد بود</p>	<p>باز میخانه و س نام و نشان خواهد بود حلقه پیرخانم نازل در گوش است بر سر تیرتیر با چمن گزری همت خواه باز بینی که نشان کعبه پاست تو بود بر دای زاده خود بین که چشم من تو تو که عاشق کش من مست بر دل نماند تو چوستان کن ای نه چو کین که نماند با چشم من آن دم که ز شوق تو نه میسر بود</p>
<p>بشنید حافظ که از این گویند در خواهد بود زلف معشوقه در دست دگران خواهد بود</p>	
<p>دین را ز سر کوفته عالم می شود آینه شود و در کس آینه چون می شود کز دست غم خلاص دل از خاک می شود</p>	<p>هر کس که شک و غم با پرده می شود گویند رنگش از دل شود و قفا می شود خادم شدن میگوید که آن روان می شود</p>

<p>ایمن سرکشی که در سر سر و بند است این قصر سلطنت که تو اش ماه نظر از هر کس تا ترسید ما که ده ام روان از کیمیای مهر تو ز گشت رشت من ای دل دیدت با بر دل ارض کن رونم که غمی رسد بتنگدل سارن ای دل صبور باش غم تو غم که عاقبت در تنگنای حیرتم از سخت رقیب بس نکته غیر حسن بیا که تا کس هر تو در در و غم و عشق تو در سرم</p>	<p>کے با تو دست کو تیر مادر کر شود سرا بر آستانه او خاک بار شود باشد که من بیاد کسی که کارگر شود آری همین همت تو خاک زر شود لیکن چنان کن که بار از خبر شود زو شکر کن مباد که از بیز شود از شام صبح گردد و از شب سحر شود یارب مباد که گدا معتبر شود مقبول طبع در صفا صاحب نظر شود بشیر در درون شد با جان بر شود</p>
<p>حافظه سر از کد بر آید پیای بزم اگر خاک او پاشد به سبب شود</p>	
<p>دختر ناز که آرد روز از کد مباد هیچ کار نشد که تو در دست مباد زین مهر و سیاه نشد بجز مباد</p>	<p>نغمه ناز و لب زبان نیاز مباد سلامت همه آفاق و ملامت مباد درین بزم چون چو در آید زان بیا لے</p>

<p>دران بسا که حسن تو جاوه اند آرد جمال صورت و معنی همین هست هر که روی چو ماه است چشم به منید</p>	<p>عجالت طاعت بر بین پسندید باد که ظاهرت درم و باطنت شد بد باد بر آتش تو بجز چشم او سپند باد</p>
<p>شفا از گفته شکر نشان حافظ عجب که حاجت بجلاج کلاب قد باد</p>	<p>ترک من چون چند کین که و کاکل بشکند و ریزان سرگناوش کند بیل چین تا خیال ابروی جانان ز چشم و و زنده چون نسیم صیقل گاهی پرده گل برود</p>
<p>لاله راول فون شود از رنیل بشکند سرور از پاد انداز دل گل بشکند اندرین ره سیلها باشد که صیل بشکند خار غم اندر دل محسوس صیل بشکند</p>	<p>حافظ این تر و حیرت راز دست خود مده تا خیال زده و تقوی را تو گل بشکند</p>
<p>هر کس که این ندارد حق که آن ندارد یا من خبر ندارم یا او نشان ندارد و رد که این معاشخ و میان ندارد ای ساربان فروکش کلان و کلان ندارد</p>	<p>جان بچو بال جان نیل جهان ندارد هیچکس نشانی زان دستان ندیم هر چند درین هوش آتشین است سرنیز قناعت توان ز دستش ان</p>

<p>چنگ نیش قامت میخزانت بیشتر گر دور قسب شمع است احوال زوچون ذوقی چنان نداد و بی دوست زنگانی احوال گنج خارون کا تمام داد بر باد آن را که نداند می استاد که نگری تحقیق ای دل طریق رندی زفته بیابان</p>	<p>بشنو که پند پیران چیست زبان ندارد کمان شوخ سر بریده برسد زبان ندارد بی دوست زنگانی ذوقی چنان ندارد و گوش گل فروخوان ناز ز زبان ندارد صفت نگریست اما طمع روان ندارد مست دور حق را این کس گمان ندارد</p>
<p>کس در جهان ندارد یک بند و چرخا قضا زیرا که چون تو شایسته کس در جهان ندارد</p>	
<p>چراغ زار و می عیب از ابل و سکه کشید لنگه گشت چو پشته بال تا است من پیش روی و مشهور خطا از قریح من مگر چشم تنگ است در چنین گزند شست بیا که با تو گاهیم غم من مالست دل بنو چنگ و رباب و گل و نیکو بو هر اے دل تو گر جان بود خرد یارم</p>	<p>بال عید برابر دمی یار باید دید کمان ابروی یارم که بار و سکه کشید که خاندن خطا تو بر دمی دان یکا زدید گل بهر زخمت همچو صبح جامه دید چرا که بے تو ندارم بال گفت و شنید گل وجود من آغشته شراب و نیکو که جنس خوب بهر هر چه وید خرد</p>

<p>مرز آب ستر شکم کزنی بود و راز تو چرا در دست تو در زینت میدیدم بسیار رسید مرا جان در بنیاد کام ز آنکه لایب زمانه طبع دادی چه مرغ دلم ز زلف تو شوریده بود و میدانم</p>	<p>چو باد میشد دور تا کبراه می شکم بردی تو در دشت چو روزی که بسیار رسید مرا امید و طلب بسیار رسید پس چو بزم رخ عالم ازین هفت نشاند کیش روی تو رخ جوهری چو برق شعله</p>
<p>ز شوقی لعل تو حافظ از دست نشانی چند بخوان از تخلص و در گوشش چه مهر دارد</p>	
<p>ایالت آفتاب هر نظر باد های امج شایین شهرت را ویرانگی که بشه زلفت نباشد چنانچه غمزه ات ناوک کشاید چو لعل شکر نیت بوسه بخشد مرا از زلفت هر دم تازه عشقه</p>	<p>ز خوبی روی تو بخت خوبتر باد دل ششایان عالم زیر پر باد همیشه غمزه خندان جگر باد دل بروج من شیش سپر باد مذاق جان من ز پرش کبر باد ترا هر سایه حسن و گرا باد</p>
<p>بجان مشتاق روی نیست حافظ ترا بر حال مشتاقان نظر باد</p>	

چو رویتان در و نه تابان نباشد	چو قدرت سرور بهستان نباشد
چو اصل دلوگوتار در لغز و زری	دور یاو لعل کان نباشد
بیان ز دایم زنت لعل نوشین	عجب گزشتند عیان نباشد
چو فراق پسته آتش نینا بکام	چو اباد ام من گریان نباشد
سوا که مستی زان او که دل را	هرست تو از ان ایوان نباشد
تو نسبت نباشد هیچ تن را	دور باقی که شکایت بان نباشد
<p>اگر چه هست شیرین شعر حافظا</p> <p>چو اصل شعر و زبان نباشد</p>	
چو آفتاب است از شرق پیاپی	ز باغ عارض ساقی هزار لاله برآید
نیم در سحر گل بشکند کار و سنبل	چو دیوان چمن بوی آن کلاله برآید
حکایت شب به زبان آن شکایت است	اگر شمع زبانش بعد دساله برآید
زگر و خوان بگون خاک را ارتع	کوبی دلالت بعد غفشتیکه لاله برآید
گرت چرخ نبی و هر سویت از غم لوفان	بلا کرد و کام بهست زار ساله برآید
بسی غمزه توان بر دسب گوهر قدوس	خیال باشد کاین کاری حواله برآید
نیم نعل اگر کند بدترین حافظا	ز خاک کالبدش حد هزار لاله برآید

<p>چو باد زخم سر کس یار خواهم کرد بر آری که کند و ختم ز دانش و دین بهر زبانی و مشوق عسکر میگذرد صبا کجاست که این بان در گرفتگی چشمش وجود غم شد ز همرا و زین بیا چشم تو خود را خراب نه ای ساخت</p>	<p>نفس بوی خوشش شکبار خواهم کرد نشاء خاک و دم آن نگار خواهم کرد بطلالمستم بین از اموزگار خواهم کرد قزلے نکست گیدو یار خواهم کرد که عمر در سیر این کار و بار خواهم کرد بنای عهدت دیم استوار خواهم کرد</p>
<p>تفاقی و زرق بشده صفای دل حاسا قفا طریقی و روی و عشقی نیست یار خواهم کرد</p>	
<p>چه مستی ست ندانم که رو مب آورد دلاچ غنچه شکایت از بهت بسته کن رسیدن گل و نسیم بخیر و خوبی باد علاج ضحک دل با کشته ساقیت صبا بخود خبری بهر سلیمان ست چه را دیند از مطرب مقام شناس تو نیز باده چنگ آرد و او صحرای گیر</p>	<p>که بود ساقی و این باده از کجا آورد که باد صبح نسیم گره کش آورد بنفشه شاد و خوشامد سخن صفا آورد بر آرسر که طیب با عدو و آو آورد که فرود طرب از گلشن با آورد که در میان غم نزل قلی آشتا آورد که مرغ نغمه سرا ساز خوش نوا آورد</p>

مرید پیر میخالم زین میخ ای شیخ پتنگ چشمی آن ترک لشکری نادر	چرا که وعده تو کردی داد بجا آورد که تلمه بر من مسکین یک قهسا آورد
فلک غلامی حافظ کنون بطوع کند که التجا پرورد است شهنا آورد	
چو دستها بر زلفش زخم تاب رود چو ماه نوره زان نارگان بیچاره طریق عشق پاشو فتنه استخوان گدائی در بانان مباحثت و غش حجاب را چو فتنه باد و خیزد تا ز سر شب شراب خراب کند بیداری مرا تو عهد شکن خوانده و تیر سم دلا چه پیر شدی حسن و نازکی مغش سواد اشتهای سیاه چون شعله	در آتش شستی طایم بر سر عتاب رود زند بگوشتها پرود در نقاب رود بینند آنکه درین راه شتاب رود کسی ز سایه این در نقاب رود کلام دانهش اندر سیراب رود دیگر بر وز کاینه کیم نایاب رود که با تو روز قیامت این نقاب رود که این حامی با عالم شتاب رود بیانش کم نشود و نقاب رود
از خود تاج ندوی حافظ اویسان بنیر خوشا کیک مدین راه بے حجاب رود	

<p>فایده ای که فرستم تو پنهان می چند و هم گریش زرد لطف شما گامی چند و صحت عین گدازد زن جامی چند و بر سر چند ریاضت پرست نامی چند چشم انعام نداری ز انعامی چند تا خرامت نکند محبت به نامی چند فنی حکمت کن از نظیر نامی چند که گو حال دل سوخته با نامی چند</p>	<p>سبب جالی تو شوم شد ای که می چند ابدان مقصد عالی تو انیم رسید چون می از خم به بوننگی نگند نقاب تو نه نشسته با گل به طالع دل راست ای که ایان خرابات خدایا شاست ز امان که چرخ زمان بسلامت گذر به سبب جملگی به نرزش نیز گو پنهان چرخش گفت بدی کشش</p>
<p>حافظ از ناب و رخ مهر فرغ و لب و دست کامگار انظار کن سوی آگاهی چند</p>	
<p>رویت همه سال لاله گرن باد هر روز که هست در فزون باد در خدمت قنات نگون باد پیش اله قدت چون باد از گوهر اشک غرق غون باد</p>	<p>حسن تو همیشه در سنون باد زنده بسوسن هوای عشقت قدر همه و بسران عسالم هر سر و که در حسین بر آید چشمه که به نشتند تو باشد</p>

هر جا که دلست در غم تو باد	بی صبر و مستماری بی سکون باد
چشم تو ز بهر در بانی	در گردن حسد و ذوق نون باد
هر کس که به حبس تو سازد	از حلقه وصل تو برون باد
<p>اصل تو که هست جان حاققا و در از لب هر نفس و در باد</p>	
خسروا که می خاک در غم بگلان تو باد	ساحت کون در گمان هر صدمه میدان تو باد
همه آفاق گرفت و همه اطراف کشاد	صیقل خلق تو که پرشته لبان تو باد
زلف خاتون طغر ثقیفه پر چهره مست	و در فتنه ای عاشق جلال تو باد
ای که انشای عطار و صفت شکست	عقل کل چاک طغرا کش دیوان تو باد
طیله طوبی تو در بوسه تو شد	خیرت خلد برین ساحت ایوان تو باد
دیده ما خیره ناز و نبات و بهاد	هر چه در عالم امر است به سران تو باد
<p>حاققا خسته با خلاص تا خوان تو شد لطیف عام تو شد با بخش تا خوان تو باد</p>	
خوش است خلوت اگر یار یارین باشد	نه من به وزم داوود هیچ انجمن باشد
من آن نگین میدانم هیچ نستانم	که گاه گاه در دو دسته این باشد

<p>روادادها یا که در محرم و صصال همای گوشتن سائید شرف بگز بیان شوق چه حاجت که الی انشراح چو سبزه کوسه نو از سر سیر و دمارا</p>	<p>دقیب محرم در کربلای عیسی بن باشد دران دیار که طوطی کم از زغن باشد قوان شناخت از نو که درین باشد غریب را دل آواره وطن باشد</p>
<p>بمان سوسن اگر در زبان شود حافظ چو چمن پیش تو اش بھر بر دهن باشد</p>	
<p>خوش آمد گل وزان خوشتر نباشد زمان خوشدست در یاب در یاب قیمت دان وی خورد گستان عجب راهمیت را و عشق کا نجا بشوی اوراق اگر چه رس مائی زمن مینوش دل در شاهی مید بیایم شیشخ در سنجاندا ایا پر لعل کرده جام زرین شراب بے شمارم بخش یارب</p>	<p>که در وقتت بجز ساغر نباشد که دالم در صدق و گوهر نباشد که گل تا بهفت ستر دیگر نباشد که سر رکندش سر نباشد که علم عشق در دست نباشد که حشمت بستاند زیور نباشد مشهد الی غر که در کوثر نباشد بخشایر که کش زر نباشد که با او هیچ در و سر نباشد</p>

<p>بنام ایزد هست سیزده قسم هست من از جان بنده سلطان اوسم بتاج عالم آرایشش که خوشید</p>	<p>که درختخانه آذر نباشد اگر چه یادش از پا کر نباشد چنین زیسند اله نباشد</p>
<p>کسی که در طلب او نظر حافظ که پیشش لطف در گوهر نباشد</p>	
<p>نشتگان را چه طلب باشد وقت نبو ما چنان تو نمیدیم و تو نمپسندی تا که افسون کند جادوی چشم تو لام چون چنین نیک و سر رشته خوشتر هر که آئینه ضالی نشد از دگر جو خیر و آن دیده که آتش بزرگ عشق چون طهارت نبود که به بخانه کیست دولت از مرغ های بون طلب سایه گره و خوارتم از پیر میان عیب کن</p>	<p>گر تو بید کنی شرط مرگ نبود انچه در دهن بسیار با بفت نبود تو در جوی تن شمع جنت نبود آن مباد که دگر گاری ز هست نبود دیده اش قابل خضایت نبود تیره آن دل که در نور نبوده نبود نبود خیر در انخانه که عصمت نبود زانکه باز غوغا در غن نه دولت نبود شیخ ما گفت که در صومعه هست نبود</p>
<p>هر که ایستاد لایق صحبت نبود</p>	<p>حافظ عالم در بزم که مجلس شاه</p>

<p>یاد حریت شهر و رستخیز سفر کرد یا او بشاه را بقیقت گذر کرد او خود گذر بن پوشیم سفر کرد در تاب ناره قلعه باران از کرد خار سے کہ کردیدہ من لی نظر کرد خرمہر چاکس پستیزن ہر کرد</p>	<p>دلبر فتادل شنگن را خبر کرد یا بخت من طریق محبت و دل داشت من ایستاده کائنات جان خداست گفتم گر گریه و شش تھران کنم ہر کس کہ دید روی تو بسید شمع در حیرت کہ ہرچ شد ہر دم رقیب</p>
<p>کتاب زبان بریدہ حافظ را بخت با کس گفت را از تو باز کہ ہر کرد</p>	
<p>خدا را با کہ این بازی توان کرد خیالش لعلہا سے بیکران کرد کہ با من ز کس ادب سرگران کرد کہ در و اشتیاقم قہم بجان کرد صراحی گریہ در باغ انسان کرد کہ یا یوں چنین گفت دچان کرد</p>	<p>دل زمین برد و در زمین نہان کرد شب تنہا نیم در قصد جان بود چراچون لاله خونین دل بنا شمع صبا گر چاہد اری وقت وقت ہا انسان سوخت چون شمع کربن میان ہر زبان کے توان گفت</p>
<p>کہ تیرے چشم ہم آن ابرو کاں کرد</p>	<p>عدو با جان حافظ آن نہ کردے</p>

<p>ولا بسوز که سوز تو کار را بکند عتاب یار پر چهره ما تفتان بکش ز ملک تا ملک تو تش جاب بر گیرند طبیعی عشق مسیحا و شفا و شفای تو بخدای خود انداز کار دل غش در ز توفیق نهفته دلم بود که بیداری</p>	<p>دعای نیم شبی دفع صد بلا بکند که یک کرشمه تلافی صد جفا بکند هر آنکه خدمت جام جهان نام بکند چو در و در تو به میسند کار او بکند که رگم اگر نکند ندی خدا بکند بوقت فاتحه هیچ یک دعا بکند</p>
<p>بوسه ها فقط دلی زلفه یا ترسود مگر دلالت این دو تشش صبا بکند</p>	
<p>دیدم ای دل که غم یار در گار چه کرد آه از آن ترس جادو که چه بازی گفت اشک من رنگه شوق یافتن پیغمبر یا ساقیا باجم میسم ده که نگار نه غیب آنکه نقش زو این دانه مینائی بر قافله پروانه است به در شید برستی شایسته دل و جان زود شود</p>	<p>چو بشد لبر و با یار و نادر چه کرد مای از آن مست که با دوشیار چه کرد طالع به شفقت بین که دین کار چه کرد نیست معلوم که در پرده اسرار چه کرد کس ندانست که در گردن پکار چه کرد و ده که با خرم بخون دل افکار چه کرد یار و یارینه که به میسند که یار چه کرد</p>

<p>دست در غلقه آن زلف و دانه توان کرد آنچه می هست من اندر طاعت نمودم دامن زد دست به این خیال که دست عاشقش را ببلبل به فلک توان خوا سرو بلای من آن دم که در این بیاب مشکل عشق که در وصله دانش ما غیمت گشت که محبوب جهانی یکین من چه گویم که ترا تا کی طبع لطیف نظر پاک توان در رخ جانان یزد</p>	<p>نکته بر عهد تو و با دانه باختران کرد این قدر نیست که تیره باختران کرد به شوخی که کند خصم باختران کرد نسبت با دست به بلبل باختران کرد چهل جامه جان را که باختران کرد حل این نکته بین کار باختران کرد روز و شب عرب باختران باختران کرد تا به دست که آهسته باختران کرد که در آینه نظر جز به باختران کرد</p>
<p>بجز ابروی تو هر اسیر دل حافظ نیست طاعت غیر تو در به باختران کرد</p>	
<p>دانی که چنگ عود چه تقریر میکنند ناموس عشق و رونق عشاق می بزر جز قلب تیره و بیخ شمع اصل آنروز گویند در عشق گویند و شنوند</p>	<p>پنهان غریب داده که کفر میکنند عیب جوان در زلفش پیر میکنند باطل و دین خیال که اکبر میکنند شکل حکایتی است که تقریر میکنند</p>

<p>این سالکان نگر که چه با پیر میکنند خزان درین معامله قصیر میکنند تا خود درون پرده چو تیر میکنند قوسه و گره التبتندیر میکنند کاین کارخانه ایست که تفسیر میکنند</p>	<p>از تیر و تیر پیران پیرانند باز صاحب کار دل به نیم نظریشان خرید باز بر دلی در شده مفروضه و فدا قومی بجهت و جهاد گرفته و دل دوست فی الجمله اعتماد کن بر شایسته و در</p>
<p>می خور که شیخ و حافظ و کاتب چون نیک بگری همه زویر میکنند</p>	
<p>من چشمم که نمودم در گرایشان دانند عشق داند که درین راه گردانند که دین آینه صاحب نظران حیرانند بعد ازین خرقه صوفی گردانند عشق بازان چنین سخن بجانند ماه و خورشید همین آینه میگرددانند در دستوری و مستی که نتوانند آه اگر خرقه پوشمین گردانند</p>	<p>و نظر بازی ما بجزیران حیرانند حاکمان نقطه کار وجودی دانند و صفت خساره خورشید فاش بپرانند اگر شود تا که از اندیشه نافع بجانند لایع عشق و گماز از برای آن خلانند جاده کاوش او بدین منتهایست اگر چشم سپید تو بیاورد کار مفلسانیم در دایمی مطلقانیم</p>

عقل جان که مروتی به نظر آید	اگر نیکو نگار اول ج بر دوسه تو باو
زاهار و ندی حافظه کند چه پاک	دیگر نیکو نگار جان تو کم که قرآن خواند
<p>دور از آن که نیکو نگار به بیایم داد</p> <p>با دوازده نام به نیکو نگار به نام داد</p> <p>آن شب که از آن نیکو نگار به نام داد</p> <p>شیراز و اصفهان به نیکو نگار به نام داد</p> <p>مستحق بودم و ایندی از نیکو نگار به نام داد</p> <p>که در آنجا خبر از جلوده نیکو نگار به نام داد</p> <p>که باز از نعمت صبر و شایسته نیکو نگار به نام داد</p> <p>از هر چه هست که آن شایسته نیکو نگار به نام داد</p> <p>خاکه او شایسته نیکو نگار به نام داد</p> <p>خدا از او که از حسن نیکو نگار به نام داد</p> <p>گفت که نیکو نگار به نام داد</p> <p>که نگار و غرض شیرین نیکو نگار به نام داد</p>	<p>دور از آن که نیکو نگار به نام داد</p> <p>با دوازده نام به نیکو نگار به نام داد</p> <p>آن شب که از آن نیکو نگار به نام داد</p> <p>شیراز و اصفهان به نیکو نگار به نام داد</p> <p>مستحق بودم و ایندی از نیکو نگار به نام داد</p> <p>که در آنجا خبر از جلوده نیکو نگار به نام داد</p> <p>که باز از نعمت صبر و شایسته نیکو نگار به نام داد</p> <p>از هر چه هست که آن شایسته نیکو نگار به نام داد</p> <p>خاکه او شایسته نیکو نگار به نام داد</p> <p>خدا از او که از حسن نیکو نگار به نام داد</p> <p>گفت که نیکو نگار به نام داد</p> <p>که نگار و غرض شیرین نیکو نگار به نام داد</p>

<p>جمعیه افکار و افکاره سخنوران بود که ز بند عجب آیام سجا تم دادند</p>	
<p>دوش دیدم که لاکت چنان زودند ساکان هریم سر صفات ملکوت شکر ایند که میان این اوصاف فنا چنگبم افتاد و دولت همه افتاد آسمان بار داشت تو نتوانست کشید نقد و عشق دل گشته نشان کرد ما بعد از سخن پنداره چون ایم آتش کن نیست که ز آتش نشین</p>	<p>گل آدام بستر نشاند و پیمانه زدند باسم راه نشین با دستانه زدند هر این قصه که ان سخنکار زدند چون آمدند در حقیقت شعله زدند قرعه خال بنام من دیوانه زدند چون آن خال که عارض چانه زدند چون راه آدم خالی بیکه دانه زدند آتش آتش که بر زمین پاره زدند</p>
<p>کس چه جافه و کشید از رخ اندیشه نقاب تا سر زلفین عروسان سخن شانه زدند</p>	
<p>دل من دور نیست ز چمن فراغ داد سرافزونیا یکمان اربوی کس شبیه به چمن لرم هیچ بخت لغت</p>	<p>که چه شربای بند شد چو لاله فراغ داد که دوشن که شکر گلین جهان فراغ داد مگر آنکه شمع رویت بر هم چراغ داد</p>

<p>روشنه تا بدارم که اندک اندک در دلم بفرغ چو زلفت هر شب بنده دل سزاوار چو بزمین که درین چمن بگریزم من شمع صیقلی ای سزاوار هم بگریزم بچشم بر تمام و بنگر خشت گل که آید</p>	<p>نویسایه کم به این که چه دروغ دارد چه دلاور شادی که بچرخ دارد طرز پوشیدن بچرخ بنگر که زلف دارد که به خشم و از لببت افروغ دارد در کم شاه اندک بخت اینغ دارد</p>
<p>سحر و سحر عشق دارد دل و دهن جافند که نه خاطر تا نشانه هر سحر اینغ دارد</p>	
<p>داد که فلک ترا جبهه کش و پیا له باز درو ده خاک فتنه مست و فدا و لغام زلف و سیاه چشمت چو بزم غم عالم است ای مهر بر جبهه دل من بگریزم ز کوهی چون بزمی تا که دست زهر خور و زنده شوق سپهر آن قهر نسیم و ز که هست دختر فکر بزمین و درم صیقلی تو شد حافظ تو درین غزل جنت بندگی زو شد</p>	<p>و شمن نعل سیاه تو غرقه بزمین چو لاله باد راهنم در این دهم در راه هزار ساله باد چون ز نسیم دو لبت و ز شکر کلاه باد باد و صاف و در غمت و در قبح و پیا له باد حاصلت از سراج آن مردم آه نامه باد از تکیه خوان چشمت سواستین تو باد مهر خیزین هر دو سواستین تو باد لعلت صیقلی و درت شاد این قبا له باد</p>

دوست که دلدار پیامے نفرستاد	نوشته کلامے دسلائے نفرستاد
صد نامه فرستادم و آن شاه سولان	پس کیے ندوانید پیامے نفرستاد
سوی من و شتی صفت عقل سید	آه و رسته کیک خرامے نفرستاد
دانست که خواهرش غم غول زد	زان طرف چون سلسله دایه نفرستاد
فریاد کائن ساقی شکر لب پرست	دانست که غم ورم و جامے نفرستاد
چندان که زدم لایک کر لایق قافا	نیم نیم خبر از سرچ مقامے نفرستاد
حافظ را بواب باش که در خواست باشد	
اگر شاه پیامے نفعلائے نفرستاد	
دی بی بی فروش که ذکرش بخیر باد	گفتا شارب نوش و غم دل بهر زیاد
گفتم بباد و مید بهم باده نام و ننگ	گفتا قبول کن سخن و هر چه باد و باد
سود و زیان ای چه خواهر شدن زود	از بهر این محاله غلین بپاش و نشاد
بیچار گل نباشد بی نیش نوش هم	تدبیر چیست وضع جوان آتشین قناد
پر کن زباده جام دادم بگوشت و پش	بشنواز و حکایت جمشید و کیقباد
دیار روی آنکه رسد دل بر استی	جان مرد و زن سینه غم عشق و دوا
باد و بربست باشد اگر دل نمی بویج	در مصرعه که تخت سلیمان رود بباد

<p>حافظ گزیندگیان مال است کو که کسب می کند که حرمت او از باد</p>	
<p>دوش و زشتی مافتنه کسب و بیهوده دل که از تکیه بر توان تو در میان هر چه اندر تو جان تو چنان آرد عالم از دور و نزدیک از دست هر که گشته هم از این راه می آید بخت است و قیام که بخت اول است</p>	<p>مادری شب و صبح از سلسله روی تو بود باز و شتاب گمان خانه روی تو بود ورنه کس ز رسیدیم که دوری تو بود نقد آنگیز جان تو را جادوی تو بود وام نام شکر جان تو روی تو بود کشت و کسب را در جادوی تو بود</p>
<p>ای که در بر دست حافظ گذرد که جهان می شد دور از روی تو بود</p>	
<p>از دل تو نیست و ز جلی دم تو جان که در تو یک چشم تو شد هر که خواست که آمد با تو عقل میخواست که از تو جان علوی هر که در تو شد</p>	<p>عشق بی باشد و تو عالم تو عین عشق شادین عشق تو دست تو بیاورد و تو تو هر که تو بدو تو تو دست در خانه آن تو تو</p>

<p>دیگران قریه محبت هر چه پیش روند نظری کرد که نیند جان بگوشت و خویش</p>	<p>دل را اندیده با بود که نام بر نگم زد خیمه در آب و گل خرمنه ادم زد</p>
<p>حاجا کاکان روزی در خانه عیسی تو نشسته آنکرم بر سر سیراب با بیدل حشمت زد</p>	
<p>دانش می آمد و در خانه با فرشته بود همه هاشم کشی در خانه شهر شعلی کفر و انحراف برین برون نگین دل دل را پنهان که با دلی دیده بر گشت یا در فروش بدینا که بسته سود نکند چون به عشاق به پیر مرغ خود سید است اگر چه گفته که زار است که می بینم</p>	<p>تا کجا باز دل فروخته مسوخته بود جای نم بود که بر قاصد او دشته بود در روش مشعله اندیشه بر افروخته بود استادان که گفته اند که اندوخته بود آنکه یوسف در نامر و افروخته بود دانش چهره برین کار با فروخته بود اگر نه دانش نظری با من فروخته بود</p>
<p>اگر چه خوش گفت بر در خانه جان حاقان یار باین قلب شناسی ز که امروخته بود</p>	
<p>دانش آگهی ز یار سفر کرده داو باد در چنین طره تو دل به خاطر من</p>	<p>من نیز دل بیا و دهم هر چه باو باد هرگز نگفت مسکن با من یا داو باد</p>

دل خوش شدم بیا و تو هرگز که بچون	بند قیامی خفته گل می کشاد باد
طوبت کلاه شایسته آمد بخارام	آنجا که تلخ بر سر ز گس نهاد باد
کارم بیان رسید که نهاده خود نم	هر شام برق لامع و بهر باد باد
از دستم رفت زبرد و خودم تن	صمیم بوی دل جان باز داد باد
امروز قد بر پند عزیزان شناختم	یار بر دامن تاج از تو داد باد
تا این بوی خوش را نشنیده بودم دست یاز	هر شب تاب و صبح تاب بیا داد باد
<p>ما از تو نهادن یک تو کامت بر آورد</p> <p>با نهار بر مردم شمس کو نهاد باد</p>	
دکن که برق انداخته باشد	گر خورشید در دهن این عیب نباشد
هر که با غم دل شد افروز چنان	پیش از این خوشتر از هر طبع نباشد
در کار خانه عشق از کفر ناگزیر است	آتش کرا و سوزد که در آید نباشد
که در میان غرضان فضل هرگز نباشد	این باشد مکن از جا حبیب نباشد
و عقلی که از غرض باشد تا فرود است	خود را از رگش برین غرض نباشد
می فرماید هر که در میان این باشد	جز با ده هوشش که نباشد
ما از تو و حال جان با چون تو نکند بی	روزی که با او بود چو شب نباشد

<p> زهر و میدم پندش و لیکن دینی گیرد که نقشه در خیال با ازین دختر نمی گیرد عجب اگر آتش این زرق و خرنی گیرد که غیر از راستی نقشه وین چه نمی گیرد زبان با تشنیم نه هست لیکن دینی گیرد برو کاین و عطا یمنی مراد بر نمی گیرد دلش پس تنگ می بینم که دین نمی گیرد که کس آن هوی و خشی را ازین نمی گیرد چه سودا شوگر می می که دین نمی گیرد و در دیگر نیکو اندر و دیگر نمی گیرد که این دلق را بای راجای بی نمی گیرد </p>	<p> بودم چهره مهملان طریقه بر میگردد خدا را ای نصیحتگو حدیث از طریق گو صراحی نیکو نهان و مردم و فرنگارند نصیحت کم کن و مارا بیاور و بی بخش سیاه گر میخندم که چون شمع اندرین سرخسوی این بی تو گوی شمع از در گیرد نصیحت گوی زندان را که با هم خندت چه خوش صید بودم کوی بنا در چشم مست سخن بهشتیج او و منتقای مشتوق خدا را چای می شمع که در پیش سر کویت من از پنهان دیدم که انتهای مردان </p>
<p> این شعر از شیرین ز شاهنشاهی بجا روم که سر تایاسی حافظ را چو از زنی گیرد </p>	
<p> تعبیر رفت و کار بدولت حواله بود تدبیر مایه مستی شراب و دوساله بود </p>	<p> دیدم بچای خوش که به چشم سیاه بود چهل سال رنج و غم که کشیدیم و حاشا </p>

<p>آن تا قدر که میخواستم ز عیب از دست برده بود و وجودم بخاطر عشق تا لایق و داوخواه میجان میبودم خون منورم و ملکات جای شکایت بر کف شستم نظر افتاد و وقت صبح هر که بگذاشته بود و غریبی سنگین آتش گشته بود و در میان نسیم باران آن شاهزاده که کفر و شکیبایی</p>	<p>در چنین زلفت آن بهشتی کلام بود دولت مساعد کرد و دست در پیاپی بود تا شاکست و کار صبح از آه و ناله بود روز به روز خواند که این ناله بود آن دم که کار میفرمود و ناله بود در دستان او و کعبه ای ناله بود زاد او را که در میان ناله بود پیشتر میفرمود که کفر و شکیبایی</p>
<p>و دم که کفر و شکیبایی هر چه از آن بهشتی</p>	<p>و دم که کفر و شکیبایی هر چه از آن بهشتی</p>
<p>در باغ بستان جهان که میفرمود کجاست بهشتی که بستان بستان شکوه شادمانی که بستان بستان و نسیم سر زنده که بستان بستان زبان بستان که بستان بستان</p>	<p>این بستان بستان که بستان بستان زبان بستان که بستان بستان کلام و کلام که بستان بستان چنان بستان که بستان بستان که بستان بستان که بستان بستان</p>

<p>بیشترین نقش و نقشه کشی کرد بازار کرمانی دیار و یار مردم را عقیده نیکند لیکن پس از آن می ماند اول شمع را بوی بزرگتر قناعت و بزرگتر عاقبت نشین</p>	<p>بیمتهای گوناگون است احقر می آرد به پای پادشاهین بخت جان که نمی آرد تا که نفهم که بزرگترش به کوه می آرد که یک دم سنگدل بودن بزرگتر می آرد</p>
<p>چو حافظ از قناعت کوش از میان می آرد که با بخت و دان این همه می آرد</p>	
<p>دوستان و خیرین از دست می آرد آمدن پرده مجلس از شش پاک می آرد خردگانی به دای دل که کوثر عیش جای آنست که در عقده و دلتش می آرد ز بهشت آید که گشت بهشت از می آرد غنچه گلشن و صدف زینتش می آرد</p>	<p>شده بقیع و کار بر سر توری می آرد تا گویند در میان که چادری می آرد راه ستانه زرد و چپ اردن توری می آرد و خیر و زکریتم این بخت توری می آرد آنچه با حسن و زبون توری می آرد مرغ خوشخوان طرب بازار گلی می آرد</p>
<p>حافظ از افاوی از دست و ده زکریتم عوس و والی از دست و خور می آرد</p>	
<p>از دست دوستی نشان که کامل می آرد</p>	<p>بمال دشمنی بکن که در بخت می آرد</p>

<p>چو همان خزا آتی بشارت باش ارندان شب بهشت نمیدانم و داوود نعل بستان عماری دار پس لای که هر واه در گشت بهار عرفه ای دل گرد این چنین هر سال خدا را چون نعل بر تنم قرار دے بستان بشارت و کما که شاه ای دل که صد تن با غم داری</p>	<p>که در و سر کشی جانان که هستی نهاد آورد بے گردش کند گردن بی این نهاد آورد خدا یاد دل نداشت که بر چنین گذار آورد چو درین صیقل را با چنین نعل برآورد نهران نعل پوشین را که جان را برآورد برو یک جوی بر کش کرد حالت بکار آورد</p>
<p>دین باغ از خا خا و دین بیدار خفا نشیند بر لب چو سینه و سرش در کنار آورد</p>	
<p>دش از جناب آفت یک بشارت آمد خاک و دیو و مار آتش باده گل کن این شرح بے حمایت که حسن را گفتند تکلم هم پیش ز بهار آشی خرقه سبزه آورد امروز بجای هر کس پیداشد و زخمیان بر خیزد هم که تاجش محراب آفتاب است از ششم شوش ای دل ایان خود نگه دارد</p>	<p>که حضرت سیاهان عشرت اشارت آمد دیوان سرای دل را گاه و عمارت آمد حرفیست که هزاران کاغذ عمارت آمد کان پاک و دهن باغی بجز زیارت آمد کان ما و مجلس آدا اندر صد ارت آمد همت نگر که سوری باین حقارت آمد کان جادوی کمان کش بجز غارت آمد</p>

در است مجلس شاه و بایک وقت و به تناس	ابن ای زیان رسیده وقت تجارت آمد
آلوده تو حافظ فیض زشتاه در خواه کان غصه سلامت به طهارت آمد	
در تازم خیم ابروی تو چون یاد آمد از من اکنون طبع صبر و دل هوش داد باوه صافی شده مرغان چمن مست شدند بوی بهر دزدان ضاع جهان نمی شنوم ای عروس این نزد هر شکایت نمای بیر زلفی تا قسم ای یوسف مصری پسند دلخسیر بیان بیانی همه زوایر بسند زیر بارند و حستان که تعلق دارند	حالتی رفت که محراب به بند یاد آمد کان تحمل که تو پیری همه بر باد آمد بوسم عاشقی و کار به بنیاد آمد شادی آرد و گل دبا و صبا شاد آمد حججه حسن بیار لے که داماد آمد را که از عشق برو این همه بیداد آمد دلبر راست که با حسن خدا داد آمد ای خوش اسر که از بند غم آزاد آمد
مطلب از گفته حافظ غزل نغمه بخوان تا گویم که ز عهد طسیرم یاد آمد	
دے کفیب نایست جامم جم دارد بخند و خال گدایان مد خزینه دل	از خاسته که از دم شود چشم دارد بست شاه و شے ده که محترم دارد

<p>خدا همیت سر دم که این قدم دارد نه در پایی نه در جگر نه شش دم دارد که عقل باکی با همه تیغ و سیم دارد که با هم تو دم دل را درین حرم دارد بدوی زلف تو با با تو میسرم دارد که با تو با زلف تو میسرم دارد</p>	<p>شهر و جنت گل کنه جای خشنودان رسیده و هم آن که طرب چه زگر هست در راههای می اکنون چو گل میسرم دارد در سر خنجر کس که گاه نیست فتنه نازان دلم که زلف تو زلف تو کنون شش دارد هر دو دل را زگر چه که میسرم دارد</p>
<p>که با همه تیغ و سیم دارد</p>	<p>که با همه تیغ و سیم دارد</p>
<p>یا جان به به جانان یا جان تو به جانان که تو شش و دم و دانه کنش با جان که شش ای که با جان از مرد و زن با جان که شش ای که با جان از مرد و زن با جان خود کام تنگ تنان که زان و زن با جان که کس به جان کو با تو شش با جان چون این دل شکسته با جان</p>	<p>درست از طلب دارم تا کام من بر آید که شش ای تو هم را بعد از وفات و تنگ برای شش که شش تو را از مرد و زن با جان جان به شش حشر و دگر که از با شش از شش و دانت جانم تنگ آمد که شش تو را از مرد و زن با جان هر یک شش زلف تو شش تو</p>

<p>آپرسیم و هر دم گردن بر آید ماییم و از شاق تا جان نزن بر آید هم سسوده بر آید هم نازن بر آید</p>	<p>برای آنکه دماغ آید که هر رویت بر سر هر چه تا بیان توان گرفت یار بر نیز تا جان را از قامت و غیر است یار</p>
<p>گویند و ذکر خیرش در خیال هر جا که نام حافظه در آید</p>	<p>گویند و ذکر خیرش در خیال هر جا که نام حافظه در آید</p>
<p>تا بد جام مردش و هم جسمانی بود گفتیم این شاعر از هر چه پیشانی بود بهیچ بر خیزد رنگی بی سلمانی بود تا آنکه کج اول دل باید که نورانی بود و قضا که مستوری مستی نمانی بود جام می نگرفتن از جانان گمانی بود زنده را آب جنب یا قوت توانی بود خود پندی جان بن هرمانی بود کان بدین کشور گدانی و کسلانی بود با ده ریگانی و ساقی مستی ریگانی بود</p>	<p>در ازلی هر کسین دولت از زانی بود من جان ساعت که از می بود شوق یار خود گرفتیم کاغذ سواد چون سون بود شکوه ز ما فروغ از کاش جام با ده باد بی چرخ جام در خلوت ای ارم بهر این شوق باید که شوق اندر میان در وقت حال و شب جام صبح که با شوق نیک نامی خواهی از این بدین جهت اگر چه بی سامان نماید کار تا شوق خوش بود شوق بهم ای صوفی دیگر گورو</p>

دی عزیز گفت حافظه خورشیدان غریب ای عزیزین گمشده آن که پنهانی بود		چه بیگانه کاشش ناسی نه دارد بیاد از سستش برپاسی نه دارد که چون گری زمانه قیاسی نه دارد بجز آن نیم زلفت جاسی نه دارد رو و جای و آنگه دواسی نه دارد در پیشگاه امانا دواسی نه دارد	
چو ماه مستدرون که به لهر زبانش دل و جان حرافه صفا سی نه دارد		یار به از لبت نه بهر کام دارد در ساعس دل و دام دارد در دایم بلامعت نام دارد کان دلبر با چسب نام دارد اندر شیره خاص و عام دارد	
دل نمی با آلت صفا سی نه دارد متاع دل پاک عشاق مسکین و الا جام و ساقی لعل طلب کن اگر چه دلم رفت لیکن چشم نیست ازین سینه تنگ تر سم که تیرش به چسب سر و ارد و آرام لیکن		دل شوق لبت مدام دارد جان شربت مهر و باوه شوق شوریده ز لعل لبت یار دایم آخر زسد که باز پریم با یار کجا شنید آن کو	

<p>خزم دل آن کسی که صحبت تا صید کند دله بشوخی</p>	<p>ایا رحمتی الدوام دارد بر گل زلفش دایم دارد</p>
<p>حافظی چه در خوش است بکیش است با سب طرب تام دارد</p>	
<p>دور زش هدام و برین باز کرد سیر کشید از دیش کین بدین کرد این خوش دیش نیست ز فغان من بیتو آتم که بیزش اندر دوزخ چرخ یارب توان جان دلاور نگاهدار جانا کدام گنگدل کی گنایت مست شوخ بگر که مرغ دل بال پر کباب</p>	<p>صاحب طبع تویم دایم و یکس نظر کرد ورنگه ناره خاطر و جان از کرد وان شوخ و دریدین کس سر زلف کرد او خورگد زین دیش بهیم صحر کرد کز تیر آه گوشت فشان خور کرد کا و پیش زخم تنی تو جان را سپر کرد سودای خام عاشقی از سر کرد</p>
<p>حافظی چه در عشق تو از یک کشت نشنید کس که از سر عشقت زبر کرد</p>	
<p>راهنم بدن که آید بر ساز آن توان زد آینه تن جانان که بر ستوان نهادن</p>	<p>شهر برون که باو دل گران توان زد گل انگب سر ملندی بر آستان توان زد</p>

<p>در خانه بختی اسرار عشق و مستی شدن بر ملاست لطف تو در غایت گردان خصال خادری کردن و تدبیر خیمه اسبک نایب از شرم در جام ساقی لطف کن بر دیار چشم گرم سایه افکند دوست در پیش را نباشد منزل سحر سلطان از نظر دو عالم در یک نظر بازند با عقل و علم و دانش از حق توان بود عشق و شایسته زنی مجموعه دوست</p>	<p>جام می بخانه هم باستان توان زد اگر ازین تو باشی که توان زد سرا برین تخیل بر آستان توان زد چشم و غمناختی از کمان توان زد باشد که بدست چندین آن توان زد بر خاک برگدازش آید آن توان زد بایم و کند و لطف کاش آن توان زد عشق مست و دلدلی بجان توان زد چون هیچ شدنی گوی بیان توان زد ساقی بیا که طبع در این توان زد</p>
<p>حافظ حاجی توان کز رنق و شید باز آ باشد که گوی عیبه در این بیان توان زد</p>	
<p>روز وصل و دستم داران یار باد این زمان در کس ناداری خانه کام از غمی غم چون زهر گشت</p>	<p>یار باد آن روز کاران یار باد زان فلان داران یاران یار باد بانگ نوش باده کاران یار باد</p>

<p>من که در تندرستم چاره ام که چه باران قانع اندازد من مبتلا گشتم درین دام بلا</p>	<p>چاره آن غمگسان یاد باد از من ایشان را هزاران یاد باد اگرش آن حق گذاران یاد باد</p>
<p>را از جاف و بیدارین تا گفت به ای دریغ از راز داران یاد باد</p>	
<p>رسیده شوه که ایام غم نخواهد ماند من آنچه در نظر بارها گسار شدم چه پرده دار بشمشیر منند چه را توانگر اولی در ویش خود بدست غایتی شمرای شمع وصل پروانه سروسر عالم غنیمت بشاید خوش داد برین رواق زبیر نوشته اند بزر سر و مجلس همیشه گفته اند این بزر چه جای شکر در کاین نقش نیاک بتا</p>	<p>چنان ماند چنین نیز غم نخواهد ماند قیسیا نیز چنین غم نخواهد ماند کس نیستیم حرم حرم نخواهد ماند که محزون در گنج درم نخواهد ماند که این معامله با جسد نخواهد ماند که بر در کش کس درم نخواهد ماند که جز کوی اهل کرم نخواهد ماند که جام باده بیا در که هم نخواهد ماند که کس همیشه گرفتار غم نخواهد ماند</p>
<p>زمرانی جان طبع جبر افلا</p>	<p>که نقش مهر و نشان ستم نخواهد ماند</p>

<p>پیش تو گل رونق گیاه ندارد ملک نگیرد اگر سپاه ندارد چنانچه پانچ آتشگاه ندارد پانچ شمشیر چون آتشگاه ندارد کیست بدیل از این پناه ندارد چشم درین دوپ نگاه ندارد شاد و سیه چشمه کفایت ندارد هر که درین آستانه راه ندارد آینه واسه که آینه آه ندارد طاعت و فریاد و ادعاه ندارد خوشتر ازین گوشه پناه ندارد</p>	<p>روشنی عالم است و ماه ندارد چنانچه در لاله نگار که سلطان دیده ام آن چشم دل سیه که تواری ای شمشیر جان بهشتان و نیکو کن شمشیر من شمشیر قتل و کشتن شمشیر از کس نکرده شمشیر تو نکند رطل اگر آنکه در دست من بیاورد گویا ده دستین چون تیر شمشیر تاج که در بارخ تو رود و دل من پادشاه تو را شمشیر که تو از آن کردی گوشه از روی نیست و نظر چشم من</p>
<p>حاجت و اگر عیب تو کرد کن عیب کافر عشق سلسله چشم گستاخ ندارد</p>	
<p>و نیکو کرد بر دشمنان قتل و قتل و قتل و قتل و قتل</p>	<p>رسیده و نه که آید بهار و بهار صیف و شرب و شرب و شرب و شرب</p>

<p>در وی ساقی هوش گنجین بود چنان که شمع ساقی دلم در دست بزر نار این قیام نگین چو آتش باو عشق شعله و ایل راه قدم از دو اسب بهشتی چه ذوق در یاد لکن ز شعله تنگاریست که در طاق آب چو آتش به عشق ای یاق سیرت خداست راه دایه ایل و حرم نیکو سپید ز بستان آرد ز دل پس شراب هوش کن مجامع و عارفی</p>	<p>که گرد عارض بستان خدایتش وید که با کس و دم نیست ساقی گشت و تنید که هر باره فرزندش بجز مده نگرید که گم شد تا که درین راه بر سر رسید کسی که سپید بختی را نشا و کزید برایست ز رسید آنکه ز سحر تنگ شید ز پیش آوری این مست شیرین که نیست باو عشق را که از این پدید مگر نسیم مروت و درین میان که پادشاه ز کرم چرخ و در این میان</p>
<p>بهار نیکو در دهم کشته از یاب که رفتن او سحر و جادو و درین میان</p>	
<p>روز به این تنبیه وقت بهار آفرید آن همه ناز و نعم که خزان میفرود بعد از این رخ و فاق دیم از غمش</p>	<p>زوم این قیام و شادمانی و آفرید حاجت و وقت بهار و بهار آفرید که بخور و شید و سپیدیم و خدای آفرید</p>

<p>آن پرشانی شهابه دراز و عمل ساقی عمر دراز و قدحت پری باد شکر ایزد که با قبال کله گوشه انگلی باد و نیست ز بد عهدی ایام هنوز صبح آید که بیکسخت پرده غیب اگرچه آشفته کار من از زلفی تو بود</p>	<p>همه در سایه گیسوی نگار آفرشد که بسی تو ام اند و در کار آفرشد خفتن با دوی و شکفتن را آفرشد تو نه عقدی که در دلش بار آفرشد گو بهین آبی که کارش بار آفرشد حق این عقد هم از دوی نگار آفرشد</p>
<p>در شمار ارجه نیاد و کسی حافظ را شکر کان جنت بی دهد و شمار آفرشد</p>	
<p>ز راه شکوشت لیسین و دوش میزدند شاه در عهدش آب آید و دوش بخواب میچرخیدند زان در غل و مین آتش ز خسار گل زخم بیل بسخت اگر نه شام و خورشید که زان گشت ز گس ساتی خواند آید و اسد مگری صوفی عباس کی دی با اقدس شکیست</p>	<p>از سر بریان گذشت و بر سر پایدند باز به پیرانه سر عاشق و دیوانه شدند در پی آن آشنایان از عهد بیگانه شدند چرخند زان به شمع آفتاب پیرانه شدند قدار باران ناگوهر کیم و اند شدند حلقه او را و ناگوش پیمان شدند دوش یکجای بنی حاصل و فرزانه شدند</p>

<p>منزل حافظ کنون یار که کبریاست دل پر دل زار رفت جان پر جاناء شد</p>	
<p>نفس برآمد و کام از تو برمی آید مگر بروی دل آسای باغون و در دین نیال میرشد بیج عمر عزیز چنان بهرست خاک و دوقوسی میرم بسی حکایت دل هست باسیم سحر فقد طلبند ترا تا بر نیس گیرم مقیم لعل تو شدل که خوشن وانی داشت خدای دوست کردیم عمر و مال در بیج همیشه تیر هر گاه من شتانشدی</p>	<p>فغان که بخت من از خواب برمی آید بسیج گونه دگر کار برمی آید بلای زلف سیامت بسری نمی آید که آب زندگیم ز غنیمت نمی آید و سنجیت من مشب سحر نمی آید درخت کام مرادم بسری نمی آید وزان غریب باکش خبر نمی آید که کار عشق ز ما این قدر نمی آید کنون چه شد که یکبار گری نمی آید</p>
<p>ز بسکه شد دل حافظ رسید از هم کس کنون ز طلقه زلفت بد رسنه آید</p>	
<p>سالمادل طلب جام جم از مایکد گوهر کن صد و یکون کمان مین بود</p>	<p>انچه خود داشت زیگانه نسا میکد طلبند گم شدگان لب دریا میکد</p>

<p>کاو بست شیر نظر دل معیار کرد او تیردیش وازد و درازانیکرد دانه را آن آینه صبر گردانانیکرد گنجانان روز که این گنجانانیکرد سادری میز و صفا و صفا انیکرد جز شرف آن بود که در این انیکرد دیگران هم بخت و بخت انیکرد</p>	<p>شکل بفرش بر چرخان برودن چیل و در همه احوال خراب او یاد و خوش و خوش و خوش و خوش که تمام جام جهان بینش که دادیم آن همه شکر و شکر که میگردان جا گشت و آن بار که گشت و گشت فیض روح از سر باران و در باران</p>
	<p>که گشت و گشت و گشت و گشت که گشت و گشت و گشت و گشت</p>
<p>و در قیام یکبار از روزن ملک انود و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار</p>	<p>سالمه و قهر و گداز و صرا بود شکر و شکر و شکر و شکر و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار و در یکبار</p>

<p>که حکیمان همان را فرمودند غلامان را</p>	<p>مطهر بنده در وقت غریبی پرواز است</p>
<p>قلب اندوهناک حافظ بر او حج نشد که معال همه عیب نهان بریناورد</p>	
<p>دین بخت با نماند نه خستاده می رود کار این زمان جز دست دلا می رود زین قند پاری که نگار می رود کاین طفل یک شیره پیکار می رود دوزخ با دود و قلع لاله می رود کش کاروان مهر ناله می رود از شرم روی او عرق از ناله می رود مکاره می نشیند و خاله می رود مهری بر پشت او از گیو کاله می رود</p>	<p>ساقی حدیث سرودگی لاله می رود سده که نو عروس چمن در خوشی شکر شکن شوند همه دلا طیان طی برکان بهین زمان در سلوک باد براری روز از پستان شاه آن چشم جاودانه عابد فریب برین خوی کرده می جز اندر بر جانش داین مشور عشقه دنیا که این عجز بدون سامری با شش که روز از خرمی</p>
<p>حافظ از وقت مجلس خلدان فیاض دین خاست مشوک که کار تو از ناله می رود</p>	
<p>هر دم گل نمی شود با و سخن نیکند</p>	<p>سرو چنان بر اسل چمن نمیکند</p>

<p>زان سفر را ز خود یاد وطن میکنند گریه میکنند است از آن گریه میکنند و آنکه در هر چه او آن سرش میکنند که گریه تو خاک را شکستن میکنند کینه است که آن چه جام می تازین میکنند جان بوی که در آن شکستن میکنند گفت که این سالن آن گریه میکنند بے مدد سرش میکنند میکنند خاک را بپاشند زان سالن میکنند</p>	<p>نادان بپوشد زدن رفت بپوشد پیش کمان برویت لا بپوشد چون ز بیم بپوشد زدن بپوشد با هر چه در دست آیدم بپوشد ساقی هم ساقی من که بپوشد دل با هر چه در دست تو بپوشد دمی که ز طره اش کردم و از سرش و سگش و جانش که بپوشد خال که ساقی بپوشد و آن بپوشد</p>
	<p>گفته غمزه شود حال تو را نشاید و پند تیغ سزا است هر که در کج سخن میکنند</p>
<p>پیر و یار قرار دل چه بپوشد ز زلفه عسیرین لاج بپوشد ز رویم راز نهانی چو می بپوشد نهال شوق در خاطر چه بپوشد</p>	<p>سمن بویان عیار دل چه بپوشد بفرس که بپوشد چه بپوشد ز چشم لعل رسانی چه بپوشد بمری یک نفس با ما چه بپوشد</p>

چون منصور را زمر لقا تا کمر بردارند بر دارند سرشکب گوشت گیران با چو دریا بند دریا بند	که با این دو اگر در بند در آمدند دانند نخ مهر سحر خیزان نگردانند گردانند
بدین حضرت چو شش تان نیاز آرد ناز آرد بدین درگاه حافظ را چه میرانند شیخ آرد	
سحر دولت بیدار ببالین آمد قدحی درکش مرغوش بتا شاخچرام نزد گانه بدو ای خلوتی نماند کشته گر آید مرغ سوختگان باز آرد فرخ دل باز بود او کمان بر دست در هوا چند مطلق زنی و طبله کنی ساقی می بدو غم خوار دشمنی دست شادی یار پرچم پیشره و باد تاب رسم چندی ایام چو دیار بهار	گفت بجز که آن خسرو شیرین آمد تا به بستی که نکارت چو آئین آمد که در صحرای تن آهوشکین آمد نال فریاد رس عاشق مسکین آمد که کمین صید گشتن جان بدین آمد ای کبود زگران باش که شایرین آمد که به کام دل ما آن نشین آمد که به لعل دولتش گلین آمد گریدش سیمین سندان سرین آمد
چون جدا گشته حافظ نشیند از بلبل خبر افشان بتا شاسه ریاسین آمد	

<p>دل رسیدارانش ازینش منس شد بفرستد مسله آموزد در رس شد که طلاق اید و باز نش منس شد فدای عارضه نیز پیشتر گس شد اگر ای شهسوار کن که میزبای شد که ظلم به زبان کند و دست شد که علم و افتاد و عقل و جسم شد بهر حد فشی سلطان را از انشد قول و اقیانان گدای هر رس شد</p>	<p>شانه بزرگشید و او مجلس شد که چون بکتابت وقت و خط نوشت طرب سرای محبت اکنون شود و محو بهوی اول بسیار جانشان چو بیا بهر وجه بلام می نشاند که کن یار که باز تر شمع پاک کن برای ذرا که شمع و شمشیر به جانشان پیرو خیال آید بهر دست و با جام گمشو چو در هر چه دستش برین کار شد</p>
<p>در این کلام که در میان خوان بر دستید که در این کلام که در میان خوان بر دستید</p>	<p>در این کلام که در میان خوان بر دستید که در این کلام که در میان خوان بر دستید</p>
<p>دارم سخن را بهر دست و شرب دارم انداز ای بسیار بهر دست و در که بام انداز اگر بهر دست و گدای و افش پرده شام انداز دل چون آینه در زنگ ظلام انداز</p>	<p>ساقی را بهر دست و در میان انداز و بهر دست و در میان انداز آن زمان و وقت و در میان انداز و در کسب بهر دست و در میان انداز</p>

<p>سرود ستار زمانه که گام اندازد بختت از قرعه بدین باو تمام اندازد پخته گرد و چون نظر بر جام اندازد</p>	<p>ای خوش حالتان مست که در پشته خرفیت زاد اسیر بیک گوشه خورشید پاک زاد چشام طمع بر سر انکار بماند</p>
<p>باد به احتساب شهر نرندی حفا که خرد باد و اوات رنگس بجام اندازد</p>	
<p>پرست درخت یارم در امید داران زد برآمد خنده خوش به خرد و کامگاران زد گره گشوده از گیسو و بر دایه یاران زد که چشم بود به پایش صلابت یاران زد کز اول چون بخت آمد و شنبه داران زد خداوندان گمدا ریش که بخت یاران زد ز ره موی که خزانش زده بخت یاران زد به کام دل عاشق که فانی بخت یاران زد که بود و میرفتش خنده بر باران زد زاد ساق شاد و بیار سبکساران زد</p>	<p>سحر چون خسرو خاوری که بر کوهساران زد چو پیش صبح روشن شد که حال بخت یاران زد نگام دوش در بختی تم قیص چون بر خاست من از رنگ لاج آنم چون لب شبنم زد که ام آهین دلش از بخت این آهین عیار زد خیال نه سواران بخت شادان دل سبک زد منش با خرقه پوشین کجا اندر کند آرم نظر بر قرعه توفیق و این دولت شاه است شهنشاه و ظفر و قیام ملک دین منصور انسان ساعت که بجام می آید و شرفش</p>

<p>ز عشقش زلفش زلف آن روز بد ز شید تعالی اندر دی ذاتی که تا بیکریستی یافت</p>	<p>که چون خورشید بر آن سوز ته تابان زرد صفای بد بهر پاکش دم از پر پرگار زرد</p>
<p>دوام ملک و عمر او نخواهد از لطف حق حاکم که چرخ این سکه دولت بنام شسواران د</p>	
<p>سحر بلبل حکایت با صبا کرد غلام بهمت آن ناز نسیم خوشش باد نسیم جگای من از بیگانگان هرگز نالم تغافل گل کشید از زلفه بنبل از آن رنگ رخ خون دل انداخت بهر سبب بلبل ویدل در افتاد گر از سلطان طمع کردم خالو وفا از خواجگان شمس بامن</p>	<p>که عشق گل بادیدی بهار کرد که کار خسته بگرش و دیار کرد که در شب نشیدان رادو کرد که بامن هر چه کرد آن آتشنا کرد اگر بهند بقیاسه شمس و کرد نزد من گر کشن بخارم مبتلا کرد نفسم در میان باد و صبا کرد و راز و بسیر و فاسم جفا کرد کمال دین و دولت جلاله فاکر کرد</p>
<p>بشارت بر کوس سیر و نشان که سافه قوت با از دهر و ریا کرد</p>	

<p>شاهان گردنبری زمینان کنند هر کجا آن شاخ ز گرس بشکند یار ما چون سازد آونگ سماع ز رخ نمایافت ابد دولت مردم چشم بخون آغشته شد عاشقان را بر سر خود کم نیست پیش چشم کسرت از قطره گرم نگاه از آتشیت تارودان عید رخسار تو کو تا عاشقان ای جوان سرود گوی بزن خوشن آئی آغشته ای دل کابل را</p>	<p>زاهدان را رخنه در ایان کنند گلرانش دیده رنگدان کنند قدیان در عین مست افشان کنند گرچه صیحت آینه رخشان کنند از کجا این طغلم بر انان کنند هر چسب مان تو باشد آن کنند آن حکایتها که از طوفان کنند مرگ را بر بیدلان آسان کنند در دولت جان دل قربان کنند پیش از آن که قاضی چون کنند عیش خوش در بویه بجران کنند</p>
<p>سکسب حافظ از آد نیم شب تا چو صیحت آینه رخشان کنند</p>	
<p>شکر به پیش و ساقی خوش دم زند من او چه عاشقم در دشت ناله باد</p>	<p>کز کین جهان از کندیشان زبند بزار شکر که یاران شهر بر گزند</p>

<p>در درو عشق نشد کس یقین محرم راز با خرابات نشینان ز کرات لاف</p>	<p>هر کسے حسب قلم گمانے دارد هر سخن جائے و هر کجایه گمانے دارد</p>
<p>دعای گوپرد و نکته جافظ نفوذ کلکس دانی ز باسن و بیاسی دارد</p>	
<p>ز دیم بر صحنه زندان و هر چه بادا باد که کمر پنج مهندس چنین گره کشاد ازین فناء و افسون هزار دار و دیار ترکاست سر همیشه و بهمن مست و قمار که واقعت مست است که چون رفتن بخت بزم پر باد که لاله میسد مد از خاک برست خروار که تبار او و بشد جام می زلفت نهاده نسیم خاک محسوس و آری کن آباد مگر نسیم بختی درین خراب آباد که بسته اند بر این نسیم طرب دل شاد که پاک تر از نسیم هر یفت دست نوا</p>	<p>شراب عیش نهان چشمت کار به نیاید گرد دل بکش او سپهر باد کن از انقلاب زمانه عجب مدار که تیرخ قدح بشرط ادب گیر زانکه ترکیبش که آگه است که همیشه و سب که بار رفتند ز حسرت لب شیرین هنوز می بزم نم مگر که لاله بدانست بیوفائی و هر نمید بخت اجازات مرا بسیر سفر بمایا که زلفانی زلف خراب شوم نوش باره صافی بنا زد و چنگ ز دست اگر نسیم جام می کن مدام</p>

<p>رسید در علم عشقش به جافظ آنچه رسید که چشمش ز غم زمانه بماند نشان مراد</p>	
<p>نهانی نهاد و ام و سر حقه باز کرد از می خیزد بشکند من سینه درگاه ساقی بی که شاد ز غنای صوفیان ایمن بر طریقت با است که سار حقایق است ای دل بسیا که نام پناو خدا روی صفت مکن که هر که هست نه راست با ای یکدسته غم که خوش میرود بیای فردا که پیشگاه حقیقت شود و پدید</p>	<p>نیاید که با ظلمت چشمه باز کرد زیرا که عرض تشنه بلبل باز کرد دیگر بحسب بلوه آمد و اعن باز کرد و آن تکب بازگشت ز راه جفا کرد ز آنچه آستین کوته دوست باز کرد عشقش بر می دل در محبت فرا کرد غزوه شد که گریه عابد نماز کرد شرمنده ره روی که نظر مجاز کرد</p>
<p>حافظ مکن طاعت زندان که در ازل در احسنه از زهر و ریای بی ناکار کرد</p>	
<p>هر چه بار باره باز از زهر و نوشش بار آنگه یک جرعه از دست تو ندادن ایستادن شاه سوار خوش و خرم کرد و گونا</p>	<p>ورنه اندیشه این کار فراتر از شش بار دست با شاد و مقصود را شمشاد بسته بن قیاس و علم و شمشاد</p>

<p>در کس بست نوازش کن مردم داریش چشم از آنکه داران خط و خاش گشت گرچه از کبر سخن با من درویش نکرد شاه ترکان سخن تدعیان می شنود بیر گفت خطا برتلم صنع زلفت</p>	<p>خون عاشق بخور و گوشتش کوشش باد لیم از بسد رایان لب کوشش باد جان فدای فکرین پشته خاشوش باد شسته از مظهر خون پیادوش باد آزین بر نظر پاک خطا پوشش باد</p>
<p>بغلامی تو مشهور جهان شد حافظا حلقه بند گشت زلف تو در گوشش باد</p>	
<p>صبا وقت سحر بوی زلف یاری آورد ز رشک بار زلف یار بر باد سحر می آورد ز فوغ آه میدیدم زبام قصه روشن عفی الله عنین بر پیش گرچه ناتوانم کرد سر سحرش چنان طریقه لطف و جان من آن شاخ صنوبر را باغ بیندیدم ز بهر غارت چشمش دل خرم را آورد خوش آن وقت خوش آن سال که آن لکبه بند</p>	<p>دل شوریده مارا ز نو در کاری آورد صبا هر ناله مشک که از تالاری آورد که روی از شرم او غرضش بیاری آورد حسرت هم پیای بر سر بیاری آورد اگر تسبیح میفروشد اگر زاری آورد که هر گل که غشش شکفت با ری آورد و نه بر بخت خون مرده بر تیغی آورد بزد و بر چنان لبا که خشم از روی آورد</p>

کران راه گران خاصه شوری آورد	بقول مطرب ساقی روم رستم گوید
عجب میدادتم و شب حافظ با همیانه و عشق نیک کردم که صوفی داری اندر	
<p>که تو هم مطرب و عیش داز و خوش آمد دخست سز شد و رخ درخوش آمد که طیف عرق برق گشت گل بخش آمد که این سخن سحر از انجم باوش آمد بگفتم آنکه چه شد اهرن سرخوش آمد چه گزاش کرد که باد بوان طغوش آمد سرو پاله بر پشان که خرقه پوش آمد که زاهد از پر افشاده زوش آمد</p>	<p>صدا به تنیست و سپهر و شش آمد هوای سبب نفس گشت و باد ناز کش آمد تنور لاله چنان بر فروخت با و بهار بگوش و گوش ز من بشنود بیشتر بگوش آمد ز فکر فقره با ناله تا شوی مجروح ز مرغ صبح ندانم که سو سمن آذوقه آمد چه جای صحبت تا هم رسد به بلبلان بگویت سخن خوش بیا و داده بخش آمد</p>
ز حافظا بهیچانه میرود حافظا مگر ز سستی ز دور یا بهوش آمد	
یار باز آید و باطل قری بکشد بجز دروغ نه و تدبیر قاری بکشد	طایر دولت اگر از گزاری بکشد دیدم را دستگیر و گداز بکشد

<p>تست از غیب بین آید و کاری بکند مگرش باوصیا گوشت گزاری بکند باز خواند مگرش بخت و شکاری بکند جرعه در کشد و دفع شماری بکند بازی چرخ ازین یک نگراری بکند با تفت غیب نداد ادکاری بکند</p>	<p>شیر خالیست و عشاق مگر گزین کس نیار و برادرم زون از غیب داده ام باز نظر را به درستی چو کو که بپای که ز بیم طربش غمزه یاد خایان خبر وصل تو را مگر رقیب دوش گفتیم بکند اعل لبش چاره دل</p>
<p>حافظا گزوی از برادرم رونق گزیده بر سر شاو گوشه کناری بکند</p>	
<p>عارف از پر تو به طبع حسام افتاد عکس از پر تو آن بر رخ افهام افتاد یک فروغ رخ ساقیست که در علم افتاد از کجا به رخش در دهن جام افتاد این که این که چه شایسته افهام افتاد احوال از چشم دو بین در طبع خام افتاد لاکه نیک کشیده او نیک در جام افتاد</p>	<p>کس زنده تو چو در آینه جام افتاد مبارزه کرد رخش رو باز از زیر نقاب این که عکس تو نقش مخالف کف تو خیرت عشق زبان همه خاصان به تو به رخش با من دل سوخته لعل به گشت یک بین از آنرا پاک بقصد رسید زینش غیرش نفس گمان باید رفت</p>

<p>روزیم زلف تو آوختی سال از چا و زرخ آن شد ای خواج که در صومعه بازم بینی من ز مسجد بخوابات نه خود افتادم چه کند کز پله دوران زرد چون پرگار</p>	<p>آه که چاه برون آمد و درام افتاد کار با اینج ساقی و لب جام افتاد ایم از روز ازل محال بام افتاد هر که در دایره گردش بام افتاد</p>
<p>صوفیان جمله حرفیده و نظر باز دے زین بیان حافظ دل سوخته به نام افتاد</p>	
<p>تشتت نه سر سریت که از سر بد شود عشق تو در وجودم و مهر تو در دلم در نیست در عشق که اندر علاج او اول زخم کج که درین شهر سر شیب هر ز آگدن سرتنگ قشاقم زبندد دی و زیان زلف بدیم رخ نگا ق گنیم که آینه گنم از بوسه گشته نه ای دل سیاه لعلش اگر باده پوری</p>	<p>هرت نه غارت نیست که طبع و گشتد باشید و درون شده با جان بد شد هر چو پی می شس نمانی پش شود فریاد من بگنبد افند لاک بر شود کشت عراقی جمله یکبار بر شود برین یعنی که ابر حیطر مستمر شود گنذار تا که ماه ز عقیق بد شود گذار آن که در عیان را خبر شود</p>
<p>حافظ سر از حد بر آرد و سیاه بوی</p>	<p>گر خاک او بپای شنایه پیر شود</p>

<p> علام ز کس مست تو تاجدارانند ترا صبا دم آید دیده شد غم آید بیز زلف و دینا چون گذر کنی بگر گذر کن چو صبا زلفش زار و بین تو بیت گذر و بین ازین مکن سخت نصیب یار است بهشت خدا شناس زمن بلن گل رخسار سلیم و بس تو دیگر شوای خضر پیچیده کن بیامیکند و چهره او عذرا کن </p>	<p> خراب یاده لعل تو جو شیاوانند و گرنه عاشق و معشوق را زده اند که از زمین و آسمان چه بپایانند که از قضا و قدر زلفت چه بپایانند که ساکنان در دست خاکسازانند که مستحق کرامت گناهکارانند که عند لب تو از هر طرف ترانند پیاده میروم و بحرمان سوارانند مرو به صومعه کاخا سیاه کارانند </p>
<p> خلاص حافظه انان زلفت تا بهار باد که بستگان بکشد تو رسته گارند </p>	
<p> قتل این خسته بشمیر تو تقدیر بنویز یارب این حسن تو چه چه دارد سر زینت بد ز سیکه ابر گردم من دیوانه چو زلفت تو را میکردم </p>	<p> در تیغ از دل بگریزم تو قصیر بنویز که در دهر مرا قوتیست تا شیر بنویز چون شناسای تو در صومعه یکای بنویز اینچو لعل تو را ز جلف ز شیر بنویز </p>

<p>بازین تر زلفت و چرخ من زرت تا که ز چو صبا باز زلفت تو رسم آن کشیدم تو ای عشق بجان که چشم</p>	<p>غوشتر از نقش تو در عالم تصویر بود حالم دوش بجز ناله تشنگی نبود جز فای خودم ز دست تو بدیدر نبود</p>
<p>ایستی بد ز عذاب اند حلقه بی تو که بیچسبش حاجت تفسیر نبود</p>	
<p>که یغیروش حاجت زدن و کند در کارخانه که ره علم عقل نیست مطلب بر ما خود کس یا جل فرد گر پنج پیشته آید و گر راحتیم مارا که در عشق و بلای خار نیست هنگام که در زمان رسد فردا مانا ساقی بجام عدل بده با ده آگدا</p>	<p>ایزد گسسته بخت بد و فتنه بالا کند و هم صید من و رای نفسوی چرا کند وان کونه این کار مرا این بالا کند نسبت ما کن و بغیر که اینها خدا کند یا اول دست یابی منافی و کند گر ساقی بهر دامنانت وفا کند غیرت نیار و رو که همان میز کند</p>
<p>جان رفتی و در میر می جان و فکرت ز غنچه جنت خسته و دمه کجاست که احیای ما کند</p>	
<p>انگشت زلف تو ز فکرم که مرا کند</p>	<p>بهر آسبم و در دهنم که مرا کند</p>

<p>تاج حضرت صلی که سلامت باد یار بلند دل آن غمرو شیرین انداز حالها عشوه مشتق تو ز دنیا دم بد گوهر یک تو از درخت کمال نیست امتحان کن که بیسه گنج مرادش بد شاه رای بود از طاعت جلاله ز</p>	<p>چه شود اگر سلاسه دل ما شاد کند که بر حمت گذری بر سر فراز کند تا اگر گشت که حکیمانچه دنیا کند فکرت شاطیحه با حسن خدا کند اگر حسن را بی چه مراد لطف تو کند قدر یک سیاحت عمری که در داد کند</p>
<p>ره نبردیم بقصر و تو دانه کشید از خرم آن روز که حافظ رو بود کند</p>	
<p>گفتم که در میان ولایت کاران کنند گفتم خراج مهر دایم یکسان کنند گفتم بختها و دینت خود که در راه گفتم ختم پست مشوا به نشین گفتم در آن سکه هم می بود دل گفتم ختم خزان خزان در دست گفتم ز خزان خوش زبان پیر چو</p>	<p>گفتا بختیم چه تو کوئی همان کنند گفتا درین معادله کمتران کنند گفت این کجاست اگر آنکه آن کنند گفتا کی می خشتی هم این همان کنند گفتا خزان کی آن کی شایان کنند گفت این حال بود بهشتین کنند گفتا بیهوده و شکر نیش جان کنند</p>

گفت آن بان که شتری من در آن کنند	گفتم که خواجہ کے بر حبلہ می رود
	گفتم و مناسبت دولت تو در حلقه طاقت گفت این دعا لا اله الا انت سبحانک انی اعوذ بک
محقق ست که او حاصل بهر دارد فتاده ایم گراو به تیغ بر دارد که ز بر تیغ نوهر دم سسگر دارد چه آستانه بدین در همیشه سر دارد که بوسے باد و داغم دام تر دارد ز بسکه شیر گشت سینہ بے سپر دارد بهر دم میکده اکنون بهر شمر دارد دست ز و سوسه و عهششل بنجر دارد	کیسکه شمن بر رخ دوست در نظر دارد چو نامه برخیزد فرمان او سر طاعت کسی بوجہ تو چون ششم یافت پزند بیای پس تو دست کسی رسید کاد ز زهر شکب اولم بسیار باد و ناب بزد قیاس با تو و نه بے سینه ام تیرے کیسکه از دم تقوی قدم برون نهان ز باد و چوبان اگر نیست این نه پس کترا
	دل شکسته ای افروخته خاک خواجہ بر چو لاله داغ جوئے که بر سگر دارد
پیش پایے بجز این تو به نیلیم به شود اگر من به غصه یکدم نشینم چه شود	کرم از این تو یک میوه بچینم چه شود یا رب اندر کنده اسای آن سر و بلند

<p>آزادی خاتم بشید یلغان آتار زاده شهر چه هر ملک دشمنه گزید صورت شد عجز گرانایه بعشوه و نه عظم از خانه بد رفت و اگر میست منکه در کوی بتان منزل لاهو دارم</p>	<p>گرفتند عکس تو بر لعل نگینم چه شود من اگر عکس پرست بزم نیم چه شود ما از نام چه پیش گید از نیم چه شود دیدم از پیش که در خانه دیم چه شود گردی جائے بغیر و دینیم چه شود</p>
<p>خواجه دانست که من خاتم پنج گفت حافظ از نیزه اندک پشیم چه شود</p>	
<p>اگر اخت جان که شد کایل خام و شد فغان که در طلب گنج گوهر قصه دروغ و درو که در جستجو گنج خضر بطنه گفت شبیه می مجلس تو شوم پیام کرد که خواهم شمس آید رواست در با گرمی طپد کبوتر بکوس عشق مندی دلیل راه قدم بزان هوس بزم استی ان لب لعل</p>	<p>بسو خیمه دین آرزو خام و شد شدم خراب جان غم تمام و شد بسو شدم بگدا لیکر کرام و شد شدم مجلس او کسین غلام و شد بشد بندی و در دخی غلام و شد که دید در رو خورشید تابی ام و شد که من بچیش نمودم حلقه ام و شد چه خون که در دم افتاد و چه جام و شد</p>

	هزار چیلک برای گشت حافظ از مهر بدان هوس که شود آن حرفت رام نشد	
<p>یک کت درین منی گفتم و همین باشد صد ملک سیاه نم در زیر کین باشد شاید که چو واکسیخی خیر تو درین باشد نقشش تیرش از خود و گویان باشد در دایره قمرش شمع چسین باشد کان شام از اری درین روشن باشد</p>		<p>که شعر ترا نگویم و خاطر که عزیزین باشد از لعل تو گر ایام نگشتی ز نهار خفتناک نباید بود از طعن چسودی دل هر که کند فحی این ملک خیال آید جامه و خون دل هر یک گشته دادند و کار نگار و گل شکم از لی این بود</p>
	<p>کون نیست که حافظ رومی و ز رمل کاین ساقه زدی تار و ز پیرین باشد</p>	
<p>سبزه باوه بهار خوش نباشد سبزه لاله نزار خوش نباشد سبزه منتهای هزار خوش نباشد سبزه محبت از خوش نباشد سبزه نقش و نگار خوش نباشد</p>		<p>گل به تر بار خوش نباشد طرب چمن و هوای بستان رقصیدن سر و حال لب گل باغ و گل دل خوشه ست یک ز نقش که دست عقل بنشد</p>

ایا شکر لب و گل اندام	بے پس و کنار خوش نباشد
جان نقت و محقرت حافظا از پیر نشاء خوش نباشد	
<p>گفتم غم تو دارم گفتا غمت سراپد گفتم ز مهر در زان رسم و نایاب تو گفتم که بوس زلفت گراو عالم کرد گفتم دل چیست عزم صلیع دارد گفتم که بر نیالیت راه نظریه بندم گفتم خوش آن مولی که باغ خلعتی نو گفتم که نوش لعلت اما بار و کشت</p>	<p>گفتم که ما و من شو گفتا اگر برآید گفتا ز ما هر دیان این کار کتر آید گفتا تو بندگی کن کز بنده پر آید گفتا کیش جفا را تا وقت آن آید گفتا که شبر دست این در دگر آید گفتا شک شبیه کز کوسه دلبر آید گفتا تو بندگی کن کان بند پر آید</p>
گفتم زان عشرت دیدی که چون سر آید گفتا خوش حافظا کاین عتقه هم آید	
گوهر بخرن اسرار همان سست که بود از صبا پرس که مارا به شب اومد صبح طالب لعل و گهر سست و گزیند رشید	<p>حقه بخریدان مهر و نشان سست که بود بوی زلف تو همان موی نشان سست که بود ز پنهان در حل معدن کان سست که بود</p>

<p>دگر چنان دل مارا که نهان کرد خلعت عاشقان بنده ارباب امانت باشند گفته نموده خود را باریت می گزیند زین هند و سه تو گفتیم که دگر دزد</p>	<p>چنان از لیل اعیان ست کرد لاجرم چشم گم از میان ست کرد زاکه بیچاره همان دل نگران ست کرد سالمه رفت بدین پیشان ست کرد</p>
<p>حافظا از ناقصه دوتا چشم که درین چشمه جان آب ان ست کرد</p>	
<p>کنون که در چمن آمد گل از عدم وجود بنوش جام صبحی بنازدون جنگ باغ تازه کن آئین دین زردشتی ز دست شاه حسین عذار عیسی دم جهان چو ظلمت برین شد بد و بد و جنگ شمار فروغ ریاحین چو آسمان گلشن چو گل سوار شود بر هوا سلیمان از بد و بد و گلشن بی شراب تنا و جنگ بیابان جام بالاب بیاد آصف عمد</p>	<p>بنفشه در دستم او نهاد سیر سجود به بوسن غنیمت ساقی غنیمت رود کنون که لاله با فروخت آتش فروود شراب نوش در اکس حریف عاود و نمود و لے چو سود که در وی رنگ ست خلود زین آتش میمون و طالع مسود سحر که مرغ در آینه بنفشه و اوود که بخود و بهشت هفتاد و محدود وزیر ملک سلیمان عاودین نمود</p>

<p>بود که مجلس حافظ بن توشش هر آنچه می طلبید عجله باشد شش موجود</p>	
<p>گفتم که خطا کردی و تدبیرش این بود گفتم که خدا داد مرا و تو بر حالش گفتم که قرین بهت انگند بدین رو گفتم ز من سه ماه چرا هریدی گفتم که بست جام طرحی زین پیش گفتم که تو سه عمر چرا زود رفتی گفتم که سه خط خطا بر تو کشیدند گفتم که نه وقت سفت بود بدین رو</p>	<p>گفتا چه توان کرد که تقدیر چنین بود گفتا که مرادم بر حالش بدین بود گفتا که مراد بست بدین قرین بود گفتا که فلک با من بدین چنین بود گفتا که شفا و ترحم باز بدین بود گفتا که خلائی حکم عمر بدین بود گفتا که همان بود که بر لوح چنین بود گفتا که هر مصلحتی وقت چنین بود</p>
<p>گفتم که ز حافظ بچه عجلت شده دور گفتا که همه وقت مراد عیب بدین بود</p>	
<p>تا میاد رزد و سالوس مسلمان نشود چو لایق که ننوشد می انسان نشود ورنه برنگ و گله لولو و جان نشود</p>	<p>گر چه مرد اعظم شهر این سخن آسان نشود ز نهی آموزد و کرم کن که چنین بدین نشود گوهر پاک بیاید که شود قابل شعیض</p>

<p>گره نیست چیل ویر مسلمان نشود در دایه بپایه قابل در مان نشود چون هنر ای دگر جوید حیران نشود سید ساز حسد ایا که پشیمان نشود تا دگر خاطر ما از تو پریشان نشود بی تکلف تن اولای پشیمان نشود</p>	<p>ایم کینه کار خدای دل خوش باش در دین یک کن در دینان پیش طیب عشق می در زم لید کلین فانی شریف دوش میگفت که فدا به هم کام و گشت حسن حسنه ز خدا به مظلوم روی ترا هر که در پیش بتان از سر جان می لرزد</p>
<p>دوره را با نبود بهمت عالی حسا طالب چشمه خورشید در شان نشود</p>	
<p>خون شد و دم زرد و پیران نیرسد تا آب رو نیرسد دوم نان نیرسد این حق که دست سوی جان نیرسد بیچاره را چه ناره که نیرسد از گنجینه گنج بگمستان نیرسد آواز ز معصه کنعان نیرسد تا صد هزار رحمت پیران نیرسد</p>	<p>کارم زود و چرخ بسامان نیرسد چون خاک را به پشته دم و باد باز از دست و جبر زمان اهل فضل را سیر جهان خود بلبل را ستان نیرسد تا صد هزار خاری روید از زمین یعقوب را دودیده حسرت نیرسد بی پاره نیکم از پنج استخوان</p>

<p>از شمع اهل جہل بکویان سیاهند صوفی بنوی زندگانی خود با بے</p>	<p>جز گو اهل فضل بکویان نیرسد زین شمع شوی خرقه غفران نیرسد</p>
<p>حافظ صبور بکشت که در راه مانی هر کس که جان نداد بجانان نیرسد</p>	
<p>مرا برندی عشق آن فضل عین کمال صدق محبت بین کف قصه چنان ز دره اسلام غزه ساقی زعط حور بهشت آن زبان را بدو کلید گنج سعادت قبول اهل نیست شبان وادی ایلین گئے ز سدا</p>	<p>که هسته اض بر سر علم عین که هر که سب به نرافت نظر عین که آفتاب ز صوبا آفتاب عین که خاک میب که به احمی عین که ساد کس که درین نکته شک عین که چست دل بجان خد مت عین</p>
<p>ز دیده خون بچکاند فناء کاف چو پا و عهد شباب و زمان شیک</p>	
<p>مژده لے دل که سیاحت می آید از غم دور و کن ناله و فراق و دوش تا تش وادی ایلین به غم خرم و بس</p>	<p>که زانفاس بند شستن می آید زده ام فایه و فریاد می آید موسے اینجا با سید بقیه می آید</p>

<p>کس پیکس نیست که در کوی تو نشانیست کس ندانست که نمرنگه مقصود کجاست جرحه و ده که میخاند او با سب کرم خنجر کبکسل این باغ پیر سید کن دوست را اگر سر رسیدن بیمار غمت</p>	<p>هر کس اینجا با سبب هست می آید این قدر هست که با سبب هست می آید هر حرفی ز پی سبب می آید ناله می شنوم کف می آید گویند خوش که هنوزش نفس می آید</p>
<p>یار دار و سر صید دل حافظیان شاهبازے بشکار گئے سے آپ</p>	
<p>نقش هر پرده که ز در راه جانے دارد که خوش آهنگ فرخ بخش دل آید دارد خوش عطا بخش خطا بخش نه آید دارد پاوشا ہے کہ بهیای گدائے دارد تا بهر خواه تو شد فرستائے دارد در عشق ست و جگر زود آید دارد هر عمل اجری و سر که جز الی دارد شادی روی کے جو کہ صفائے دارد</p>	<p>مطرب عشق عجب ساز و نوائے دارد عالم از ناله عشاق مباد احتالی پیر و دی کش اگر چه ندارد زور و زو از عدالت نبود و در گرش پس حال محرم دارد دل کاین گس قند پرست اشک با خونین لطیف بیان نمود گفتند ستم از غم و سیاه روز که در ندید عشق نغمه کانت آن بیت ترسایچه باوه فروش</p>

<p>خرد حافظ درگاه نشین فائز طالع وز زبان تو تناسل و غاسل و وارو</p>	
<p>من در انکار شریک این چکایت باشد نیکه بشماره تقوی زده ام بون چنگ زاده راه برندی نبود معذ و رست نما بنایت روزی نشاند نمیدانستم بند نه پیوست نام که ز جیب لم بر اند زاده و عجب دنا ز من دوستی و نیاز</p>	<p>ظان این قدر عقل کفایت باشد این زبان سر بر آرم چکایت باشد عشق کار است که دوزخ دلیت باشد ورنه ستوری اما چشیده باشد پیر ما هر یک که عین غایت باشد ناخود او را ز میان اگر غایت باشد</p>
<p>دوش ازین غصه حکیم میگفت حافظ را باده خورد جای شکایت باشد</p>	
<p>مسلمانان مرا وقت دس بود دس نه بر داری مصیبت بین گبر و پیچمی اقدام از غم دس خلع شد اندکوی جانان بحال این پریشان هست ام</p>	<p>که باوس گفتی که مشک بود که است تو مار بلبل دس بود بند پیر شش پیداست بود چه در تنگ یارب من دس بود که وقت کاروان گاه بود</p>

<p>مرا عاشق تسلیم حق کرد ہنس بے عیب حرمان تو دیکھ سرشکم در طلب در افتانید</p>	<p>حدیث ششم نمائند ہر محفلے بود زمین خسروم ترکی سالنے بود ولے از وصل اولی حاصلے بود</p>
<p>مگو دیگر که حافظ کتہ دانست کہ مادییم محکم غافلے بود</p>	
<p>سما شران ز رزیت شبانہ یاد آید چو در بیان مرا آورید دستا آید چو کس باوہ کند جلدہ در غماتی بوقت سرفروشی از تہ و نالہ عشاق نیخورید ز مانے غم و فاداران سمت زدن اگر کند و کشت سنا</p>	<p>حقوق بستہ کی فکلسا نہ یاد آید ز عہد جہت مادیانہ یاد آید ز زمین بسرود و ترانہ یاد آید بصورت نمونہ چنگ چنانہ یاد آید ز سوختاے دور زمانہ یاد آید ز جہران بسہ تازیانہ یاد آید</p>
<p>پرفتہ ہر جہت ای ساکنان محال از روی حافظہ آن آستانہ یاد آید</p>	
<p>من دلاخ و سلامت کس این گلن بزد من این متعیشینہ بہر آن دارم</p>	<p>کس برینہ زباتہ قلن آن شب سوز کہ بر خرقہ کشم می کس این گمان بسوز</p>

سببش غره تعلیم و عمل فقیه زبان مشغول فتنه رنگ و پهلج و کشتش اگر چه دیده بود پاسبان تو ای گل	که هیچکس ز قضای خدای جان نبرد که زنگ غم ز دولت جرسی بران نبرد بهوش باش که نقد تو پاسبان نبرد
سخن نیز و خست دکان ادا کن حافظ که تخف کس در دگر تو هر چه بدکان نبرد	
مراست دگر باره از دست برد هزار آفرین بر سر سج باد بنایم بسته که انگو چید بر دانه اخورده برین گیر مرا از ازل عشق شد بر نوشت مزن دم ز حکمت که در وقت برگ کن رنج پیوده خست بکش چنان زندگانی کن اند جهان	بمن باز آورد سر دست برد که از روسته از گن روی ببرد مرزا اد پاسی که در هم فشر که کار خدائی نه کار نیست نبرد قضای نبشته نشا پسترد از سطود د جان چه چیا ره گرد قناعت کن انیت طلوع ببرد که چون مرده باشی نگونید مرد
شود دست و حدت ز جام است هر که چو حافظ می صاف خورد	

<p>مرا هر چه چشمان ز سر برین نخواهد شد مرا در زلزل کاست بجز زدی لغو نمند بجای من همین باشد که پنهان به لایق شراب میل بجای من و یار بران ساقی بیایا در به جان با گنج گشته تو شیم شبه بدون لعل گشته گلی به در پیچ و تنای رقیب آزار افروود جانم گشته گداشته بیایا در صافیت راز و هر بنایم</p>	<p>قطعی آسمان ستارین و گیران نخواهد شد هرگز نیست که آغاش کرم افروز نخواهد شد کنار و چون آتشش بگویم چون نخواهد شد دلایک پیشه و کرات اگر کردن نخواهد شد که ساز شمع زین انسان بنی نخواهد شد ترا عاشق شود پیاوسته بنان نخواهد شد مگر آتش خیزان سوی کردن نخواهد شد که کاشق ازین آسان بنی نخواهد شد</p>
<p>میشوی ای دیده نقش عم دلچ میزند که زخم پیدل بر ستار گنج خون نخواهد شد</p>	
<p>معاشقان که از زلف و یار از گنجد دند و بکبر این است و دستان همه از رباب و پنگب با گنج باشد بگویند هر آنکس که درین نماند نیست به عشق میان عاشق و مشوق فرق بسیار است</p>	<p>شبه به شمع است باین قند ازین از گنجد و ان یکا د بخواهید در فر از گنجد که گزین خوش به پیام از این از گنجد بر چه مرده بختی ای من نسما از گنجد چو یار ناز نایب شمع شایسته از گنجد</p>

<p>بجان دوست که غم پرده شما اندرد خشت و عظمه پیر و زین نمیت</p>	<p>اگر اعتماد بر الطاف کار ساز نگذیرد که از عاشر با جنس اختر از کنید</p>
	<p>اگر طلب کند انا - نه از شما حافظ دلشش به لب یار دل نواز کنید</p>
<p>مرا وصل تو گر زانکه دسترس باشد اگر به دور جان یک نفس تم بادوست بر آستان تو غوغای عاشقان چه عجب راه خلاص گما باشد آن غریبه را چه حاجت به شمشیر قتل عاشق را نه ز بار شود آتشنا و دیگر بار ازین بد که مرا دست نماند کلاه است</p>	<p>بگر ز طایفه خویشم پلنگش باشد مرا ز هر دو جهان حاصلش نفس باشد که هر یکا شکرستان بر دگرش باشد که سیل جنس عشقش ز پیرش باشد که نیم جان مرا یک کشته زینش باشد مرا به پیوسته دگر گوید کاین کس باشد یکیم بس بر و بشد تو دسترس باشد</p>
	<p>بجو شست باد زین و عجبست جانان مرا حافظ بیدل دین نفس باشد</p>
<p>ببینم نفس از دست فراق نرید چاکشم که کنم ناله و فغان</p>	<p>آه اگر ناله دارم نرسد بجا اگر من سراق تو چنانم که بداندش بود</p>

<p>روز شب نغمه و خون مجرم چون خورم تا تو از چشم من سوخته دل در شدی از این هر خزه صد قطره خون میش پکید</p>	<p>چون ز دیار تو دورم چه بزم بشاد ای بسا چشمه طین دل زدی نشاد خون بر آرد دل ز دست و فرات زدی</p>
<p>حافظ دل شده مستغرق یاد تو در تو ازین بنده دل خسته بکلی آزاد</p>	
<p>مژده لب دل که در آید صبا باز آمد برکش لب مرغ سحر نغمه داودی را لاله بو سے نوشین نشیند دم صبح عاشق فکوه که گشت فغم زبان سون مردمی کرد و کرم بخت عداواده من چشم من از پیران قافله بس آه کشید</p>	<p>و پیچد شمس از طرف صبا باز آمد که سلیمان گل از طرف هوا باز آمد دلغ دل بود با مسید و دوا باز آمد تا گوید که چسپد رفت و چرا باز آمد کلان بهت سنگدل از راد و تابا باز آمد تا گویشش دلم آرد از دورا باز آمد</p>
<p>گرچه با عهد شکستیم و نه حافظ کرد ایستاد و دین که بصلح از دورا باز آمد</p>	
<p>نقد را بود آما که عیار سه گیرند نقد است و دین آنست که یاران بنگارند</p>	<p>تا بهر وجه داران سپه کاشه گیرند بگذرند و خشم طره یاسه گیرند</p>

<p>گر خاک شان بگذارو که ترانے گیرند کہ تیرے ترانے ہر لحظہ مشکاوتے گیرند خاصہ رقصے کہ درود مستی لائے گیرند کہ دین خیل حصائے بسوئے گیرند بیلان را سزاوار دین خائے گیرند عمر باشد کہ سر را گندائے گیرند</p>	<p>غوش کو فتنہ حریفان بر لب ساقی یا ربین بچہ ترکان چو لیز بنجون رقص پر شعر تر و الائے غوش باشد توت بازو پر میسر بخوان مفرش ز غچ چون ششم نمارو کہ نہ پائگی ہا کہست مایل نظر خاک دہشت کل بصر</p>
<p>حافظ ابنائے زمان را عم سیکستان میت لان میان کرتوان بہ کہ کنارے گیرند</p>	
<p>فنان کہ بخت شان از غائب بنی آید بنائے زلف است سیاہت بر سر بنی آید وزان غریب ہلاکت خبر بنی آید درخت بخت ملو بہ بنی آید از ان میسانہ کیے کار کنی آید</p>	<p>نفس پرآمد و کام از تو بر بنی آید دیرین خیال بہر شد زمان عمر بنی آید میقیم زلف تو شہ دل کہ غوش ہو آید قد لبست ترا تا میرنے گیرم ز شمشیت کشاد ہزار تیر دعا</p>
<p>مکینہ مشہر طوقا ترک سر بود حافظ برواگر ز تو این کار برسنے آید</p>	

<p>نه هر که چو در با دوست دلبری داند نه هر که درین کج نهاد و نه بدست نه هر که بخت باریک تر ز مو ایجا ست در آسب دیده خود غرقم پای پر گم غلام بهت آن زند بافت خورم سواد فقه اینش ز حال تست مرا بیاختسم دل دیوانه و ناسم بخت و چهره هر کس که شاه خوان شد دخاسم عهد نکو باشد پیرامون دما تو بیدگی چه گدایان بشردن و کن</p>	<p>نه هر که آئینه ساز و گندری داند که از داری و آئین سروری داند نه هر که سر هر چه شد قلندر داند که در بیطن هر کس شناسوری داند که در گداه صفت کیمیا گری داند که قد بر گوهر یکسان گوی داند که آدمی بپوشید و پری داند جهان بگسیردا گرد گسری داند دیگر نه هر که تو بینی ستگری داند که دوست خود درین پیری داند</p>
<p>ز شعر و لکش حافظ کس شود آگاه که اهل طبع و سخن گفتن دری داند</p>	
<p>نیست در شهر نگار که دل یاببرد کو حریف خوش سرست که پیش گزینش در خیال بن همه لعلت بدوس می آید</p>	<p>بمستم ایراد شود ز مستم از نیا ببرد عاشق سوخته دل نام تما ببرد بو که صاحب نظر است نام تما ببرد</p>

<p>راه عشق را چه گنج گاه گمانداران است سوز جگر پادشاه دل خوش و از بهرام بیانی می رسد رفته نگذیرد باغبانان از غزل ان پیشت می نسیم رهنم و پیشت است شوالین از او باک گاه چه چو صد بار و عشوه غزل علم و فضل که چهل سال دلم جمع آورد</p>	<p>هر که دانسته رود صدف ز اعدا ببرد سامری کیست که دست از بیجا ببرد منه از دست که سیل غمت از جا ببرد آه از آن روز که بادت گل عینا ببرد اگر آمد و ز نبرد دست که سر د ا ببرد کس که سها عکس ز غور شید مصفا ببرد تیرسم آن ز کس متانده بیکه جا ببرد</p>
<p>حافظ از جهان طالب د ز کس متانده حسانه از عمر ببرد از د بسل تا ببرد</p>	
<p>نفس با وج باشک نشان خواهد شد ارغوان جام عفت قیسم چون خواهد گل عزیز است عینیت شمر دین صحبت این تداول که کشید از غم بهر آن بیل ای دل از عشرت امروز بفر د افکنی ماه شبان روز دست قاصد کاین رشید</p>	<p>عالم ببرد که باره جوان خواهد شد چشم ز کس بستاند تکران خواهد شد که بیایع آه ازین راه از آن خواهد شد تا سر برده گل نعره زن خواهد شد ما یفت بقار که ضامن خواهد شد از نظر تاشب عید رمضان خواهد شد</p>

چند گوی که چنین است چنان خواهد شد جلسه و عطا در از دست و زمان خواهد شد	سلاطین مجلس انس است غزل آن سرود گر ز مهر و نجات شد در عیب بکن
	حافظ از بهر تو آمد و تسلیم وجود قد می نه بود و عشق که روان او شد
ای به آخر که ستود بآتش باشد شامگاهش بگران باش که خوش باشد تاسیه ر می شود هر که در و عشق باشد عاشقی شیوه و ندان پاکشش باشد ای به آخر که بختنا به عشقش باشد چینش باشد دل دانا که شوش باشد	نقد صوفی نه هم صافی و نشین باشد صوفی با که ز دور و دوری مست شده خوش بود که حکم بآید بیان ناز پرورد تنه هم نبرد راه بدست خط سانی گرازمین گو نه ز نقش بر آب غم و نیاسه دلی چند خوری با ده بخور
	دل و عباد و حافظ بر باد و فروشش گر شراب از کفنا آن ساقی خوش باشد
صورت نادیده است به چنین کرده اند این حکایتها که از فراد و شیرین کرده اند عارفان را بخاشام عقل شکنین کرده اند	نسبت به رویت اگر با به پروین کرده اند شده از داستان عشق شود و گنیز است نکست چنانچه در خاک کون کلر خان

<p>خاکیان بی بهره اند از جرمه کاس الکرام شهر زراغ و زعفران زربابی صید قیدیت ساقیامی ده که با حکم ازل بدخیریت از خود بیگانه شوند چون جانش اندر پریش در خالین کاسه زهرا ن بخواری شکو تیر مرغ کان در از عوشت مؤ جاد و نکو یک شکو افام با بود و لبیت رخصت نداد شاهان از آتش رخسار نگین مسدوم</p>	<p>این قطاول مین که بهشتان میکند اند کاین که است هم روشها از و شاهین کرده اند و تابل نقییر بود از پندین کرده اند دختر رزرا که گفت عقل کاین کرده اند کاین چنان خدایت تمام جهانین کرده اند آنجان زلفها دراز و خال مشکین کرده اند هم توانافش بد شیرین این کرده اند زادان را از خنایان در دل مین کرده اند</p>
<p>شعر حافظ را که می شرح احسان شناست هر کجا بشنیده اند از لطف تحسین کرده اند</p>	
<p>و اعطای کین جلوه بر مهران بنبر میکنند شکل و دارم زرد فشنه مجلس باز پرس گوینا باد نیدارند روز و او رس یار بربین فدو تنان بر خیزد شان شان بنده چیر سر با تم که در ویشان او</p>	<p>چون بجاوت سیر و ندکن کار دیگر میکنند تو بستر ایان چرخ خود تو بر کستر میکنند کاین همه قلب و غل در کار و او میکنند کاین همه ناز غلام ترک دهم میکنند گنج را از بی نیازی خاک بر سر میکنند</p>

<p>ای گدای خالق باز که در دیوان حسن بی پایان او چند که عاشق میکند خانه خالی کن دلا تا منزل جانان شود آه آه از دست حریفان گوشتش برد زنی به عشق ای پاکس تسبیح گوشت</p>	<p>میدهند آب و دهن را تو اگر میکنند زهره دیگر عشق از غیب سر میکند کین در سلاک آن جان می گیر میکنند هر زمان حسره مهر را با در بر میکنند کانه را با طاعت آدم حسرت میکنند</p>
<p>صیحه ام از عرش می آمد خروش بارگشت قایان گویی که شعر حافظ از بر میکنند</p>	
<p>هر که شد محرم دل در حرم یار باند اگر از پرده بران شد دل من عیب کن صوفیان می آیدند از گردی همه رخت خرقه پوشان نگیست که شسته و گدشته دانشم و سلفه و صد عیب مرا می پوشید از صدای سخن عشق ندیدم خوشتر هری نعل کنان جام بدین تندم جز دم که ز ازل تا با به عاشق دوست</p>	<p>و آنکه این کار ندانست و ان کار باند شکری از که ز پرده سپند او باند خرقه ماست که در ستان خوار باند قصه ماست که در هر پیر یار باند خرقه زین می و مطر شسته و زنگار باند یاوگارس که درین گنبد دوار باند آب حیرت شد و در چشم گهر او باند جادوان کس نشیند که درین کار باند</p>

گشت یار که چون چشم تو کرد بر گشت بر بال توجان صفت چمن حیران شد	شیده آن نشدش حاصل یار ماند که حدش هم جابر و دیوار ماند
بهاش که بر نفسش دل حافظ رفته شده که باز آید و جاوید گرفتار ماند	
هر آنکو خاطر مجموع دیار نازنین دارد جانب عشق راو که بسط آواز عقل دارد بجزاری شکاری نه ضیقان فقیران را و بان تنگ شیرین مگر هر سلیمان را چو بر روی زمین باشی تو مالی غنیمت اند بالا گردان جان دل عامی شمنند نیست صبار عشق من فری با آن شده خوبا لب لب خفا شکین آتش هست نشین تر	سعادتمند همدم او گشت دولت همعین دارد کسی آن آستان بوسه که جان آسین دارد که صد رسته عزت فقیر ره نشین دارد که نقش خاتم لعاش جهان یگمین دارد که دوران ناتوانی است زیر زمین دارد که مین خیزان من نکل زخمه چین دارد که صد جبهید و خمیر و غلام کسین دارد بنام دلبر و دراکه شمشیر این دارد
اگر گوید میجوایم و حافظانده عقل گویش که سلطانی گدای ره نشین دارد	
هر آنکه جانب اهل وفا کند دارد	خداش در همه حال از یاد نگار دارد

کرت دعاست که مشوق کسلد پیوند	نگارها را سرسبز شسته تا نگهدارد
حدیث دوست نگویم که حضرت دوست	سرکش شنا سخن تشنه نگهدارد
سرور زول جانم خدای آن خوب	که حق صحبت هر دو فنا نگهدارد
ولا سانش چنان کن که گریه زود پا	فرشته است بدست تا نگهدارد
نگهداشت لایجای خوش نیست	ز دوست بند چه تنو خدا نگهدارد
صبا در آن سر زلف از دل مراد	ز روی لطف بگویند تا نگهدارد
عبارت را بگذارت کجاست تا حافظ	
بیادگار نسیم صبا نگهدارد	
همایه اوج سعادت بام افند	اگر ترا گذری بر مقام افند
جبابه باد بدارم از تشنگی کلاه	اگر ز روی تو یکسایم افند
ببارگاه تو چون باد را نباشد راه	که اتفاق مجال سلام افند
چو جان ای گشت خیال می بستم	که قطره زلالیت بکام افند
خیال زلف تو گفتم که جان سپردم	کزین شکر فردن بام افند
لو که چو ره خاک بوس این نیست	که اتفاق جاب بلام افند
بنامیدی زین مرو و زن فانی	بود که قرص دولت بام افند

بود که بر تو ز سر به پیام ما باشد	شبی که ماه را از افق طلوع کند
ز خاک کوته تو هر که دم زند حافظ	سیم گاشتن جان در شام ما شد
<p>پای ازین دانه برین نه دنیا باشد دلخ سودای تو ام سر سودا باشد کانه دین سایه قرار دل شیدا باشد که در گار به بلا مستات نه پیدا باشد که غمت ندیده مردم همه دریا باشد اگر تایل لب چسبیده شامش باشد</p>	<p>هر که با خط برت سر سودا باشد در قیامت که سر از خاک بخد بر گیرم ظن محمود غم زلفت تو ام بسوزد چون دل من شازده بران ای دور آید تا که ای نگار نایب و اخلاصی داشت از بزم هر شهروام آسید روانست با داشت</p>
چشم از آینه حافظ نکند سیل آری	سرگرافی صفت بر گیس شهلا باشد
<p>هر که از یاد من آن سر در خان نرود که گرم سر بر دهنم بر تو از جان نرود بجای خاک و غصه دوران نرود بر دودل زمین و از دل من آن نرود</p>	<p>هر گرم مهر تو از لوح دل و جان نرود آن چنان در تو توام دل جان می نرود از دماغ من سرگشته خیال نرود آنکه از بار غمت دهان بسکین نرود</p>

<p>در نعل بست و لم با سزافت پیوندد گر رود از پنهان دل من مخدور است</p>	<p>تا ابد سرگشته دوز سرچمکین نرود درد دارد چکند کز پنهان نرود</p>
<p>هر که خواهد که چه فوط نشود سرگردان دل بخوبان نهد در نیل اینان نرود</p>	
<p>هوس باد بهارم بهیو حرام نرود هر که بود و نه چشم تو نرود از دانش چام می روی لبش هم نرود از بخت راه اغیرقان ترک کمان ابر نرود دل شکست ترا شکست من آورد به</p>	<p>باد بوسه تو بیاورد قرار از نرود نه دل خسته بیار مرز نرود آرد از لب جانش دامن بخت نرود رخت ماهند و آن سر سیه ابر نرود شکست در نیل تو اندر به دریا نرود</p>
<p>بخت بدیل بخت پیش بدلی بخت</p>	<p>بخت بدلی بخت پیش بدلی بخت</p>
<p>یا واد آنکه نه پایت از نظر ما نرود یا واد آنکه نه چشمت از بینا می گشت یا واد آنکه نه بین چو کله شکست یا واد آنکه نه شمع دلش از فروخت</p>	<p>است هم هر تو به چهره ما پیدا نرود مجنون عیسویت و لبش نرود در کابیش نه نو یک جان نرود دین دل من خسته پروانه بی پروا نرود</p>

یاد باد آنکه چاقوت قلمخ خنده زد	در میان من و لعل تو چکا میبازد
یاد باد آنکه دران بزرگه خلق دوا	آنکه او خنده مستانه ز رخ صبا
یاد باد آنکه صبر جی زده در کسبش	جز من و یار نبودیم چمنه با با
یاد باد آنکه خرابات نشین بودم	آنچه در مجلس امروزم ستا میبازد
یاد باد آنکه با صلاح شما میشد راست	
نظم هر که بر ناسفت که حافظ را بود	
یاد باد آنکه سر کوبی توام منزل بود	دیدم روشنی از خاک کعبه و دریا
راست چون من گل زان صحرای پاک	هر زبان بود مرا آنچه ترا دول بود
دل چو از پیر خروند معانی حسبت	عشق میگفت بشیخ آنکه سر کوب بود
آه ازین جور و فظلم که درین دلم است	دای زان عیش و تنم که درین دل بود
در دلم بود که بی دوست با ششم هرگز	چه توان گفت که سی من دل باطل بود
دوش بر یاد حریفان بخرابات شدم	خیمه دیدم خیمه دل پادشاه بود
بس گشتم که پیرم سبب درد فراق	مفتی عقل درین مسئله لایق بود
راستی خاتم فیسروزه بواجباتی	خوش در شیشه بی دولت مستعمل بود
دیدم کن توفیق که بکینان حافظ	که ز سرخی شایین قضا نامسل بود

<p>دوستی کو آخر آمد دوستداران را چه شد خون چکید از شاخ گل با بویان را چه شد خندان لیسان را چه پیش آمد بهاران را چه شد تا بوی خوش رسید بوی بویان را چه شد کس ندارد فوق مستی میگلان را چه شد هی شناسان را چه حال افتادایان را چه شد کس بیملان رونمی آرد سواران را چه شد</p>	<p>یاری اندر کس نمی بینم ایران را چه شد آید به جهان بزرگوارن خضر فرخی کی است دوست بهاران گل شکفت با گل میخیزد بخت ایستادن نگارن در دست بر نیامد ساه است ز بهر ساز خود نیکی و کرم و خوش به بخت کس نمیکند یک یاری و در شرف دوستی کوی توفیق که راست در میان افغان داد</p>
<p>حوا قضا اسرار الهی کس نمیداند و خوش از کس می پزی که دور روزگار ان را چه شد</p>	
<p>وزیر به سانی شرم در مذاق افتاده بود رجب به خوارتم لیکن طلاق افتاده بود طاقت و صبر از بیم بدوش طلاق افتاده بود هر که داشتش درش نباشد طلاق افتاده بود در شکوه و جلال بود هم طلاق افتاده بود عاقبت را با نظر بازی طلاق افتاده بود</p>	<p>یکه و با هم دی که طلاق افتاده بود از سر مستی و کربان بهر چه شب تاب نقش می کشم که گیرم بوسه از شمشیر ساقی جامم دادم ده که در سیر طریق ای بهر خور و زار که دوشستم آفتاب در مقامات طریقت هر که کردیم سیر</p>

گر نبودی شاه پیکر نصر الدین از کرم	کارگاه دین از علم و اتفاق افتاده بود
حافظ آن ساعت که این نظم پریشان می نوشت طائر شوقش بدام اشتیاق افتاده بود	
یارم چو طرح بدست گیرد در بوفتاده ام چو ماهی در پاش فتاده ام زاری هر کس که بدید چشم او گفت	بازار بستان فکست گیرد سایار مرا بشنست گیرد آیا بود آنکه دوست گیرد کو خسته که مست گیرد
خسته دم دل آنکه بچو حافظ جاسی زبانی است گیرد	
بنویس دلا بیا رکافند ای باو صبا بر آن شوق هرگز نتوبید او جدا بے نام تو نقش شد بر او نامه	بهر دست بآن نگار کاغذ از عاشق بهیتر ار کاغذ گر نبویسم هم نه ار کاغذ بر صفحہ روزگار کاغذ
بنویس ز روی مهر دانی بر حافظ و حسن کار کاغذ	

<p> ۱. الا سے ملوئی گویا سے اسرار سرست سبز و دست نوش اوجاوی سخن سر سبب گشتی باز و فغانا برست مازن از سافو گاسب چہ رہ بود انیکہ زور پرده طرب از پرده افیون کہ ساقی روت افکن نرو و چہ نقد کائنات است سکانہ در عالمی بخشند آب پیاد و حال اہل ورد و بندہ بستہ کوران کو اسرار رستی بریناں (نور) مری شین مال است خداوندی بجای بندگان کرد </p>	<p> ۲. باد اخلایت شکر ز نقار کہ خوش نقشے نووی باز خطیا خد از این مستاپر وہ برد کہ خواب آلودہ ایل می بخت پیار کہ می رقصند با ہم مست و شیار سر افغان را بر سر انداختار چہ بخت پیش عشق کیما کار بزور و زور شمرست این کار باغ اندک ز عشق بسیار در پیشہ جان بہر زلفش نور سترا و ندول و دغیم کردار خداوند از آفتابش نوردار </p>
<p> ۳. علم در حلقہ اندر زلف اشعار ۴. باو شکبہ گید رسوی آن نگار </p>	<p> ۵. بہر دو دست بستہ و سرشتا ہما ۶. اکشا کرد زلفش بوسہ من یار </p>

<p>باو بگو که سینه ناهرمان من دل داده ایم و تو زلفان بزم کردی چه روزگار فراموشی که ای دل به سازانم برین و صبر کن باری نشان دست از پیش نظر شو</p>	<p>باو که عاشقان تو موند ز انتظار براجاء و جریس را وقت رواندار ز هزار عهد یار و وفادار گوش دار ای میوه درخت زین شین ببا چون بروصال یار ندایم اعتقاد</p>
<p>حافظ تو تا یک علم مال جهان خود را ایستاد عشق نه که جهان نیست پایدار</p>	
<p>ای بزه گوی من خوابان درگاه اخی و جو فتنش نشان آن تو راویم من سینه افتاد لعل خالی تو باو از در و شکن اگر بار با من است عشقش چه در سر زلفی نهان گیرند اگر سر و پیش نهاد و سر می کشد برنج</p>	<p>قدرت برستی چه سحر و جادو بسیار مهرم و قطعه است پنهان تیر شکار از دست یار هر چه بکشاید دل و کار دانه مهره است راو تر می زکار و زار زین در اگر بر رستم ایم با خندار عقل طویل را بنویس و هیچ اعتقاد</p>
<p>مهره و بلوی تو حافظ کنون چو بافت در ششده رعیت دلش افتاده مهر واد</p>	

<p> با ناک بریت بی گل رویت بهار عمر کاند غمت چو برقی بشد روزگار عمر روز و سحر ارق را که نهد در شمار عمر بر نقطه دامن تو باشد در شمار عمر زان رو عنان گسته داند از شمار عمر دریا با کار دل که پیداست کار عمر بیدار گردان که نماندست با شمار عمر بچاره دل که هیچ ندید از شمار عمر </p>	<p> لایح خم از غوغا رخت لاله زار عمر از دیده گر سر شای باران رود در سر عمر به عمر زنده ام من زین پس عجیب عمر اندیشه از عجب یافت نیست هر گم عمر در طریق ز خیل جودش کی نگار عمر این یک دوم که کونت یار ممکن است عمر تا کنی صبح و فکر خواب و بیدار عمر دی در گذار بود و نظر سوسه ناکد عمر </p>
<p> حافظ سخن گوے که در صفحه جهان این نقشش ماند از قلمت یادگار عمر </p>	
<p> بر اندوه دل و غمزه دلزار بیار نماند شجر از عالم اسرار بیار شمع از قند نماند نفس از بیار سینه تبار کیه پیاپی از بیار بیار ساق این قدح آینه که در بیار </p>	<p> ای صبا بخت از خاک در بار بیار نکته روح فرا از دهن دیار بیار نماند کرم از لطف نسیج تو شام بیار بو فاسد تو که خاک و آن یار عزیز بیار روزگار است که دل چو مقصود بیار </p>

<p>بهر آسایش این ایامه غنایار یار خلفه از حسنم آن طره طریار خبره از بران در بر عیت اریار بایسان قفس خنده گلزار اریار عشوه دران لب شیرین فکبار اریار</p>	<p>ساگر نه از رگدزد دست بکوی رقیب دل دیوانه ز زنجیر مدنی آید باز نایمی سادلی غنچه جانباران نیست شکر آن اگر تو در عشق می یابی چمن کلام جان بخش از صبر که در می دست</p>
<p>دلن جان فکری از زویش رنگین کن دو انگشتر مست و خراب از سر باز اریار</p>	
<p>زار و بیار هم راحت جانے بمن آر یعنی از خاک مردودت نشانه بمن آر زار و دشنه زو او تیر و کمان بمن آر ساخته ز کعبه تازه جانے بمن آر دگر ایشان نشان در روانه بمن آر یاز دیوان قضا خدایان بمن آر</p>	<p>ای صبا شکفته از کوی فغانه بمن آر قلب بیاصل مار ازین اکسیر مراد در کینکله نظر بادل خوشیم جنگ است در غریبی و فراق و غم دل پیر شده سنگران راهم ازین می و ستاره غریبان ساقیا عشرت امروزه بفردا فکین</p>
<p>دلم از پرده بشد دوش که حاقه میسکفت ای صبا شکفته از کوی فغانه بمن آر</p>	

<p>ولا نهیم برتری خون دیده شرم دار آخر نعم یارب که جانان ز عارض پوسته چیم چو باد از خرس خانان بون خوشه چید مرادینی و قبیله بن بخشیده زنی بخش نگارستان چیدن آلم نخواهد شد از دست ولا در ملک شیرازی گزافه نگر دی</p>	<p>تو میروی دیدنی خالی کن اول بر آخر دها می صیدم دیدی که چون که کار آخر زیمه نه خوشه بر دار و خوشه بکار آخر بگو شتم قول بگو کمال بدست نه است یا آخر نیکو کار کار نه آینه نه نه نه نگار آخر دم صحت نه استار تها یا رونان نگار آخر</p>
<p>چون نه زافوز می چون اصل شیر آورد نو گوئی تا می حافظ از ساقی شرم دار آخر</p>	
<p>دیگر ز شاخ سرو سبزی بمیل خبر ای گل بنکار که شکفتی بکام دل زاد اگر بخور و قصور مست امیدوار از دست غایت نه ز شکایت نمیکشم گو دیگران امیدیش و طلب ترتم اندود می خور یا نگ بچاک خور غصه دور</p>	<p>گلها ننگ که چشم باز روی گل بود بالبلبلان بیدل بشد اکمل خبر مار را شراجه نه قصور مست امیدوار تا غیبت نه بخت نه بدلف نه نه نه مار احسنم نگار بود ای سرو گوید ترا که باده نذر کو چو امین نه</p>
<p>حافظ شکایت از غم پیران چه میکنی</p>	<p>در سحر وصل باشد و ظلمت مست تو</p>

<p>رو به بنام و را که دل از جان بگیر بلبل تشنه من بین و مدار آب در رخ چنگ بنواز و به باز نبود و خود چاک در ساج آبی و در سر قهر انداز بر نفس دوست گویا شود و هر جهان شکر با رنگ در پیش گیر از نهویم و در شش بیل رفتن کن ای مستی با با باش رنگ از بیم این آتش و آب و دل خشم صوفی برکش ز سر واده صافی در کش</p>	<p>پیش شمع آتش پر و از بجان گوید گیر بر سر تشنه خویش آبی در خاکش بگیر آتش عشق و در لعل خود و تنم بجهت گیر و در در گوشه تشنه دین را در بر گیر بخت گویا کن روی زمین شکر گیر و در تشنه شکر شمارا شکر و در شش را در گیر بلبل بچه طرب جوی و بکن ساغر گیر گو نام زود و دلیم خشک و دلم تر گیر سیم در باز و هر چه سیم در گیر</p>
<p>حافظه آراسته کن بزم و کوه و احتضار که بین جالس هم و ترک سحر و منیر گیر</p>	
<p>رو به بنام و هر چه خدم از یاد ببر یا که اویم دل و دیده و لوفان با زلف چون عنبر خاشاک که بوی بهشت سینه گوشه آتش که هپارس کیش</p>	<p>نور من و غنایان را هر چه برادر گویند با سحر عشق و خانه رسنه او ببر ای دل خام طبع این سخن از یاد ببر دیده کو آب رخ و جلال بهشت او ببر</p>

<p>سسی ناکرود و دین راه بجائے نرسی دوش میگفت بزرگان درازت بکشم روزمرگم گفتم و عده دیدار بد دولت پیرخان باد که باقی سهل است بعد ازین چه زودن فناک در دست</p>	<p>مزد اگر معطلی ملاحظه است او بهر یارب از خاطرش اندیشه میباید بهر و آنکه ستم طالب و فریاد از او بهر دیگر سگ کو برو نام من از یاد بهر باده پیش آرد بیکجا غم از یاد بهر</p>
<p>حافظ اندیشه کن از نازکی حسا طریار بروز در گش این ناله و منیر یاد بهر</p>	
<p>ساقی ای سبب بسیار دار و در عشق یعنی سخته آفتاب ست و ماه باده و جناب غم دوران خود که رفت و ز رفت نیکند عقل سرکشی تمام بزن این آتش مرا آب غل اگر رفت گوشتا دس رو غلغل مستوری از نازد دست</p>	<p>یک دو ساغر شراب بآب بیار کو ست در آن شیخ و شایب بیار در میسالی مر آفتاب بیار نفس منه بر باد و ربا بیار گردشش رازی طناب بیار یعنی آن آتش چه آب بیار باده ناسب چون گلاب بیار قلقل شیشه شیشه اب بیار</p>

<p>اگر خطا هست و اگر صواب بسیار دارد که کومت اصل خطا بسیار تا بجای شوم حسرت بسیار</p>	<p>یا صواب است یا خطا درون وصل او جز غریب نتوان دید اگر چه مستم به چار جام و گداز</p>
<p>یک دور طل گر آن به حافظه اگر گشت است و اگر نوا بسیار</p>	
<p>سلامت نیست حتی مطلع الفجر که در این ره نباشد کار بی اجر ولا اود است شمس با طهر و طهر فغان از این تطلو و آن هانین بجر اگر بس تاریک است به چشم شب بجر</p>	<p>شعب قدر است و طلی شد نامه بجر ولا در حاشی ثابت قدم باش من از زندگی نخواهم کرد توبه دلم رفقت و ندیدم روی دلدار بر آسای صبح روشن دل خدارا</p>
<p>و فایده ای بجایشش باش حافظ فغان الریح و انحران فی العجر</p>	
<p>در زبانتی بسکین خبر دروغ بد نسیم وصل ز مرغ صحرای بد ز دوشان قدیم این هک دروغ بد</p>	<p>صبار منزل جانان کده دروغ بد بشکرت آنکه گفستی بکلام دل انگل مرا و اجمه موقوف یک کوته تست</p>

<p>خواجه بزم تو بودم چو ماه نو بودی جهان هر چه در دست سحر و جادو مکارم تو آفاق - سحر و جادو چه در خیر و بدی - سحر و جادو کنون که چشمه نوش سحر و جادو</p>	<p>کنون که آه تناسمی نظر و بین زایل معرفت این خفته و بین از دو خط سینه و زانو سحر و جادو که در پناه عشق سحر و جادو سحر و جادو سحر و جادو</p>
<p>غبار غم بر دو سال برشته و خفا تو آب دیده ازین بر گزیده و خفا</p>	
<p>بدرشته موسم گل یاران از نزار دل بر گرفته بودم از ایام گل ز قوت ناله و زجر چو فغان بفرشته جان بپرستند از شراب کو خوش و شاد و شاد و شاد و شاد سحر و جادو سحر و جادو دل در جهان دین و دینی ای دل جان بپرستی بپرستی</p>	<p>ساقی بروی شاه بیرون از دینی یار کار سحر و جادو سحر و جادو از سحر و جادو سحر و جادو کان نیز بر سر سحر و جادو یار سحر و جادو سحر و جادو جام سحر و جادو سحر و جادو از قوت سحر و جادو سحر و جادو سحر و جادو سحر و جادو</p>

<p>ز آنجا که برده پوشی نطفه نیک است ترجم که رو به شرف عثمان بر عثمان رود</p>	<p>بفقدن با پیشش که طبیعت کم عیار تسبیح شیخ و خرقه زنده شرا بخوار</p>
<p>حافظ چو رفت روزه دلی نیز میسر شد ناچار باده نوش که از دست رفت کار</p>	
<p>عاشق یارم مرا با کفو با ایمان چه کار از لب جانان بنی ایلم نشان زندگی کشته عشقم مرا از شعله دوران چه نسیم قیله محراب من ابروی دلدار است لب چو که اندر هر دو عالم یار سپیدار مرا هر که از خود شد مجرور در طریق عاشقی صورت جان چه جای سیرت در آن گزین</p>	<p>تشنه دردم مرا با اصل با بجزان چه کار پس مرا ای جان من با جان جانان چه کار مفلس خردم مرا با زمره دیوان چه کار ایرن دل شوریده را با این چو آلت چه کار بپشت دوزخ و با جود باطلان چه کار از غم و دردش چو کاهی دایران چه کار مرو عاشق پیشه را با صورت جانان چه کار</p>
<p>حافظ اگر عاشق دوستی و گریه یاز گوسه عاشق یارم مرا با کهنه دایمان چه کار</p>	
<p>اگر بودم بجهان نه روم با دیگران خرم آن رز که با دیده گریان بر دم</p>	<p>بجز از خدمت زندان کتم کارگر تا زلم آب و در بیکده یکس با دیگر</p>

<p>معرفت نیست این نام خدا یاد دے حایت میلبد خاطر ابر گذارند اگر ساعد شودم دانه چرخ کبود راز سرست ناپاين که پستان آفتند یا اگر رفتند نیست پیرینا نیست آدم از دینا نام که فانی هر ساعت</p>	<p>تا برم گوهر خود را بچسبید و در غمره شوش و آن طره طرا در هم بچسبید آورش باز بکار در هر زمان بادت دلی بر سر انا در عاش شد که دم من نپای در کندم قصد دل زار باز در</p>
<p>از گویم ندرین واقعه ای که تنهاست خفته گشتند درین بادیه بسیار در</p>	
<p>نصیب کنی که نشسته بود بهانه گیر ز وصلی رسته جوانان تیره در نیم خورشید جهان پیش آفتان بخوشی دشمن سره خوش روی بساز سخا بر آن سرم که نوشتم می گفتم دلی رسید ارا که پیش می گیر چشمه تازی بیا حضور را گوند</p>	<p>هر آنچه هیچ شوق بود شد پذیر که در کیم عمرت که عاالم گیر که این شایع قلیل ست دین برای حفر که در دوش گویم سبب الهم در اگر موافق تر بیس من شد قدیر خبر رسید بجهان نیست در غیر که اندک نه بوقی رضاست غلام گیر</p>

<p>بهرم تو به نام قدح ز کف صدار چو لاله و قدحم ریز ساقی است ناب سے و وسالہ و محبوب چارہ مالہ نگہ منت کہ خاک کن لاله با دای دل بیار ساغر یا قوت و فیض از رخ شتاب نوش ما و در هم صال بان کن چو شیب تو به درین بزم گلو دانا</p>	<p>وے کرشمہ ساقی لیکنہ تقصیر کر نقش خلل نگارم نمی و در خمیر ہمیں اب ست صحرانیت صغیر کبیر کہ میکانند دران جہاد و در غیر حسود کو گرم آصفہ سبین و بمر سخن شکر کہ زندہ نام ہم خوش طبع کہ ساقیان گمان ابر و ستارہ زندہ شیر</p>
<p>چو جای گفته خاج و شعر لمان است کرشمہ حافظ شیرازیہ ز شعر زلیخا</p>	
<p>یوسفی کم گشتہ باز آید کینان غم غمز این دل غمزدہ جالش شد دل بکن دور گردن گرد و روزی بر مراد گر با وجود باشد باز بر زلف چمن با ان مشد نویسد چمن باقی و غار سحر ہوگر گردان با غم شاد خودی نیات</p>	<p>کلیہ اختران شود روز سگستان نام غمز دین سرشورید باز آید بلان غم غمز و انما یکسان فنانہ کہ در ان غم غمز چتر گل بر کشی ای مرغ خوش طبع غم غمز باشاندر پردہ ہنر نیای پیمان غم غمز چشمہ لاله افروغی سہل غم غمز</p>

<p>در بیان این گوشه که به خدای نود قدم حال را در وقت جان و ابرام قیام ای دل اریل قانیای دوستی برکنند گرچه منزل بس خطرناکست مقصد ناپدید</p>	<p>سر زندهاگر کند خاری میلان غم مخور جلد میدان خدای حال گران غم مخور چون ترا فرست کشید این طوفان غم مخور بسیار نیست کور نیست پایان غم مخور</p>
<p>حافظ کلام در کتب و غلو شبهاست نار تا به دور دت و عاود در قرآن غم مخور</p>	
<p>لے سرواز حسن که خوش میروی بنان فرخنده باطلع بازست که در ازل آن را که بوسه عزیز زلف تو آرزوست از طبعه قیاسی نگر دو عجب ارم پروانه انداز شمع بود سوز دل لے دل کو طواف کن که بیت توفیق یافت هر دم بخون دیده چه حاصل شود بخت صوفی ماک تو به زبانه کرده بود و دش</p>	<p>عشاق را بسنا ز تو هر خط صد نیاز بریده اند بر قد سروت قبا لے نیاز چون عود گو بر آتش سوزان بگو نیاز چون از را گر بند مراد در آن گماز بے شمع عارض تو دلم را بود گداز از شوق آن حرم ندارد و سر حجاز بے طاق ابرو تو نساز مرا حجاز بگلست عهد چون در چرخ نیاز</p>
<p>چون با دوست بر سر خیمه رفت گفت زلمن</p>	<p>حافظ کلام در کتب و غلو شبهاست نار</p>

<p>راو سیکه عشاق راست در رنگ دانا چه گوشت که ز سوز برون چو می نسیم خوش که شد حسن ست و ز جانت بهرج در زوم با این خوشتر است شبه چشمن بهر که ز بخت به خواهم تم ز جو تو چشم از جهان فرو میفتد چه طاقه که ز دم بر دل ز ستر چه غنچه ز نرفته نسان کجا ماند</p>	<p>جان نواز که ججاج را بر ابرو حجاز ز اشکای پس حکایت که من نیم غماز بحال دولت محمود را ز لبت ایاز چه کعبه یا خیم که ز بخت پرستی باز که با تو شرح سر انجام خود کنم آغاز آید دولت وصل تو داد جانم باز بهره روز وصال تو در شبان روز دل مرا که نسیم صباست محرم را</p>
<p>ز شوقی مجلس آن اهل کوی حافظ گفت چو شمع جفا کند رسد بنو بیدار</p>	
<p>بر نام از نماند لبست کام هنوز رو ز اول گفت و نیم در سر زلفین تو از خطا گفت شیهه سو ترا شک تقن تا بم من نترست و در لب جان مسهر پر تر شد ترا و خلوتم وید آفتاب</p>	<p>بر آید بیا مصلحت در نه نشام هنوز تا چه خواهم شد درین مؤخرانم هنوز میزند هر لحظه تیر سحر با غم هنوز ال لیل از لب جان می آید ز غم هنوز سید و چون سایه هر دم ز لب با غم هنوز</p>

<p>دراز دل دود است مار سالی فعل لبست ساقیا یک منده زدن آید شکون کردن دیگر گفتی جان بد به تاباش است از لعل</p>	<p>چرخه جاسک من سرگرم کن جامم برون درویان بیکگل من شش او خامم برون جان بفرمایش بزم نیست آگاهم بزم</p>
<p>در حکم آورد حافضه فتنه فعل لبست آب و حیدان می رود هر دم ز افلاکم برون</p>	
<p>حسب مقدم گل راجح روح بخشید باز دل از حبس بر کن ناله زاکه در عالم و تاشتم هم چو کمان از غم و نیکویم حکایت و شنبه چو لعل بزمستان کنیند ز طره تو پریشانی و لم فتنه فاش هنر او دیده بر من تو ناظر ند و تو خود اگر بپوشد کای دل رود ناد کن</p>	<p>کجاست ببل خوشگوشه گوهر آلود غم شسته شاد می خاوا گل و شنبه خزان هنوز ترک کمان ابروان تیر انداز کز نیست سینه مار لب کینه محرم راز ز شک نیست غریب ار دو غماز لفظ بر چه کس بر نیکی آغان دم از محبت او مینماید بر و دیار</p>
<p>خبا بر خاطر آشتیم جسمم کو کند تو بر لب چاک نه ای حافضه از قلمم</p>	
<p>منم غریب یار و توئی غریب نواز</p>	<p>در به حال غریب دیار خود و راز</p>

<p>هر کس که خواهی گیر و بازم بند بر آتشین خیال تو میدهم بوسه ندین نان شتر قبول نهادم کرد ولا مثال ز شایسته که صبح در پی اوست گرم چرخ خاک زمین غمناک بی سوسه دهن سینه دلم چون کبوتران بلبلید خیالی قدر بند تو سکنندل من</p>	<p>بشرط آنکه کدام نظر نگیری باز بر آستان صالت چو میشه مستند بر آستان تو گاهم ازل نهادم باز که میشد و نوش هم باشد نشیند فلز خرام میکنم و بر خاک سایه ای انداز چه آهسته است که بر جان نهادی باز تو دوست کو به من من دایم دوست</p>
<p>حدیث اوردن ای بدی تمام درست که حافظ اقلیدر اورد بود و شاه باز</p>	
<p>نعم که دیده بدیدار دوست کردم باز نیازمند با گوشت از عذاب و شوبه بیک قطره که شاد کردی لب خواجه طهارت از به خون جگر زده عاشق ز شکلات طریقت عیان تابایی دل درین مقام مجازی بجای گیر</p>	<p>چون فکر گوشت ای کار سازنده نواز که گمبای هر دوست خاک کو سه نیاز بیا که در رخ دولت کنی کرشمه نواز بقدر مقلد عشقش در دست نواز که مود راه نیندیشد از تشنه فرزند درین سراپا باز بجای غیر عشق باز</p>

من از نسیم سخن چنین چو طرف بر بندم	چو سرو را ستاین باغ است به تمام
اگر چو حسن تو از عشق میسر مستنی	من آن نسیم که ازین عشق بار نیام
<p>ظلال سرانی آهید مرشد بس در</p> <p>دوران مقام که حسا فطر بر آورد آواز</p>	
هزار فکر که دیدم بیکام نه نیست باز	ترا بیکام خود و با تو خوشی و اساز
روندگان حقیقت رو بلا سپهر	فریق عشق چه غم دارد از تشبیه و فراد
غم حبیب بیلان برز به تیره رفیق	که میت سینده از با یکینه غم راز
چه فتنه بود که مشاطه قضا نمیخت	که کرد ز کس سستش سیه بستر ناز
بدین پاس که مجلس منورست بدست	گرت چه شمع جفای رسد بسو و بساز
لاش که برش من آمد از غم عشق	زاشکای پس حکایت که من به غم غار
اسید قد تو سید آتم ز بخت بلند	نسیم زلف تو میخواستم ز عمر و راز
بنیم بوسه عکس بکوز ابل و شله	که کید و دشمنی از جان تو بجز و راز
<p>گلند ز فرقه عشق و مجاز و عراق</p> <p>نوبه با یک غزلها و حافظ شیراز</p>	
بیا و کشتی مادر شطرب شراب انداز	غریب و دلورده جان شیشه و باداز

<p>مرا کشتی آید و در افکن ای ساقی ز کوسه بیکه بر شتام ز راه خطا بیا لانا ن س گلبرگ شکایه جایی اگر چه مست خرابم تو نیز لطف کن به عیش شب اگر ت آفتاب میباید مهل که روز و قافتم بخاک بپایان</p>	<p>که گفت لند کونی کن در آب انداز مرا در ز کرم دره صواب انداز شراب و رشک حد و دل گلاب انداز نظر برین دل سرکشه خراب انداز ز رش و دقت گلبرگ زلفت آب انداز مرا بپیکره برودم شراب انداز</p>
<p>اگر از تو یک سر بر سر کشد حافظ بگیر و در غم زلفش هیچ و تاب انداز</p>	
<p>حال خرمین دلاں که گوید باز جز و نلا طون خم نشین شراب شمش از چشم نه پرستان باد هر که چون لاله کاسه گردان شد بیکه در پرده چنگ گفت سخن بکشاید دلم چو خنجر اگر</p>	<p>وز فلک خون جگر جوید باز ستر حکمت بنا که گوید باز ز کس مست اگر برودید باز زمین جنانخ بخون بشوید باز بر شش موسی تا نوید باز ساعنه لاله گون جوید باز</p>
<p>گر در بیت احمد خشم حافظ</p>	<p>گر تیسر و دلبهر جوید باز</p>

<p>پیش از آنکه که شود کاسه غلغله انداز حالیا غلغله در گنج افسانک انداز آتش از جگر جام در افلاک انداز آزار از سر سینه و سایه بارانک انداز از لب خود بشه خاکشتر پاک انداز پاک شاد اول پس بپای پاک انداز دو دو آتش در آئینه آلودک انداز بر رخ او نظر از آئینه پاک انداز</p>	<p>خیزد کاسه ز آب طرب پاک انداز حاجت منزل با طهر طاق شاد انداز ملکین غرضه دانی که بنای کند بر سر توبه سرو که چنان خاک شود لبی مارا که ز آب سر زانند و نخست غسل اشک نام کل طریقت گوشت یار یکن زاده خود بین که بخیر نیست چشم آلوده نظر از رخ جانان دوست</p>
<p>چون گل ز کشت و جامه پاکین خاک دامن قباد در آفتاب چاک انداز</p>	
<p>در رخ و عود قتال طبع و رنگ آینه هزار جامه تقوای و خرد هر پیر بخور جام شراب بجا آوم بر ز آب سرد ز عود حن بر آتش تیز که جز دلاست قوم نیست هیچ و شادیز</p>	<p>دل ربوده لولی و شمع شورا گنیز خدایه پیر چاک با هر ویان باد فرشته عشق ندان که چه است قصه جزا غلام آن کلام که آتش افروز فقیر رخت بدو گاه است آدم رستم</p>

بیا که حافظه بماند و در آن من گفت	که در مقام رضا باش از قضا مگر تر
پایه که در کفتم بند تا سحر که حشر	بے زول بر من هول روز رستاخیز
<p>میان عاشق و معشوق هیچ حائل نیست تو خود مجاب خودی حافظ از میان خبر</p>	
روز عیش و طرب و ماه و صیام است امروز	کلام دل حاصل و ایام بکام است امروز
گوهر و سفلکی رخ مناس از مشرق	که مرادین آن ماه تساهل است امروز
زاده س را که بنوعی چه صلاحی جاس	چون که در کعبه خرابات مقام است امروز
صبحدم بلبل مست از چه سبب بیال	کار او چون زاهدان بنظام است امروز
مختسب بیدار گویند در زمان را	کا که به شاد و غمی نیست کلام است امروز
<p>گو گویند خلاص که غمی حافظ را چشم بر لبه نگار و لب جام است امروز</p>	
از لطفین سیه چشم بستم اندر زده باز	و قضا من شوریده بهم بر زده باز
ز آن ربه که کو چشم بر آن نو که امروز	بر سه زده طعنه و بر نه زده باز
بر سحر عشرتیم زده ناکه لیکن	با تو چه توان گفت که ساغر زده باز
از دودل خسته ام ای دست خدایت	کا تشس من سوختن دل زده باز

<p>من سرچشم بر سر دای تو دارم نقد سرو قلب که با لود ۱۰ ام از چشم از غالیه بریم زده خوش شکوه نقد</p>	<p>با آنکه من بسر زده را سر زده باز بر سکه رویم همه بر زده باز امروز همه بر گل و شکر زده باز</p>
<p>شمار غمت راست که بزل حافظ خنددار که بر صید کبوتر زده باز</p>	
<p>درا که در دل خسته توان در آید باز بیا که فرقت تو چشم من چنان بر بست پیش آینه دل هر آنچه میدارم همه که چون سپهر بگشاید گرفت زخوت باوید دل بد کن بنده احرام بر آن شل که شب استن آمده است بر دژ</p>	<p>بیا که در دل مرده روان در آید باز که فتح باب وصالت مگر نشاید باز بجز خیال جالست نمیناید باز مخیل شادی دوم خشتناید باز که مرد راه نمیدیشد ارچه نماید باز ستاره می شمرم تا که شب چو آید باز</p>
<p>بیا که میل بطبع غم خسته حافظ بپوش گلشن وصل قومی میر آید باز</p>	
<p>لے صبا گر گذری بر ساحل رود دارم منزل سلیمی که بادش هر دم از اصد سلام</p>	<p>بوشن خاک بن دای و شکین کن نظر بر صلیه ساربان بینی و آتشک جبر</p>

<p>عمل جانان بپوش آنگه بزاری هر دو را حشرت بشکیر کن منی نوش کانه در راه دل جفت می سپارد جان بشیم ستیا سر کج تول صاحبان را خواند ای آنگه باب طوطیان در فکرشان کامرانی میکنند عشق بازی کار بازی نیست دل مردار</p>	<p>کز فراق است ستم که هر مان فریاد بر شیروان را آشنایان است باغیر بس گرچه پیشاران ندانند اختیار خود بکس گشتالی خورم از هر جان که در بند بر در خوشگوست بر سر نیزه مسکین بکس زانکه گوی عشق نتوان در پیچگان بپوش</p>
<p>نام حافظ که بر آید بر زبان کلام دوست از جناب حضرت شاه مرسل است این ملت</p>	
<p>جانان ترا که گفت که احوال ما پیرس آنجا که لطف شایع خلق که می گفت خواهی که روشنت شود احوال تیر عشق هیچ آگهی ز عالم درویشش نبود از دلق پوش صومعه نقد طلب بجو درویش بلید خرد باید عشق نیست نقش حقوق خدشت و احوال تنگ</p>	<p>بیگانه کرد و نقشه هیچ آشنای پیرس جرم گذشته عفو کن و ماجر ا پیرس از شمع پیرس قصه زباد صبا پیرس آن کس که با تو گفت که درویش ا پیرس یعنی زلفسان سخن کیس ا پیرس لے دل بر دو خون و نام دو ا پیرس از لوح سینه می کن و نام ما پیرس</p>

از با بجز حکایت هر دو قلمبر	با قصه سکندر و دارا خوانده ایم
حافظ رسید موسی کل معرفت خوان در باب نعت عمر و زین و چا پیرس	
که چنان زو شدیم به فرمان کرد پیر که چنانم من ازین کرده پشیمان کرد پیر در جنت یکشتم از مردم نادان کرد پیر فتنه میکند آن زگس فشان کرد پیر دل مین سپرد از دست بدشان کرد پیر گفت آن یکشتم اندر خم چو گان کرد پیر	و ارم در زلف سیاحت گلچندان کرد پیر کس با امید و فخر بک دل و دین کلاه بهر یک جیره که از آرزوستش در پیرست گوشه گیری و سلامت بودم بود و س زاهدان با سلامت بگذران س لعل گفتم از کوی خلک جد و رتبا کای پیرم
گفتش زلف بکین که کشای گفت حافظ این قصه در ازت بقرآن کرد پیرس	
در چشمه شید ۱۵م کرد پیرس در بستن بکر بکر ۱۵م کرد پیرس میوه و آب ۱۵م کرد پیرس زخمی ۱۵م کرد پیرس	در چشمه شید ۱۵م کرد پیرس گشته ام در جهان و آسنگار اینچنان در بوی خاک و درش بے تو در کلبه گلی خورشیدش

<p>سختی کشیده ام که میسر لب نهی گزیده ام که میسر</p>	<p>من گوش خود از دافش دوش سوسن لب چو میگری که گوس</p>
<p>چو حس افکار غریب در رو عشق بقای رسیده ام که میسر</p>	
<p>هر دو عالم را بدین جو که مارا دوست هر دو عالم پیش چشم افروخته یک سدا لے غلط گفتیم باشد شمع را فرو پیش قد را لذت گریه کوفت اندک تا ترا دیدم که دم بزد بیدارت من چنانم که خیالم باز تشنه بر سر زندان رقیبان بسکارت خوش</p>	<p>در ضمیر با لیک نه غیر از دوست کس یا رنگم که گویا نگریل کردیم جو در غری چون شمع در پیش رویت غافل ست آن کوشش از تو می چو پنهان تا ظم قفس تو بر کوسه که نیم خیر مردان را اگر عس شب خیار در دست کویت از شگم چو در گشت و سیرم که باز</p>
<p>حافظ این ره پای لاشه دگر تو نیست بعد ازین نشین که گری پر خیزدین فرس</p>	
<p>نسیم رخس شیر از یک زانست که سیر معوی و گنج خانقاهت</p>	<p>و لایق مغربخت نیک خواست و گزینش جانان مغرب و دوش</p>

<p>کہ این قدر زہر جان کس بالاطاعت ہیں کہ شیشہ صاف و تپ چاہت ہیں تڑا ہل و اش و فلی جین گناہت ہیں حریلم در گپیرعتان پناہت ہیں زہر ہوان محسنہ کردہ خداہت ہیں رضا سے از دو اندام پاؤں پناہت ہیں</p>	<p>بصد مصطفیٰ نبیین و ساغرے نوش ریادتی مطلب کار بر خود آسان کن خاک بر دم نادان دہر زام ملاو و گر کین بکشاہت عیے ز کشور دل ہولے سکن الموت و عہد یا بقیم بخت و گران خور کن کہ در دو جہان</p>
<p>بہج در و و گریست حاجت لے حافظ و عاے نیم شب دور و جہاں پناہت ہیں</p>	<p>گھنڈا سے زگلستان جہان مارا ہوا من و مصیبتے اہل ریاد و دم باد قصر فردوس پاداش علی می بخشند بنشین رہیہ جو سے و گذر عمر زمین نقد باز از جہان بنگر و آزار جہان یار اہم است چہ حاجت کند یاو طلبیم از دغوش خدا و ایشتم مفرست</p>
<p>زین چمن سایہ آن سرور دان مارا ہوا از گرانان جہان رطل گران مارا ہوا ماکہ ز ندیم و گد اویر مستان مارا ہوا کاین اشارت ز جہان کہ ران مارا ہوا گر شمار از ہوا میں این سود و فزائن مارا ہوا دولت صحبت آن مونس جان مارا ہوا کہ سر کو سے تو از کون و مکان مارا ہوا</p>	<p>از گرانان جہان رطل گران مارا ہوا ماکہ ز ندیم و گد اویر مستان مارا ہوا کاین اشارت ز جہان کہ ران مارا ہوا گر شمار از ہوا میں این سود و فزائن مارا ہوا دولت صحبت آن مونس جان مارا ہوا کہ سر کو سے تو از کون و مکان مارا ہوا</p>

نیت مارا بجز از دل تو در سر تو	دین تجارت ز شمع و د جهان مارا بس
حافظ از شرب قیمت کله بے انصافیت	طبع چون آب و غزلهاست روان مارا بس
<p>اگر رفیق شقیقه درست پیمان باش شکینج زلف پریشان بدست ماهی گرت هو است که با خضر چشمتن باش رمو و عشق نوازی نه کار هر غصبت طریق خدمت و آئین بندگی کردن در گنبد حرم تیغ برکش ز نغاه تو شمع انجمنی یک زبان و یک دل کمال دلبری چشمتن در نظر بازیت</p>	<p>حریت مجرّه و گریانه و گلستان باش گو که خاطر عشاق گریه پریشان باش نهان ز چشم سکنه رچو آیین باش بیاد تو گل این بلبل غمخوار باش خدا که را که را کن بیاد سلطان باش از آنچه بادل ماکر ده پشیمان باش خیال کوشش پروانه برین مندان باش بشیره نظر از ناظران دوران باش</p>
شموش حافظ و از جو بر بار ناکم	ترا گفت که بروی غیب چیران باش
<p>لے دل علام شاه جهان با شتاب از خار جوی نزار یک جوی خرنده</p>	<p>پرواسته در حمایت لطف آنک باش گو که تا بگو دست افش پناه باش</p>

<p>چنان احمد شفیق بود و ز سر سینه آن را که دوستی علی نیست کافرت امروز زنده ام بواسطه تو حاصل قبر ام هشتم سلطان دین رضا دست گیرسد که چینی گل ز شاخ مهر خندان که زاهد تقوی طلب بود</p>	<p>گو این تن پاکش من پر گناه باش گو زاهد زمانه و گو شیخ راه باش مست و جامه پاک اما مان گناه باش از جان بیوس و بدو مان با گناه باش باری بپای گلشن ایشان گناه باش خوای سفید جامه و ظریف سیاه باش</p>
<p>حافظ طریق بندگی شاه پیشه کن و انگاه در طریق چمدان راه باش</p>	
<p>از زلف و دل تنگ مر افس جان باش زان باده که در مصطفی عشق فرو نشند و زرقه چاکش زدی ای جان نالک آن یار که گفتا تو ام دل نگران بست غون شد و لم از حسرتیان اهل دانه باش جابرش از غصه جبار سه نشیند</p>	<p>دین سوخته را محرم اسرار زان باش باراد و سه ساغر باده و گو رمضان باش چند سکن و سر علقه زدن جهان باش گو میرسم اکنون بسلامت گران باش آن روح نجات بهمان مهر و ان باش لایعیل سرش که عقیقه روان باش</p>
<p>حافظ اکبر پس یکینش جام چنان باش</p>	<p>اگر در نظر آصف همیشه بمان باش</p>

<p>باغبان که چو در می صحبت گل با پیش لعل دل اندر بندد نفس از پریشانی مثال با چنین لب و دهنه بادش نظر بازی هم زنده عالم سوز را به طاعت بینی چه کار شکسته یقه و بوی بود آتش در طریقت کافورست ناز ازین ز کس مستانه پیاپی کشید ساقیادگر دوش ساغر تعلل تا چو نرسد</p>	<p>بر خفا سازد جبران صبر زبل با پیش مرغ ز پر که چون بدام افتد کل با پیش هر که رویه یاسمین و جعد زبل با پیش کارنگ است آنکه تدبیر و عقل با پیش راهبر و گدازنده هر باشد توکل با پیش این دل شود یکه گران آفت کال با پیش دور چون با عاشقان افتد تسلسل با پیش</p>
<p>ایست حافظه مانوشد با ده پیکار از چنگ عاشق سکین چو چندین قتل با پیش</p>	
<p>بر و ازین قرار و طاقت دور است نگارے چاکے شوخی پر پوش ز تابه آتش سودای عشقش چو پیراهن شود آسوده خاطر اگر بوسیده گردد آستخوایم دل و دنیایم دل و دنیایم برده است</p>	<p>بیت سکین دل و سیمین بناگوش حریفه هوشه ترسکه قبا پوش بسان دیگ و اتم میز پر جوش گرت همچون قبا گیرم در غوش نگر دو مهر شش از جانم فروش برو دوشش برو دوشش و دوش</p>

<p>دولے تو دولے تست حافظ لب لاشش لب پشش لب لاشش</p>	<p>بہار و بھدر چو کاہست فیروز و انوش بہار و بھدر چو کاہست فیروز و انوش زنگ تفرقہ خدا ہی کہ سخی نشوے دلیہ نما و سالوس جان بن فرس بندش باد کہ قنایم صغ قیمت کرد بر احوال شان و جام باد و حرام بر لابی اگر خود سر آمدی چه عجیب</p>	<p>بکر و گار و ما کردہ ہم مصالح غیش اگر ز متقاعدت خبر شود ویش مشوہ بان تراز و تو در پے کم ویش قدح بیار و زن مرغی برین لی ویش در انوش از انوار نوش ویش نیچہ طریقت امت ہے شریعت ویش کہ تو حسن تو بود از اس علم ویش</p>
<p>دوان تنگ تو دگر جان حافظ شد بجان بود خضم زین دل بحال اندیش</p>	<p>بہار و بھدر چو کاہست فیروز و انوش بہار و بھدر چو کاہست فیروز و انوش زنگ تفرقہ خدا ہی کہ سخی نشوے دلیہ نما و سالوس جان بن فرس بندش باد کہ قنایم صغ قیمت کرد بر احوال شان و جام باد و حرام بر لابی اگر خود سر آمدی چه عجیب</p>	<p>بکر و گار و ما کردہ ہم مصالح غیش اگر ز متقاعدت خبر شود ویش مشوہ بان تراز و تو در پے کم ویش قدح بیار و زن مرغی برین لی ویش در انوش از انوار نوش ویش نیچہ طریقت امت ہے شریعت ویش کہ تو حسن تو بود از اس علم ویش</p>

<p>تو همچو باد بباری گره کشاید باش بهرزه طالب سیرخ کینا میباش</p>	<p>چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ دخا بوسه ز کس در سخن نمی شنود</p>
<p>مرد طاعت بیگانگان مشو حافظ دے معاشر زندان آشنایباش</p>	
<p>میرند غمزه او داد که غم بدل ریش آشنای تو نثار و سر بیگانه و دلش زود بی درو طاعت تو کار س از پیش گر لب لعل تو زیندگی بدل ریش چشم مست تو که بشاد کین از پیش پیش بس مسلمان که شود کشته آن کز پیش که ز غم خردن تو زرق نگرده کم پیش پس میان ز دل خود ز غم دل و از پیش تو است از شعله عجب گزینا ز در و پیش</p>	<p>من خرابم ز غم یا رخا باقی خوش با تو پیوستم و از غیر تو دل بسببم بنیادت نظر کن که من دل شادما آخزل پادشاه حسن و راحت چه شود خرمین جبرین سوخته دل و ادبیا گر چای پیوسته سر زانند که هم بکشاید پس زانوشه شین و غم بیرون بخور چون که این کوشش بهمانده سوخته اند پیشش حال دل سوخته کن به پیش</p>
<p>حافظ از نو تر به پیش تو کلمه گرفت که ز بدل پیش به خندان سرش</p>	

<p>چه عجلت صبا زلف غیر افتاش کجاست بنفشه تا که شرح غصه دهم نسیم صبح وفا نامه که برود دست زمانه از ورق گل شال رودی توست پس شدیم و نشد عشق را اگر اندید جبال کعبه گر عذر بر هر دوان خواهم دل که بخت تو را غیر تو بهمان سیداشت دین شکسته میت اخزن که می آرد گیرم آن سر زلف و دست خواهم</p>	<p>بهر شکسته که بر دست آرد شد جانفش که دل چه میکشد از روزگار چو افتاش رخسار دیده ما بود محبت عذر افتاش دل ز شرم تو در غنچه کرد پنهانفش بتارک الله ازین ره که نیست پائش که جان زنده دلان سوخت و پائش بهین که دیده کند فاشش پائش نشان بر سینه دل از پند زخماش که داد من بستاند گزوستاش</p>
<p>سحر طرب چنین می شنیدم از لبیل نوله حافظ غرض ایچا غزلخو اش</p>	
<p>چو جام اعلی تو نوشتم کجا بانه نوش سرم فلانم نوز را که ازین آرد و نه بوسه آنکه ز سینه اند کز نه با بوم مرا که که خاموش باش و دم گذش</p>	<p>چشم مست تو نیم بجای نماند گوش مرا که زده فروش بشر اجماع فروش روم سبوی خرا بیتان کشم بر دوش که درین نتوان یافت غرض را خاش</p>

اگر حدیث تو گویم کدام طاقت دهوش که باد آتش تیرست و خنجران در جوش که یار نوش کند با ده و تو گوئی نوش	اگر نشان تو جویم کدام صبر و تسلیم شراب بخته بختان دل فسرده نسیم روضه جنت بدوق آن رسد
مرا چه خلعت سلطان عشق میدادند نمازدند که حافظ خوش باش خوش	
خداوند که مدار از زوالش که عمر خضری بخشد ز لالش عبیر آینه می آید شمشالش بخواه از مردم صاحب کمالش که شیرینان ندادند الفعالش چه داری آگهی چننت حالش که دارم عشرتی خوش بنیالش دلا چون شیر مادر کن حلالش	خوشا شیر از وضع بنیانش ز رکعت آباد اصدوحش الله میان جعفر آباد و مصطفی بشیر از آس و فیض روح قدسی که نام قنبر مصری برد آنجا صبا زان لولی شنگول سست مکن بیدار ازین خوابم خدارا اگر آن شیرین پیغمبرم بریزد
چرا حافظ چمی ترسیدی از جبر نکردی شکر آیام و حالش	

<p>در عید یادشاه و خطا بخش چرم پوش صوفی ز کج صومعه در پای غم نشست احوال شیخ و قاضی و شریک پهلوان آفتاب گفتنیت سخن گرچه مجرمی ساقی بهار سیسهر و جام نئے نماند عشق سست و فلسی و جوانی و نو بهار ای پادشاه و صورت و معنی که مثل تو چندان بان که خرقه از رقی کند قبول تا چند آنچه شمع زبان آوری کئی</p>	<p>حافظ قزاقش شد و معنی پیاده پوش تا دین مقرب که سبزه یکشد و پوش کردم سوال صبحدم از پیر فرودش در کش زبان و پرده گداز نمی بندش آفرید بکن که خون دل از غم بپوش عذر دم نپذیرد و جرم بیل کرم بپوش تا دیده هیچ و دیده و شنیده هیچ گوش بخت جرات از فلک پیر زده پوش روانم را رسید ای محب خموش</p>
<p>دیشب نداز عیب بگویش و لم رسید حافظ تو غصه که خور و نشین و بپوش</p>	
<p>دل مریده شد و ظلم من درویش چه بید بر میان غویش می لرزم خیال جصله ببحر می پرم بیات بگو به یکده گریان و سر فلند و دم</p>	<p>که آن شکاری سرکشه و اچم پیش که دل پرست گمان را و میتا کافر پیش چماست بر سر این قطره محال پیش چرا که شرم می آیدم ز حاصل پیش</p>

<p>زنجیر بر سر نیاے دون کن در دیش که موج میزندش آب دروش بر سرش گرم بهر دست نهند دل دروش که شرط عشق نباشد شکایت از کرم دیش</p>	<p>ز عمر خضر بماند ملک است کند ر بنام آن خورشید عافیت کش را ز آستین جلیبان خود خون بچسکد تو نبه گله از یاد شده کن ای دل</p>
<p>بدان مکر زسد دست هر که حافظا خزینة بخت آرد ز گنج قارون بشین</p>	
<p>که دور شاه شجاع ست و میر تویش هزار گویند سخن بر دامن و لب خلموش که از نهفتن او دیک سینه بپوش بر بے یار بنشینم و با بگ نوشت تویش امام شهر که سجاده میکشید بر دوش مکن بفسق بیایات و زهر هم بفروش چه قرب او طلبی و صفای زنت کوش که هست گوش دلش محرم بپایم سرش گدگن که نشیننی تو حافظا خورش</p>	<p>سحر ز هفت شهر رسید مرده بگوش شد آنکه دل نظر بر کناره میفتند بیا بگ چنگ گوئیم آن حکایتها شراب خاکی از بنیم خفتب غور و ز کوه سیکره دوشش بوش می بود دلاد لالت خیرت کنم بر او نجات محل نور تجلیست رله انور شاه بهر نیاے جانش سازد و میر از دور مصلحت ملک خسروان داد</p>

<p>شربت میوه ای که در دهن بود و در میاوری که نتوان شد ذکر آسمان این کس بر صید بهر ای بیگن جام جم بر آ نظر کردن بدو نشان ساقی بزرگی نیست بیاتار در نه صافیت را و دهر بنایم شربت لعل منید شمع من از جام زمره گون ساطع هر دین پرورندار و شهاب سایش</p>	<p>که تا یکم بهای ساسیم ز دنیا و شر و شور با عیب زهر و چنگ و نه برام طعنه و شر که من پیویم این صحرای بهر است ز کوشش سلیمان با چنان شمت نظر با و ابو زنا بشرط آنکه ساقی زج بدهان دل کوشش که زاده ای وقتت سیاهم از این کوشش بلق حسن از این شمشیر کوشش و شورش</p>
<p>امان ابروی جانان نمی پیچد از حافظ ولیکن خنده می آید برین با و می پرورش</p>	
<p>صوفی گلچین و مرغ بنار بخش طامات و زرق در ره آهنگ چنگ نه زاده گران که ساقی و شاه یعنی خرنده راهم شربت لعل ز دای جان شقان یارب بوقت گل گشته بنده عند گن ای که ره بشرب مقصود برده</p>	<p>دین ز بخشش ناله غلغله بخش تسبیح و طبلان نه و گیسار بخش در حالت خمین سیم هار بخش غن مرا بجا و ز خندان بار بخش دین با جراب سرب و جراب بخش زین بحر قطره لب خاکسار بخش</p>

نار ایفو و لطیف خداوندگار بخش	شکر از کزوسه ترا چشم بدید
ساقی چو شاه نوشش کند با ده صبح	گو جام زرب حافظ شب زنده دار بخش
گل در اندیشه که چون عشوه کند دکارش خواهر آنست که باشد غم خدمت گارش زین تخاین که خرف می شکند بازارش این همه قول و فعل تعبیه و شکارش هر یکا هست خدایا بلاست و دارش پیشک ره بری در حسرم دیدارش با خبر باش که سری شکند دیوارش جانیه عشق عزیزست فرو گذارش بد و جام دگر آشفته شود دستارش	نکته بیل همه آنست که گل شد بارش دل را بی همه آن نیست که عاشق باشند جای آنست که خون بوج زرد دل لعل بیل از فیض گل آلودت سخن در بزر آن سفر کرده که صد قافله دل همراه اگر از سوسه نفس و هوادور شدی اسه که از کوچه عشقه تا میگذری صحبت عافیتت که چو خن آفتاب دل صوفی از سر عشق از نیست که کج کردگار
دل حافظ که بدید ابر تو هرگز شده است	ناز و ر وصال ست مجرا زار بخش
معاشر دلبسته برین ساقی گلخانه از بخش	کنار آب و پاسه بی طبع شعر و یار بخش

<p>جای دلباهی عزیزست بهم بر فزونی عزم داروان طست و شیرینش دور باد آفت دور فلکی جانفش سقطه آن مست که باشد خیزش هر که این آب نور و زینت پیا فش سرماده شش یالباده فش</p>	<p>باوب ناز کشانی کن از ان زلف سیاه چون دلم حق و قاف با خط و خالش و از گرچه از کوسه و فاکشت لبه در جلوه در مقامیکه یاب و لب او می نوشند عرض و حال از در میانه نشاید وخت هر که در زلف او انام عشقش در حال</p>
<p>شعر حافظ آفرین نفس بکشت و لطیفش</p>	<p>شعر حافظ آفرین نفس بکشت و لطیفش</p>
<p>دلم از عشوه شیرین شکوای تو خوش همچو سر و چینی هست سرای تو خوش هم شام دلم از زلف سنا تو خوش چشم و ابروی تو زیاده الی تو خوش میکنم در دهر از رخ زیبای تو خوش میکنم خاطر خود را بتنا تو خوش میرود حافظ بیل بول تو خوش</p>	<p>ای که شکل تو بلیغ و همه جلی تو خوش همه گیسو گیسو هست و جو تو لطیف همه گلستان خیال ز تو پر نقش و نگار شیده ناز تو شیرین خط و خال تو بلیغ پیش چشم تو میرم که جان بیماری در ره عشق که از سبب فناست کذا در بیان فنا گرچه زهر سوخت است</p>

<p>بشرم رفته تن یا سیم از آن اندام ز مهر و توفیر رشید گشته عرق عرق</p>	<p>بجز شکستگار از آن عارض ز آرماده مهر آسمان از آن عارض</p>
<p>ز نظم و دانش حافظ یکید آب حیات چنانکه خوی شده جان کنان از آن عارض</p>	
<p>حسن و جمال تو همان بجز گرفتار طول از رخ رقت تقبیس غور ز چارم آفتاب دیدن حسن روی تو بر همه خلق و پستی گر لب و روح پر دورت گلشن گشته نشستم</p>	<p>شمس خاک جمل شده ز رخ خویا عارض همچو زمین بهشتین مانده زیر بار عارض سجد و درگاه تو شد بر همه شاه عارض که تن در دامن من بسته شود ازین عارض</p>
<p>پوسه بجای پای او دست بجای دوتا قصه شوق حافظ خور که رسانش بهرض</p>	
<p>گرد عذار یار من تا نبوشت حسن خط از بوسه لبش کنان آب حیات خوشتر خال سیاه را بر آن عارض سیم رنگ بین موی کشاده کرده خوی تا بچمن آیدی گر بهدانش سید هم گره شال جان دل</p>	<p>آه ز من روی او راست قادر و قاطع گشت روان دیده ام چشمه آب همچو شط راست ز شکست آن رخ ماه یک فقط شد رخ گل چو عطران مشک گلاب مستط گاه آب یکشتم آتش عشق همچو بط</p>

ایمبار کی دہم بندہ بندگیش خطا	گر نبلائی خودم شاه قبول میکند
آپ حیات حافظا گشته حیل نظم تو	کس بهر این عشق او شمر گفته زین فط
<p>که کرد بیکه کوی نجیبای ما حافظ بکام دل ز لبش بوسه خونها حافظ اگر بختی ازین بند داین ما حافظ که با تو نیست مرا جنگ و اوجا حافظ برامش ز صد دست هر گرا حافظ مراست تحفه جان بخش غمزدانا حافظ</p>	<p>ز چشم پر رخ خوب ترا خدا حافظ اگر چه خون دل خود دل او بتان بزلف و خال بتان دل بند دیگر با بیا که تو بت هست دوستی و صفا تو از کجا و اسید وصال او ز کجا چه ذوق یافتی زین وصل آن بخت</p>
<p>بیا بخوان غزل خوب و دلزد و پر سوز که شمر تست فرج بخش و حافظ حافظ</p>	
<p>که نیست با کسم از بهر آن چاه نزار نمی کنم و میری نمیدهم صدراع که من نمی شنوم بوسه خیر ازین افراع کسیکه اذن نمیداد بوسه استماع</p>	<p>قسم چشمه چاه و جلال شاه تجار بقیض جبهه جام تو نشنایم و س خدایه رای منیم شمشیر تیر میکند بپن که قصه کنان میرود ناله جنگ</p>

<p>اگرین خدام مطهر قربان شاه شجاع دینیم پس ازین شجاع شجاع</p>	<p>ایستادن نظری کن بنگارین محبت بر داد و بید و نصیحت گو که دیگر تو</p>
<p>وزیر حاکم و طاعت اولی شدم بسیار دود و غزل گو به هر دو شجاع</p>	
<p>اگر هست در نظری جهان قهر شجاع اگر غیر ازین بهر اسباب فقر شجاع بسیار دود و غزل گو به هر دو شجاع حریف باد و رسیدی نیتی تو به شجاع بکار دود تجارت باین کساد شجاع رسید بکلیه دود و غزل گو به هر دو شجاع</p>	<p>بهر وقت گیتی خور شاه شجاع هر ایچه و حریف تو شرم زدیا پس ز سجدیم بفرمانت میسر شد عشق لش است و درویشانم مناد بپار هنرمی خردایام و غیر ازین نیست بیار که چو خورشید مشعل افروز</p>
<p>چنین و هر دو حاکم و طاعت اولی شدم از خاک به بار که کبریا به شاه شجاع</p>	
<p>شام تا دود فکند بر همه اطراف شجاع بناید رخ گیتی بهر ارباب و انوار او غولان ساز کند ز هر جا بکشد شجاع</p>	<p>ایه دان که ز ناله که کاخ شجاع اگر آینه از جیبی برقی میخ زمان دور و با به طر بخانه بخشید فلک</p>

ہو میں اور چھاپہ ایجاد ہو نیکی بعد سب سے پہلے یورپ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نے
 حافظہ کے کلام کو چھاپ کر منتشر کیا۔ ۱۴۷۵ء میں سرولیم اوسلی نے ایک رسالہ نوشتہ
 "آرٹھکل بنام حافظہ" لکھ کر لندن کے ایک مطبع سے شائع کرایا۔ اور پھر سترہ سو
 سر جان رچرڈسن نے اسپسین آؤن پرنسٹن پرنسٹن یونیورسٹی (فلسفہ) کے نام سے
 حافظہ کی غزلوں کا انتخاب چھپوایا۔ اسکے علاوہ مختلف انتخابات وقتاً فوقتاً برلن
 اور وائٹن برگ میں ہوئے۔ اور سترہ سو پندرہ میں پورا دیوان ملک جرمن کے شہر لیپزگ
 میں لائپزگ میں چھپا گیا۔ حال میں قسطنطنیہ میں چھوٹی نقشبندی شائع ہو رہے ہیں اپنی
 صحت چھپائی اور صفائی کے اعتبار سے قابل قدر ہے۔ حکیمین اہل ان تبریز اور
 شیراز میں بہترین جلدیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں اور ہندوستان میں دہلی، لکھنؤ، بمبئی
 اور کھنڈو وغیرہ سے بار بار چھپ کر ہندوستان میں اشاعت پائی ہیں غالباً انکی تعداد
 ایک لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہوگی۔ شہر کان پورا بانی رک گیا تھا جس کو اب
 دور ہی مرتبہ اسکے پھانپنے کا اختیار حاصل ہوا ہے۔

دہان بے حاشی کسی کتاب کے کل یا جز مقامات پر نوٹ دینے یا حاشیہ چڑھانے
 سے یہ فرض ہوتا ہے کہ اسکے اجمال کی تفصیل اور مشکلات میں آسانی پیدا
 ہو مگر جس قدر دیوان حافظہ ہندوستان میں منتشر چھپے ہیں وہ اسکے برعکس

<p>سرفراز کن شمع از دل و قوی از دهر همچو جگر یک نفس باقیست و دیوار تو</p>	<p>هسته گرد و از دیوارت ایونم چو شمع چهره ببلور زاجان پیشانم چو شمع</p>
<p>آتش مهر ترا حلقه عجب در سر گرفت آتش دل که بخت بد به بنام چو شمع</p>	
<p>سحر چو بلبل بیدل است شدم در باغ بچرخه گل سوری نگاه میسکردم چنان کین و جوانی خوشین و مسترد کشاده ز کس و عذاب شست تا باز شدم زبان کشیده چو تیغ بسز زدن خون یکجای چو باد پرستان مرا می انداخت</p>	<p>اگر تا چو بلبل بیدل کنم علاج و دماغ که بود و در شب تار سحر و شنی چو چرخ که در شمع ادول بلبل هزار گداز رخ نهاده لاله حمر ارجان دل صد دماغ دلم انکساده شقایق چو مردمان باغ یکجای چو ساقی رستان کین گویه دماغ</p>
<p>نشاط و هیبت جوانی چو گل خیمه رستان که حلقه از بند و در و دل غیر باغ</p>	
<p>طالع اگر بد کند و افش آوردم کین درات کرم ز کین بستان بلبل پریدن چند بناز پر دم و هر تان سستگلی</p>	<p>اگر کشم ز به طرب و کیند نه چو شرف اگر چه صبا می بود قفسه من بهر طواف یاد پدر نیکند این پسران ناخفت</p>

<p>از خم ابر و توام هیچ کنایه نشد من خیالی ادهی گوشه نشین و طرک ابرود دست کشود دست خیال من بیخبر زاهدان نقش بخوان و لا نقل صوفی شهرین که چون نقشه می نوز من که بدام دل خوشی می خورم و طرک</p>	<p>و ده که درین خیال کج عمر خیزد بمنچ زهر طرک می خورم و طرک کس ز دست زین کمان دست برادر مست ریاست قفس یاده خوش و لا نقل بال خوش و زاهدان چون خوش طرک اگر بوی خوش طرک کج عمر کشید</p>
<p>حافظ اگر قدم زنی در ده تان تن بدرقه بر جوت شود و بر جوت جوت</p>	
<p>زبان خامه نزار و سیریان است لری رفیق خیل خالیم و هر کاسه کعب درین دلت عمرم که بر امید وصال سر س که بر سر گردون فخر می سودم چگونه باز کنم بال در ده تان وصال یسه فاند که کشتی عمر غرمت شود فلک چو دیدم مرا اسیر چرخ مستی</p>	<p>و کز شرح و هم با تو داستان فراق قرین محبت و از ده و هم فراق بسر رسید و نیامد بسر زمان فراق ز رش و عجز نهادم بر آستان فراق که در خست می فرودم بر آستان فراق ز موج شوق تو در بحر کین فراق بجست گردن صبر بر آستان فراق</p>

<p>کون چہ چاہے کہ در بھر غم گر دلبے چگونہ دعوی و صلت کنم بیان کردست فراق و بیکر کہ آرد در دستان یارب</p>	<p>آنان کشتی صبرم را باین فراق تکم و کمال تهنیت و امان فراق کہ رے هجر سپاہ و امان فراق</p>
<p>بپای عشق کونین بر بندے حافظ بدست هجر نداده کسے عنان فراق</p>	
<p>مباد کس چمن خسته بکسای فراق غریبه عاشق و بیدل فقیر دیگران اگر بستان من افتد فراق را بکشم کار و دم بکنم حال دل کرا گویم ز درد هجر و فراقم دے خلاصی نیست فراق را بهمن سراق تو سبکلا ساقم من از کجا و مستراق از کجا دغم زکام</p>	<p>کہ عمر من همه بگذشت در بای فراق کشیده محنت ایام و در بای فراق آب و دیه و دهم باز فزونی فراق کہ او من بستاند و جزای فراق خدا دے را بستان و او دے نرسد فراق چنانکہ خون بچکانم زویدم فراق اگر کہ زادم را و از برام فراق</p>
<p>بدلغ عشق تو حافظ چو بل بگری فدو روز دستان و افشان فراق</p>	
<p>مقام امن نمیشد رفیق شفیق</p>	<p>اگر تدام میر شود به تو شفیق</p>

<p>جهان دکار جهان جمله پنج و پنج است در پنج دور که تا این زمان هر قسم باشند رود فرصت شمر غنیمت وقت که است مایل نه تا کند دلائل غیر نداده غمزه کسائی هزار جان آن هم سلاطین که برادر چه در تختان مست اگر چه هست و یا است بچون هست هر مرد از آن برنگ حقیر است شک من نه بیا که که به لعل بکار و خنده جام</p>	<p>هزار بار من این نامه که دوام بخشد که کی یاسه سعادت رفیق بود رفیق که در کینه که عمر ز دست طحان طریق که مایه دست نبودیم ره پنج طریق که ترکند لب لعل و شراب همچو عقیق بکینه او ترسد صد مهر او فکر عین خوش است خاطر از فکر این خیال و رفیق که شکر خاتم چشم من است همچو عقیق تصور نیست که عهش فیکت تصدیق</p>
<p>بخت و گشت که حافظ غلام طبع توام</p>	<p>ببین که تا بچو شد درم بیکند چنین</p>
<p>اگر شرب و خور و چو در فتنان بر خاک بزن برانج فلک طایار سلاطین عشق خود در پنج و پنج و چو بنام دولت و شک بنام پاک پس تو به سر و دانه در من</p>	<p>از آن گناه که قفسه رسد بغیر و پاک که خود بردا جلت آنگاه تیر و خاک که به دل پنج زنده روزگار تیغ و پاک که روز و افسانه یاد گیر از سر خاک</p>

<p>بند هجدهم کفر طاعت است لاساک مباد تا بقیامت خراب طارم تاک</p>	<p>چه دوزخی چه آبدی چه ملک فریبده و خیر از طره میسنزد عشق</p>
<p>برادر میکده حافظ خوش از جهان نئی دعای اهل دولت باد مونس دل پاک</p>	
<p>حق گفتد او که من میروم آتش ملک ذکر خیر تو بود حاصل تسبیح ملک کس عیار ز رخا لعل نشناسد چرخ ملک دعده از حلاوت بشنود و مانده در دین ملک خالق ما از دهن تویش میزد از شکاک من نه آنم که زبونی کشم از چرخ فلک ملک</p>	<p>لے دل ریش مرا لب تو حق ملک توئی آن گوهر یک دانه که در عالم قدس در خلوص منت از دست میسختن گفته بودی که شوم مست و بویستیم کشتاپسته بخندان و فکر ریزی کن چرخ بریم زخم از بسند بر ادم گردد</p>
<p>چون بر حافظ خوشیش نگذاری بانه لے رقیب باز برای یک و قدم بیشتر یک</p>	
<p>هرگز سیاه چرده ندیدم باین ملک دانه خاک پای تو بوسه یک یک هم روشن از دین و لعل تو قند لعل یک</p>	<p>لے یک پیغمبر چه نامی از دین ملک خوبان نزد که بردست آینه سنگی هم ظاهر از دوش تو در دیده مردی</p>

<p>از دیدنش بسجده پنداشتند ملک نقش نگارستان چین را کند هستند آفتاب همی تاب از فلک</p>	<p>آدم ز حسن رخسار تو که برود داشته صورت گران چین گران چهره بنگرند از طر من بام روی چو ماه تو هر شب</p>
	<p>درد دوستی حافظ اگر نیست باقی ز خالص است و پاک نیندازد خاک</p>
<p>گرم تو دوستی از عثمان ندادم پاک و گرنه هر دم از جنت بیستم پاک دان زمان کنم از غم چو گل گریبان پاک بود صد دل اندر دست لقا تو خاک فان روحی قد طالبان کون فلک و اگر تو زهر دهی به که دیگر سزای پاک بقدر پیش خود هر کس کند از خاک پیر کنم سر و منت ندادم از خاک</p>	<p>بزرگ شدم از سکنند قصد پاک مرا امید وصال تو زنده میدارد نفس اگر از باد شوم بویست رو و خواب و تشنگی از خیال تو بهیست بغیر بیفک قتل چایست ابد اگر تو زخم زنی به که دیگر سزای منم ترا چنانکه توئی هر نظر کجا بسند حنان بهیسم اگر میزنی بشیرم</p>
	<p>بختی خلق عزت آنکه غمی حافظ که بر درش نهی روح سکنت بر خاک</p>

<p>اگر کجاست قیامت در حال وصل قرار ده زن آن دو سبیل شکین دل از خفا بر هر تو صیقل دارد من شکسته چال زندگی یابم چه چرم کرده ام ای جان دل بخت تو چه بود تو من بنویس بے زور و دور کجا روم بکنم حال دل کرا گویم خراب تر دل من غم تو جایی نیافت</p>	<p>رسد از دولت دل خفا در محمول بخراب کرده مرا آن دو ز گس کحول بود ز رنگ عواطف هر آنکه صقل امان زان که به تیغ عفت منم قتل که طاعت من بیدل نشود قبول بهیچ باب ندارم رو خروچ و دخول اگر گشته ام ز عشم و دور زنگار لول که ساخت در دل تلکم قراگاه قبول</p>
<p>برو عشق ببا ز دجوش شوق حافظ برو عشق کن فاش پیش اهل عقل</p>	
<p>لے برده دلم را تو برین شکل و شمائل که آه کشم از دل و که تیر تو از جان وصف لب و لعل تو بگویم بر قیاس هر روز چو چست زدگر روز فروزونست دل بردی جان میدهمت غم چه فرستی</p>	<p>پروای گسست نیست بهما لبه تپه ایل پیش تو هم گریه که چای میکشم از دل نگو نبود معنی نازک بر طایل مرا امتحان کرد برے تو مقابل چون نیک حریفیم چه حاجت بقتل</p>

حافظ چو تو یاد حرم عشق نهادی		در دامن او دست زن و از کمر نعل
کج		
است زین چو نعل و لعل نعل به بر زبان خلعت بر کرد لب نادر کی چشم خود هرگز نشسته به روی این آتش که در جان است من نمی یابم خیال ای دوستان به انگشت و منزل بس در آ دشمن دین ظلم از بیان مستغنی است آفرین بر کلب نقاشی که داد معجزه مست این شهر یا مسحر حال کس نداند گفت شمره زین نعل	سلسبیل کرده جان دل نعل به چو حرا نعل دگر و سلسبیل به چو من افتاده دارد صد قلیل سر دکن ز انسان نگر دی بر نعل اگر چه او دارد جانے بس جمیل دست ماکو تاه و خربار نعل بر فرغ دور کس به یه دلیل بکر سنی را چنان حسن جمیل باقت آرد و این سخن با چرب نعل کس نیارد غمتا شمره زین نعل	
حافظ از سرخی عشق بنگار		به چو مور افتاده ز پر پایی نعل
کج		
به چو گل شدم از تو به شراب نعل		اگر کس مباد ذکر و اینا صواب نعل

<p>صلح من و جمجم نیست من بین بخت از خون گرفت مرادش در سر چو چشم تو غریبه تری ز آفتاب مشک چندان روست ز گیس مست از گلند سر در پیش بود که یار نپرسد گنبد ز خلق کریم بزیب ز چهر و جام زهر خنده زند رخ از جناب تو عمر نیست تا شافیه ام از آن نهفته رخ خویش در نقاب جد</p>	<p>سیم ز شاه و سانی بهیج باب نخل شدیم در نظر و هر دان جواب نخل که میستم ز تو در روزه آفتاب نخل که شد ز شیشه آن چشم پر عتاب نخل که از سوال لب لبسم و از جواب نخل اگر از لب لعل تو شد شراب نخل نیم بیاری تو فراق این جناب نخل که شد ز نظم خوشش لولو شتاب نخل</p>
<p>حجاب ملکات از آن است کباب خضر گشت ز نظم حافظ دین طبع چهر آب نخل</p>	
<p>خود بخیر باش ای سیم شمال اینک دمن بوی سلم هر صند بر مگاه خالی ماند عفت الدار بعد عافیت سایه افکنده حایا شب بهر</p>	<p>که بایم سر زان وصال این جیر تا کفیت الحال از جریسان و رطل لال و ناسلو و احاد اعلال تاج باز و شبر ان جلال</p>

<p>بسته عشق لا انصاف لها ترک اسوے کس سے نکر د یا برید اس کے اساک الله</p>	<p>و سمت بہتار کائنات آہ ازین کبریا و جاد و جلال مر حیا مر حیا قتال قتال</p>
<p>حافظا عشق و صابری تا چند نا لا عاشقان خوش مست بنال</p>	
<p>دارے جهان نصرتین شہر کمال لے آنگہ در اسلام پست و تو کشود تنظیم تو بہر جان و خرد و واجب و لازم روز ازل از ملکات ترک قطره با نای خورشید چنان خال سیہ بدل گشت شام فلک بزم تو در نفس و جاست نے نوش و جهان بخش کہ از خم کجاست چون دو رنگ یکسیرہ پنج عدل است</p>	<p>بچی بن مطلق ملک عالم و اول بروی جهان روز و شب جان حق و دل انعام تو بر کون و مکان فائز و شال بر روی صداقتا کہ شد حق سائل لے کاش کہ من بزم آن بندہ پیش دست طرب از دامن این مست گسل شد گردن بدخواہ گرفتار سلاسل خوش باش کہ ظالم نیر در راہ بنزل</p>
<p>حافظا ظلم شاد جهان مستم رزق مست از بر عیشت کن اندیشہ باطل</p>	

<p>آب چشم اندر پیش کردم بپیل آنکه گشتی داند و رطلن تمسیر غلغلی فی عشق من بیدی لبیل راحتی نے الماع لانی السبیل ورنه از آتش گذر کن چون ظیل یا بسا کن طالع در خود بپیل یا منہ پاسته اندرین راهی بپیل یا مسرور در جامه نقوش لبیل باد و هر چیزے که حوا درین قیل</p>	<p>بر روان ما عشق برکاشه دیل موج انگب ما کے آرد و حساب اختیار می نیست به نامے ما بپست و مطرب بفرود سم نوان آتش رفته بتان بر خود مزین یا کن بایلیان دوستی یا بنده بر طرد که مقصد کم سکے یا کش بر چهره لبیل عاشقی شاد و عالم را بقاد عز و مال</p>
<p>حافظ اگر معنی داری بسیار دود دعوی نیست غیر از خال و قیل</p>	
<p>هر کس شنید گفتا شد و دستا مرغیته اسما یا محموده لبیل یا غمزه خندت بخند که لبیل گفتن آن که تیر جانم لبیل</p>	<p>هر کس که گفتیم در وصفه لبیل دل داده بسیار عشق کشته لبیل تحصیل عشق در ندی آسان لبیل گفتیم که کس پیشی بر جان تو انم</p>

<p>علاج بر سر دار این نکته خوش اسرار این درو که بر درخت و بارم از او درخت درین گوشت گیری بودم چشم از آن پدید میزد طوفان فرج دیدم</p>	<p>از شامی بر سر پشته تالین سال چشمه رنگه در آب آینه چشم سال اکنون چشم چستان از تو سال از تو چشمه بر گشت گشت ز سال</p>
<p>دست در دست حافظ تو چشمه چشمه آید تو که چشمه در گشت گشت سال</p>	
<p>بر کس گفته او در بجان مهر تو در دل بر دشتن از عشق تو دل فکر محال از عشق تو صاحب چه مرا مت نماید گشتم جهان را که پسینم و ندیدم از تو هر چه و بین بدیدم که نگذر از تو هر چه شنیدم و ندیدم</p>	<p>حاکم بود طاعت او ضامن و باطل از جان خود آسمان بود از عشق تو شکل از دست تو گشتم تو کنی مثل سال همچون تو کس ز میان تو شکل و سال آن و بس بر من بین که بودی قایل چون گشت مرا کام دل از تو سال</p>
<p>حافظ تو بر دهنه کی پسینم معان کن بر دامن او دست زن و نه به به سال</p>	
<p>بر دهنه تو ایستاده خیمه خصال بر دهنه تو ایستاده خیمه خصال</p>	

<p>نبوت لعل تو لعل آید زندگانی من بآن هیچ فضا و عرض که گشت گلشن چشم بآن حقیق که ما راست هر خاتم چشم بطیب خلق تو و فخر شما که گل بجزوای تو و شیرای رفعت چشم بجزوای تو و معنی بیایه اسب بسرو نامت با قباب بستاند</p>	<p>برنگ بوی تو لعل نو بار سن مهال بآن حدقه بینش که شد مقال خیال بآن که که شمار است از شیخ مقال بپوست زلف تو و گشت چشم شمال بشوای تو و غزلای چشم شمال بشاک پای تو یعنی برنگ لایزال بآستان رفعت با سان جلال</p>
<p>که بے رخصت تو حافظ که انقضا کند بحر باز نماند چه جاے مال و منال</p>	
<p>شمت روح و داد و ست برق مال احوایا بحال چه بیجا گفت و نازل تنگاست و شب چرخان فروزان مال چای از بر سر سیر است و عز مزاج بیا که پرده گل در جفت خانه چشم بجز خیال این تو نیست دل تنگ</p>	<p>بیا که پوست تو میرم لعل چشم وصال که نیست چه حیل در شتایی مال بشکر آنکه بر اسکنده زده و مال توان گذشت ز جور و قیام و مال کشیده ایم بپسری کارگاه خیال اگر کس میاد چون در خیال خیال</p>

<p>ملال مصیبت می غم از جانان مرا و نیست پشیمان بدست غم پامال</p>	<p>که کس بجهد نماند ز جان خود بلال چنانکه بجهش نیست و افتد احوال</p>
<p>قتیل عشق تو شد حافظ غریب و لے بنیاد ناگزیر کن کفون مات حلال</p>	
<p>ساقی بسیار باد که آمد زمان گل کوری خار خنده ز نان تا چمن رویم در صحن بوستان قهج باد و نوش کن گل در عین رسید شد این از فراق</p>	<p>نابیشکنیم تو به در در میسان گل چون بلبلان ز دل کنیم آشیان گل کایات خوشدلی پدیدان ز زبان گل یار و شراب خواه و سرابوستان گل</p>
<p>حافظ وصال گل طلبی بچو بلبلان جان کن فدای خاکسور باغبان گل</p>	
<p>آنکه پامال چنانکه در خاکسور است من ندانم که بجز راز تو بسالم جاشا قدح خاکم در کوی تو ام وقتب خوش است صدف خیمه در عالم مستم لیکن بسته ام در خم گیوه تو امید در دلم</p>	<p>خاکسور بوسم و حذر بر کش میخه دلم چاکر محقق مد و مبتدا و دلتوا دلم بوسم ای دوست که ایست بجز ناگاه دلم تا ایام ویرانه است حرالت کا دلم آن بادا که کند دست طلب کو تا دلم</p>

<p>پیر چنانده سحر جسام جهان بنیم داد با من راه نشین خیزد سوسه یکدانه بر سر شمع قدرت شفا صفت سے رزم خوشم آمد که سحر خسرو خادری گشت</p>	<p>دانه دران آینه از حسن ذکر دانا گاهم تا چوینی که دران حلقه چو صاحب جابم اگر چه دانه که هر لای تو کشد ناگاهم با همه پادشاهی بند اتوران شامم</p>
<p>ست بخت شتی دانه حلقه است از این بخت آه اگر دامن حسن تو بگیرد آه</p>	
<p>بارم گفت ام بار دگر میسگویم در پیش آینه طوطی صفتم دشتان من اگر خام اگر گل چین آرزو هست دوستان عیب من بیدل جیلان کنیند که چه باین بخت می فلکون عیب است خنده و گریه عشاق زجای دگر است</p>	<p>که من دل شده این دشت بختی گویم آنچه استاد ازل گفت بگو می گویم که از ان دست که پیر و رم می گویم گوهری دارم و صاحب نظر می گویم بکنم عیب که روز نگار می گویم می سرایم بشب دو وقت سحر می گویم</p>
<p>حافظم گفت که خاک در میخانه میوے اگر کن عیب که من مشک ختن می گویم</p>	
<p>بار آه ساقی که هوا خواجه حسد بزم</p>	<p>مشتاقی بندی دوا گوے دو لقم</p>

<p>ز آنجا که فیض جام سعادت فروغ است بر چند غرق بگرنا هم ز شش جهت عیون کن بر دی و بد نامی لای فیه عیون که عاشقی نه کسب است و حق گردم زنی ز طسده مشکین آن نگار در ابرو تو تیر نظر تا گیش او شش من که وطن سفر گزیدم بهر خویش در یاد کوه در و در و من خسته و ضعیف دورم بصورت از در و دلشای دوست</p>	<p>بیرون شدن ناله و ظلمات حیرتم تا آتش عشق مشدم ز ابل و همتم کلین بود سر نوشت ز دیوان فطرت این من مبت در سید دیوان فطرت فکر کن لای صبا ز مکافات غیر تم آورده و کشیده و موقوف و همتم در عشق دیدن تو بودا خواه عزتم لای خضر پی خجسته در کن به همتم لیکن بجان و دل ز معینان حضرت</p>
<p>حافظ پیش چشم تو خواهر سپرو جان در این خیال عالم ابرو و حسرت</p>	
<p>بر خیز تا طسیرین تکلف را کنیم بر دیگران نگار چنانچه شش گزید هفتاد زلت از نظر خلق در حجاب آنکه تیر سابقه چندین نواخت کرد</p>	<p>دکان معرفت بدو چو پربا کنیم مانیز جامه ای صبور و پاک کنیم بهتر ز طاعتی که بروی دریا کنیم ممکن بود که عفو کنند گزافا کنیم</p>

<p>پیرینہ سحر جام جان بنیم داد اسن راہ نشین خیر و سوسے یکدہ تے بر سر شمع قدرت شعله صفت سے لزم خوشم آمد کہ سحر خسرو خادریکفت</p>	<p>داندہ ران آئندہ از حسن ذکر و آگاہیم نامہ پڑی کہ دران حلقہ چ صاحب جاہیم اگرچہ دالم کہ ہرے تو کشد ناگاہیم اہمہ پادشہی ہند و توران شاہیم</p>
<p>ست گدشتی دازحافظت اندیشہ آواگرد امن حسن تو میر و جسم</p>	
<p>بار گفتہ ام بار و گریہ گویم در پیش آئینہ طوطی صفتم ہشت تانہ من اگر خام اگر گل چین آرتے ہست دوستان عیب من بیدل حیران مکنید گرچہ باوقتی ہستے فلگون عیب ست خندہ و گریہ عشاق زجای و گریست</p>	<p>کہ من دل شدہ این ہند و بندگی گویم آنچہ استاد اول گفت بگوئی گویم کہ ازان دست کہ ہے پرور و نمی گویم کہ ہرے دالم و صاحب نظرے می گویم کہ تم عیب کہ زور نگہ بریای می گویم می سرایم بشپ و وقت سحر می گویم</p>
<p>سخت حافظم گفت کہ خاک و درمجانہ میوے کو کن عیب کہ من مشک ختن می گویم</p>	
<p>باز آے ساقیا کہ ہوا خواہ حسنہ تر</p>	<p>مشتاق بندگی دوحا گوے و دلت</p>

<p>بیرون شدن ناله زطلالت حیرتم تا آتش عشق شد دم زایل رحمت کاین بود سر فروخت ز دیوان فطرت ازین موهبت رسید زایان مستم فکرے کن لے صبا ز کافایت غیر تم آورد و کشیده و موقوف و مستم در عشق دیدن تو هوا خواہ غریبم لے خضر پیغمبر کجاست مدد کن پناہم لیکن بجان و دل ز میان حشر تم</p>	<p>ز اینجا کہ لبس جام سعادت فرقت هر چند غرق بحر گناهیم شش جهت عظیم کن بر دی و بد نامی لے قیسم سے خور که عاشقی بکسب است و خیار گردم زنی ز طسعه مشکین آن نگار در ابرو تو تیر نظر تا گویش پوش من کردن سفر گزینم بجز خویش در یاد کوہ در و دمن خسته و ضعیف دورم بصورت از در دولت ساری دوست</p>
<p>حافظ پیش چشم تو دوا سپرد جان در این خیال عالم ارباب حسرت</p>	
<p>دکان معرفت بدو چو پربا گنیم مانیز جامه لے عبوری بپا گنیم بهر طاعتی که بروی دریا گنیم مکن بود که عفو کند گناه گنیم</p>	<p>بر خیز تا طسیرین تکلف را گنیم بر دیگران نگار بپا پوش گنیم هفتاد و زنت از نظر خلق در حجاب آنکه تیر ساقه چندین نواخت کرد</p>

<p>از یک شیء بر زمین افتد نگارین گفتم گشت کام و لم حاصل از بیت</p>	<p>مشکل بود که در پیش گفت در انیم اگشت از صبر کن که در اوت در انیم</p>
<p>حافظت اینک ایام است عهد این خیره عمر بیا داف انیم</p>	<p></p>
<p>بشری اذ السلامه حلت فی سلم آن خنجر کجاست کزین فتح مرده از بازگشت شاه پوش طر نشین پیان شگن از سینه گرد شکست دل در نیل غم فتاد و پهرش بلبل گفت هی حبت از حساب اهل رحمتی و لے ساقی یا که دور گل ست و زمان پیش لے دل تو جام جم لطلب یکسجم خنجر چون غنن خنجر او صراحی بر خنجر بش تو ز جام بد باد که این ال فخر کس حافظت اینک یکده و ارد و قرارگاه</p>	<p>لله حسد مترت فایه انیم ساجان فشانش چو رویم در دستم آزنگ خصم او برابر ده عدم آن الهود و هند ملک استغفه و دم الآن قد مذمت و ما یفخ الندم جز دیده اش معاینه برون ندانم پیش آرجام بیج خود علم نمیش و کم کین بود قول بلبل بستانه لے جم باد و شان بعیش و طرب گیر جام جم بیا از گشت شوهر چون کیتب او جم کالطیر فی الدیقه و الیث فی الایام</p>
<p></p>	<p></p>

<p> بزم تو به کھر گفتم استخاره کنم سخن درست گویم نیست و اتم دید بد و بد را و داغ مرا علاج کشید اگر شبی بزم حدیث تو برو بتخت گل بنشام بته چه سلطانی مرا کفایت ره و رسم تقه پر چهره ز روی دوست مرا چون گل مرا گفت گدای میکده ام یک قوت سستی بین اگر ز لعل لب یار بوسه یابم چرخ یار لب خندان بیا و مجلس شاه نه قاضی نه مدرّس نه قسب نه فقیر </p>	<p> بهار تو به فلک میرسد چه جاوہ کنم کہ سے غور نہ حریفان و من نظارہ کنم گر از میانہ اہل طرب کنارہ کنم ز بے طہارتی آن را می خوارہ کنم ز سنبل و سمنش ساز طوق زارہ کنم ہاں بہ است کہ میخانہ را اجبارہ کنم جوالہ سر دشمن بنگ حنارہ کنم کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم ہاں شوم ز سر و زندگی دوبارہ کنم پیا لگہ سیرم و از شوق جاہ بارہ کنم مرا چه سود کہ منہ شہرہ بخوارہ کنم </p>
<p> زادہ خوردن پیمان مول شد حافظ بیا نگاہ بر لیل و نئے رازش آشکارہ کنم </p>	
<p> بفر از کہ بشد وین و دانش از دستم اگر چہ سنہ من عمر غم نہم تو داہیام </p>	<p> دگر گو کہ ز عشقت چہ طرف برستم بخاک پاسے عزیت کہ عہد غم نہم </p>

<p>چو زهره گرچه چهره یمن دولت عشق بیار باد که عمریت نامن از سر هر اگر ز مردم پیشاری اسے نصیحت گو چگونه سر ز خالت بر آدم بر دوست</p>	<p>که در هوای رختا چون لهر سیم بکنج عانیت از بهر عیش نشستم سخن بجا که میگویند چرا که من مستم که خاسته بسزایه نیا دادستم</p>
<p>ببوخت حافظ و آن یار و دنو از گفت که مرستی بغیرستم چو خاطرش خستم</p>	
<p>بگذر از تابش ابرو میخانه بگذریم جای که تخت دست جسم میرود بیا تا بود که دست او کرد توان زدن و در نخست چون از روی می عشق و اعطای کن نصیحت شود به گان که با زان پیشه که عمر گر انسا به بگذرد چون صوفیان بکالت تصنیف در ع از جبهه تو خاک زمین قد بر لب یافت</p>	<p>اگر بهر سبب بهر محتاج این داریم اگر غم خودیم خوش نبوی که می داریم در خون دل نشسته چو یاقوت ابریم شیطا آن بود که جزه این شایه داریم با خاک کوی دوست بفرود داریم بگذر از تاقیامت رسته تو بگذریم مانیز هم بشعبه دست را داریم بیچاره که پیش تو از خاک بگذریم</p>
<p>حافظ چو ره بگذر که کاخ وصل نیست</p>	<p>با خاک استان این در بریم</p>

<p>چشم منم گرد و دستش نگیرد گلن ادریے را گویند تیر چشم منم گیتی چو از پام در آورد بر آئے اسی آفتاب صبح امید چو طفلان تا که ای دانا غریب من آن مرع که بر شام ده گاه بفروادم رس ای پیر خرامات بگیسو تو خوردم و درش سر گند</p>	<p>دگر چشمم ز دستت پذیرم که پیش دست و پا زنت بپیرم بجز رما غنا شد و دیگر که در دست شب بهران اسیرم بسبب بوستان و جوی شیرم و صد تاسد ره آوازه صغیرم بیک جرمه عالم کن که پیرم که از پای تو من سبب بگیرم</p>
<p>بہو ز این خرقہ آفتاب چو حافظ کہ گر آتش شوم در دے نگیرد</p>	
<p>بزرگان سے کوئی ہزاران رشید دینم الا لے ہفت سین بل کیا زنت رفت زیاد ز تاب آتش دی شدم عرق عرق چن شب بخت ہم از ہر دم تھر در عین صبح انحر زو بل کالی ساقا بر نیز</p>	<p>بیا که چشم بیارت ہزاران درد و چینم مرا روزی سباد آن دم کہ بے یاد تو چشم بیا کہ باد بگیری نیے نان عرق چینم اگر وقت جان اون تو باشی شیخ انیم کہ غوغا کیسند در حسرت ہزار چینم</p>

<p>اگر بجای من عیبت کنی ز مستی کم است جهان پرست بل بنیاد این فراوش فرو جهان فلکی و باقی خلایق شاد و ساقی در بند عشق و سرستی زین بشو نه از وعظ</p>	<p>حرام بود اگر من جان بجائی دست بکنم که که در انسون نگزش لعل از جان شیرینم که سلطانی عالم را طفیل عشق بنیم که با جام و قح بر شرب قرین باد و پر دیم</p>
<p>حدیث آرد و مستی که در این نیست افتاد هاتایه غلط باشد که حافظ را و تقیستم</p>	
<p>بیایا گل بر افشانیم و در ساقی اندازیم اگر نم لشکر انگیزد که خون عاشقان ریزد چند و ستادی خوشن من میبایدی خوش صبا خاک و دودمان حال جناب اندازد یکه از عشق می نماند در کلمات می باشد بهشت عدل اگر عذای بیایا با ای خانه شراب بر دهنی را گلاب اندر قح ریزیم بیایا نماند کن ز رویت مجلس مارا استدلال و سخنوائی نمی درزند و شیراز</p>	<p>فلک استفت بشکافیم و طرح خود را ندانیم من ساقی هم سازیم و بنیادش بر اندازیم که دست افشان غزل غنیم پاکوان بر اندازیم بر دکان شاه خوبان را نظر بر منظر اندازیم بیایا کاین داور بهار به پیش او را ندانیم که از پایست خمت یکسر بجزوی کوثر اندازیم نسیم عطر گردان را مشکر و بحر اندازیم که در پیشیت غزل خوانیم و دیامت سر اندازیم بیایا حفا که ماغ و لعل یکدگر اندازیم</p>

<p>بسته تو ای سرور دان با گل گلشن چمن آه که طعنه بدخواه ندیدم رویت بروی که زاهد و برادر گلشن خورده گیر باقی غیرت چو چین می بود از کن غیب مدحی که بچرخش نکند آتش طود شامه ترکان چو پندیده و بجا بماند غنیمت من و بختی از ناکه ای ز غرق</p>	<p>ز لبت سبیل چه تم عارضی سوخت چمن نیست چون آینه ام روی ز آینه چمن کار فرمای قدر یکست داین من چمن آفرینا که من سوخته خرمن چمن چاره تیر شیب وادی این چمن دستگیر از نشود دست تو چمن خود که با تو من ای وید و زدن چمن</p>
<p>حافظ خلد برین خانه سرور شمع است اندر برین مسکن دل و برانه نشین چمن</p>	
<p>تا سالی بهار گشت اتفاق و هر سرم شد سالها که از سر برین بخت و شوق پیدار در زمانه ندیده کسی مرا من عمر و چشم تو به بیان برم کجا زان شب که باز در دل تنگ درامی در و مرا طیب ندانده که من</p>	<p>دولت و نام من شد اقبال چاکرم از دولت وصال تو باز آمد از دم در خواب اگر خیالی تو گشته منتظر باور کن که به تو زان به سر برم جوشع در گرفت و باغ معطر پیچ و دست خسته خاطر باد دست غم</p>

من درو بجان خود که ازین گنگندم	گفتی بیا رخت اقامت کجاست
هر کس غلام شایع ملوک صاحبیت حافظ گیرنده بنده سلطان کشورم	
ترا می بینم دشوتم زیادت می شود و مردم بر مرا غم نیکو نشی نیدانی نگردم گنداری آرد از مردم پس تا خاک در دست نگردم چو بر خاکم گنداری بگیرد دست نگردم دار از من بر آرد روی نیگونی بر آردم رخت میدیدم و جاست ز لعنت باز میخیزم نهادم بر بست لب را و جان دل فدا کردم	مرا می بینی و دردم زیادت میکنی و مردم بسا نام نمی پرسی نیدانم چه سره داری نه راه هست اینک که گنداری مرا جان و گریزی نهادم دست از دامن بخور و خاک آن مردم خود رخت از غم عشقت و دم میدی بی کجا شبه دل را بیکدیگر ز زلفت بازی خستم کشیدم در بر پناهگاه و شد در تاب گیسویت
تو خوش میباشی با حافظ برو کو خشم جان بیده چه گری تو می بینم چه پاک ز خشم مردم مردم	
بسته کن و جان بین که چون نمی پیرم بنفشه زار شود و تر بستم چو در گذرم که یک نظر گلشنی چون گلند از غلظم	تو چه بچشمی و من شمع غلوت سحر چنین که در دل من از غم زلفت کشت بر آستان امیدت که گشاده ام در چشم

<p>هزار قطره بیاورد و در دل شرم که روز یکسوی آتش نیروی ز سرم کس آن کرشمه نه بیند کمن به گرم</p>	<p>غلام مرد و چم چشم که بیاورد چه فکر گویت ای خیل غم عفاک الله بهر نظر بخت با جلوه میکند لیکن</p>
<p>بنجاک حافظ اگر یار بگذرد و نسیم چو غنچه در لبت تنگ خود کفن بزم</p>	
<p>چرا نه خاک کعبه پیر یار خود باشم بشهر خود روم و شهر یار خود باشم زندگان خداوند کار خود باشم که روز واقعه پیش نگار خود باشم اگر کنم گلزار از دار خود باشم و اگر کنم مشغول کار خود باشم</p>	<p>چرا نه پریم و یار خود باشم غم غریبی و غربت چو بر نمی باشم ز غم آن سراپه ده وصال شوم چو کار عمر ز پیاست باره آن باشم ز دست بخت گران جان کار میا باشم به پیش پیشه من عاشقی و زنی باشم</p>
<p>بود که طاعت ازل ز نهج و حافظ و گرنه تا باب شهر مسافر خود باشم</p>	
<p>کز چاکران پیر معن کترین شرم ساعتی نشد ز صاف رخسار شرم</p>	<p>چنان پیش رفت کمن لاف میزنم هرگز بهین ماطفت پیر میفرودش</p>

<p>در حق من بدو کشتی خلق بر من شبیاز دست پادشاه من چو قات چون سبیل چون گون درین من آه و دای پارس عجب مقلد پرست تو را ان شه نجسته که در من خرقه</p>	<p>کالوده کشت خرقه و سبیل با کد انم کز یار پرده اندر هو اسے پایان لسان عجب غافل چو سبیل کو هر سبیل که خیمه ازین ناک پرست شد منیت و سوا سبیل و ادق پرست</p>
<p>حافظ بزرگ خرقه قسح تا سبیل در نیم خواج پرده ز کاد و منگ</p>	
<p>ما شک که من به سبیل ترک سبیل کنم مطلب کجاست همه حصول زود علم از قال و قبل بدست طاعت گرفت کو یک کجاست جنت ناکه به شب فراق که بود روز از ده فاجام به بیار از نامه سیاه تر سبیل که در زحمت خاک مرا چو در ازل از من سبیل</p>	<p>من لایق عجل ز من سبیل کار کنم در کار با سبیل ربه و آواز سبیل کنم یک چند نیز خرقه سبیل سبیل کنم آن نجسته طالع فرشته سبیل کنم تا من حکایت تمام کاد و من کنم یا فیض لطیف او صلیب ز من سبیل کنم با منی کو کجاست سبیل و من کنم</p>
<p>این جان عاریت که به حافظ پرست</p>	<p>روزی در حق سبیل و سبیل کنم</p>

<p>حایا صلحت وقت در آن می بینم جسز صراحتی که بایم نمود یار ندیم بسکه در خرقه سالوس زدم لان صلاح جام می گیرم و از ابل ریا دور شوم سرآزادگی از خلق برآرم چون سرو سینه تنگ من و بار غم او بهیات دل جام بخمال سرور زلف تو بسوخت بروم که دستهاست حسنا را پسند بنده اصف عهدم و لم آزرده کن</p>	<p>که کتم زشت بیخانه و خوشن نشینم با حریفان و غار اجهسان که بنیم شرسا بر رخ ساقی و می رنگینم معنی از ابل جسان پاکدلی بکنیم گرد و دست که دامن جهان چونیم مرد این بارگران نیست دل شکنیم در گوا بایت اینک نفس مشکینم که کدر شود آئینه در عینم که اگر دم ز نماز چسبم بخوابد کنیم</p>
<p>من اگر در دست را با تم و ک حافظ شهر این شاعرم که تو می بینی که مستر زیم</p>	
<p>عیا چه جان من شود عیار زشم چنین قفس سزای من خوش الحان است عیان نشد که چه سر آدم کیا بودم بگر و داریت کنم در فتنای عالم قدس</p>	<p>خوشا و می که اندین چهره پر دانه روم بگلشن رضوان که مرغ آن چشتم در رخ دور که غافل ز کار خفته شدم چو در سراپه کریم سبب تحته بند شدم</p>

<p>اگر زخون دلم بوسه عشق می آید مرا که نظره در دست مسکن و ماوسه طراز پرین زر کشم مبین چون شمع</p>	<p>عجب مدار که همدرد ناخده شستم چرا که بوسه خرابایان بود و شستم که سوز است نهانی درون پیر شستم</p>
<p>بیادهستی حسا فطر پیش از بردار که با وجود تو کس نشنود ز من که منم</p>	<p>۴۴</p>
<p>خرم آن روز زین منزل دیران بروم گرچه دلم که بجائے نه در راه غریب چون صبا بادل بیار لوتن بے طاقت دلم از خست زندان سکندر بگرفت در واد چو تسلیم که بمرم باید رفت نذر کردم که لایع نسیم بستر آید و رفت بهواداری او دره صفت قصه کنان نازکان را چو غم حال گرفتار ان نیست</p>	<p>راحت جان طلبم وز بے جانان بروم من بوی خوش کن زلف پشایان بروم بهواداری آن سحر خزان بروم خست بر بندم دنا ملک سلیمان بروم بادل دره کش و دیده گریان بروم باور بیکده شادان و غمخوان بروم تالاب چشمه خورشید در نشان بروم ساربانان مدینه تاغوش آسمان بروم</p>
<p>در هم آید</p>	<p>در چاقا فطریم ره زیبا یان بیرون همره که کسب آهیت و دران بروم</p>

<p>خیال رست تو در کارگاه دیده کشیدم امید خواجگیم بود بندگی تو کردم اگر چه در طلبت بهمان بادشمال امید در سر زلفت بود عهد به بستم گناه چشم میاد تو بود و نواک غمز ز شوق چشمه نوشت چه قطره افتادم ز غمزه بر دل رشیم چه تیرا کشادی ز کوسه یار بیارای نسیم صبح خبار چه غنچه بر سرم از کوسه او گذشت نسیم</p>	<p>بصورت تو نگار من ندیدم و نشنیدم بول سلطنت بود خدمت تو گزیدم بگر در سر و خرامان قامت نرسیدم طبع بد و بدانت ز کام دل بریدم که من چه آه و حشری ز آدمی بریدم ز لعل روح فرایت چه عشق آلودم ز غصه بر سر کویت چه بارم که کشیدم که بوی خونی لیلان زان جبار شنیدم که پرده بر دل خونین بود او بدیدم</p>
<p>بخاک پاس تو سوگند نوردیدم حافظ که به رخ تو فروغ از چراغ دیده اندیم</p>	
<p>خیال رست تو که گذرد بگشتم چشم بیا که لعل و گهر در نثار قدم تو سزای نیکه گشت نظری منی بینم سحر سحر شکوه الم سحر خالی داشت</p>	<p>دل از پی نظر آید بسوسه روزن چشم ز گنج خانه دل سیکشتم بچشم چشم منم بیا لم و این گوشه معتین چشم گرم نه جان بگری گرفت و من چشم</p>

<p>خست در که دیدم رخ تو دل میگفت بدری خروید واصل تو با سحر همه شبها</p>	<p>اگر رسد شکسته خون من بگردن چشم براهه داد نهالیم چرخ روکش چشم</p>
<p>بر دوس که دل در دهنده حافظ را مزن بنا و کس دل در دهنه دم گن چشم</p>	
<p>خیز تا از در میخانه که نشاوست طلبیم ز او راه حیم و دست ندایم گم اگر که کوته ما که بود استی که تیر داغ غمت بر دل ما باد حرام نقطه خالی تو بر لوح بهر توان زد عشوه از لبها شیرین تو دل خست بجای تا بر دهنه عطری دل سود از ده را چون غمت را نتوان افکند گردن شاد</p>	<p>بر در دست نشینم و مرا دوس طلبیم بگدایی ز در سیکه را دوس طلبیم برالتا سوان پاک نه دوس طلبیم اگر از جو دهم عشق تو دوس طلبیم مگر از موی کس و دیده مرا دوس طلبیم بشکر خنده لبها گفتار دوس طلبیم از خط خالیه ساست تو دوس طلبیم اما بسید غمت خاطر شاد دوس طلبیم</p>
<p>بر در دست نشینم و مرا دوس طلبیم خیز تا از در میخانه که نشاوست طلبیم</p>	
<p>چون که تیر دهنه دوی بخوابا ست بریم</p>	<p>زرق و طلا مانع میان از خرافات بریم</p>

<p> زار بر غلوتیان جام صوفی گیرند دور نهند در محاربه و تاراج بشهر می آیدم از خرقه کوه خوش قدر وقت از شناسند کار می کنند سوسه زدن بلبان قلعه در به آورده سفر با آواز هم که دادی ایستیم در میان این طایفه غریب در میان این فتنه گم شدن از تن باور نشینان نهان نشان بگویم خاک کوی تو به هر چه بیاست </p>	<p> چنگ و صنج بدر بر سناجات پریم از گلستانش زندان مکنات پریم که برین فصل از سر نام کلمات پریم بس خیالات که ازین حاصل اوقات پریم دلش نشیند و سجاده بطالات پریم آنچه موی امارتی گوئی به بیانات پریم تا بیست ساله سپناه از کفایت پریم ره سپهر هم که سپید به کفایت پریم این بیای که برادر باب کلمات پریم همه بفرق سر از بهر مکنات پریم </p>
<p> حافظ ابی بنج خود در هر طایفه بریز حاجت از این به کبر قافیه حاجات پریم </p>	
<p> در زیارت خان که از اقداریم طایفه تو بهر که امر و جزا دهم در چرخانه و در دست قرع ابالی </p>	<p> حاصل خرقه و سجاده و زان در باریم خازن یکده و سینه و کت در باریم بزمیان عارض شمی نبود در باریم </p>

<p>زاکم مرتفع قیمت نیست که دلازم با خیال تو اگر باد گریه پر دلازم چشم تو دامن اگر فاش گریه دلازم باشید که کر صید کند دلازم یا جوئی از لب خود یک شمشیر دلازم</p>	<p>اجرای دل گشته تلخ با کس صحبت هر رخا هم که بودین قصه سر و دایه تو در سینه بماند نهان رخسان تو فاش شک با ای گشتم هر چه شکم کند سازگار و به کام دلازم</p>
<p>گوهر سر بر تن افراط باشد بجز زلفت همه را در قدر و دان دلازم</p>	
<p>وین بزمین که چو نور ز کانی نیم قبر حاجت و ضرر اید و هائی نیم خاندی بی دامن غلظت و اوی نیم این همه امانت و امان نامی نیم نکر و دست ها تا که خالی نیم با که گویم که درین پرده چائی نیم اچو حسن هر اثر از این بیانی نیم اگر این همه بیچون چو بیانی نیم</p>	<p>وین بزمین که چو نور ز کانی نیم قبر حاجت و ضرر اید و هائی نیم خاندی بی دامن غلظت و اوی نیم این همه امانت و امان نامی نیم نکر و دست ها تا که خالی نیم با که گویم که درین پرده چائی نیم اچو حسن هر اثر از این بیانی نیم اگر این همه بیچون چو بیانی نیم</p>

<p>دوستان صیب نظر بازی حافظانند اگرین اراز محبتان غایبیم</p>	
<p>دل فداست او شد جان نیز بار این دارد و آن نیز گفته است پیدایان نیز گفته خواجه شیدا نیز حمد را بشکست پنهان نیز دامن سر زده چهره پنهان نیز بگفت از خورشید سلطان نیز بگفت بگرد و در گردان نیز بگفت دایا هم بستان نیز</p>	<p>در ازارت در میان نیز آنکه میگویی بستان نیز هر دو عالم یک خورشید روی او درستان در پرده نیکی او یار این کزین انجمن چو این خونی با آن رنگس متاثر نیز عاشق از وصفی شکر در جمل افتادست زینت کار جهان چو این سرور داشت بیایه دل</p>
<p>محب و اندک حافظانند در صفت ملک پیران نیز</p>	
<p>کز خیالی از شیرینی پروانه هیچ شک نیست که چون نوزاد</p>	<p>از شیرینی پنهان شکر در دهان هرگز از ناله اش بگیرن گاه شود</p>

<p>گفته بودی که خبر ده که در پیجم چنان بودی زین باریخ غیب تو نظر دارم با دور کردی که نهی از نام تو مرا از بیان بزرگ من باز تو خوشی می اگر دارم تو غوغای عالم بخشی</p>	<p>آنچه نام که به بینی و نهانی بازدم گویم خلق بدان که نشاء بازدم آنچه تو نیست تو هم ز که تو ساسم که خاک است که نسیم که گشتی از بازدم هم خاک هر که تو بود پر بازدم</p>
<p>حافظ از بیان مدح میر تقی میر دارد پیش روی تو شمعش نقشه بگذارد</p>	
<p>درمانی که شمعش نقشه بگذارد که گشتا در زمان تو شمعش نقشه بگذارد در تو میر تقی میر شمعش نقشه بگذارد شمعش نقشه بگذارد که شمعش نقشه بگذارد در شمعش نقشه بگذارد که شمعش نقشه بگذارد شمعش نقشه بگذارد که شمعش نقشه بگذارد شمعش نقشه بگذارد که شمعش نقشه بگذارد شمعش نقشه بگذارد که شمعش نقشه بگذارد</p>	<p>که در شمعش نقشه بگذارد نقل شمعش نقشه بگذارد من شمعش نقشه بگذارد در شمعش نقشه بگذارد من شمعش نقشه بگذارد چست گاه باطل شمعش نقشه بگذارد شمعش نقشه بگذارد بهتر است که من شمعش نقشه بگذارد</p>

<p>دوستان وقت کاران بر کشته می کشیم نیست که کس که موقت طریقت را خوش بر نیست نمی بیند خدایا ایفر از خان ساز فلک از پایل بر سرست کلی خوش آمد از سر و پیش آید</p>	<p>سختن بر جان ست بجان می کشیم چاره است که سیاه به پسته یفر کشیم تاوین که بر پیش نه تلکون کشیم چون ازین نه نه تعلیم و چرا کشیم لاجرم از آتش بران هوس می کشیم</p>
<p>حافظ این حال چو پاکه توان گفت که ما بیاد نیستیم که در محو کمال می کشیم</p>	
<p>روشن بیاری چشم تو بر داری عشق من با خورشید و ماه و داری عافیت چشم مار از من نیست نه داری در عشق از ان سوی قفا نه داری بوسه بر من عشق تو حال است مرا بعد از نیم چرخم از تیرگی انداز داری از ثبات قدم این که خوش آمد داری صنم لشکر عمارت دل کرد داری</p>	<p>لیکن تا ماه و باری نه داری دیرگاه است که چو چاه نام داری که دم از خود و جان زده اند داری تا که می که چشم من بر تو داری که با خودی صحت خود و فدا داری که بچوید گمان ای و خود و داری بر سر کوه که از پایل طلب داری آه اگر عاقبت است شاه گیر داری</p>

<p>در بیت دانش حافظه ملک پر شده بود کردن خوری بالاسی پسندت پستم</p>	
<p>دش سواد می نیست گفتم ز سر و دین تانش را سر گفتم سر کشید از من چشم گفته تا سفید گفتم دلم را صد گفتم از دین می گفتم زین طبع ناک گفتم من که دینم گفتم من بی گفتم ای ششم حضرت علی خدا را ناک</p>	<p>گفت که زین تا میر این بخون گفتم دوران از دست می از دست گفتم حشره فرماید تان طبع را دین گفتم ساقا با دست به ناچ و ناچ گفتم صد گفتم به ناچ و ناچ گفتم رابع و اربعه زین اطلال ایچون</p>
<p>ای سر تا هر مان از بند حافظه و کن تا دمای دولت آن سن رود از خون گفتم</p>	
<p>دیده در یک گفتم درخت به گفتم از دل تنگ گفتم گار بر آرم و گفتم خود ده ام تیرنگ با ده به است بر عیال برین تخت و روان افشام ای چشمه شالی آب گفتم که در آرم</p>	<p>و از این کار دل خویش به گفتم کاشکی از گفتم گفتم و گفتم صد گفتم و چند گفتم گفتم قلل گفتم و گفتم گفتم می گفتم و گفتم گفتم</p>

<p>تا جز آنوقت سپرد و دانده را بکفر</p>	<p>بند برقع بکشای بهر خوشبختی</p>
<p>حافظا کیه بر ایام چه سودست و خطا من چیسرا عشرت امروزی است و دانا</p>	
<p>نقش سیاه و خال بر آینه بزمی روز و رات بر چرخ تو خفته و بزمی بایستی بیا و گوشتی در دهن بزمی فاسد و کیم تو کز در دهن بزمی بر کاه و دیر و شبی در دهن بزمی باز شش و دهان تو در دهن بزمی حق آنست که این سر و دود و خال بزمی</p>	<p>دشمن بیل اشک را و فایز بزمی رشته نگار در کسبم چه بزمی هر چه می کار در نظر و خفته بزمی چشم بزمی ساقی کو تو بزمی نقش خال رو و دهن تو بزمی هر چه فتنه که در شمع تو بزمی ساقی و بزمی تو بزمی</p>
<p>خون بود و دهن حلقه خال بر دهنم بر نام محسن و دوستی و جناب بزمی</p>	
<p>که دهنم دهنی تنی از دهن بزمی بس خجالت که چیده آید از دهن بزمی زاهر و دهنم بزمی</p>	<p>روز عید بر تن امروزی بزمی چند روز است که دهنم زنجیر ساقی بزمی من خجالت ششتم بس از دهن بزمی</p>

<p>چند پیرانه در ده غنا شمسرم نیکین آنکه بر خاک در سیکه جاداشت کجا است میکشیدم می و سواده لندی بر دوش</p>	<p>من نه آفم که در پند بسته پیرانم تا نهم برستم در سر و پندش ایام آه اگر طلق مشد را که این جزویرم</p>
<p>تلق گویند که حافظ سخن پیرانم سال خورده نمیشدیم امروزم از صد پیرم</p>	
<p>روزگار شده که در میخانه نشسته تا اگر در دام وصل آمدم و در شوق در خطایوی می نشسته و در تیر چون صبا از تان میخیزانم تا که می خاک کویت بر تان نه نشسته و در زانچه دلبر دام راه و غمزه نشسته دیده بین پریشان ای که عیب پیش سانس شد که حساب روز شمرد که نیست از بین عرش همین یکند روح الا شرمید جایه دال دارم برین سبب</p>	<p>در یاس نشسته که کارا را در دست در چشم انتظار وقت میخیزم در سحر و شش میخیزم که در در نشسته راه است و در در میگردی تا نشسته و در یاد داری دل که نشسته و در زین دلیر را که من در نشسته قال فردا میفرم و در نشسته چون دما سپاه و در نشسته التماس آستان پوی نشسته</p>

<p>حافظم در محلی مردی کشم در مجلس بگراون شوخی که چون با خلق صحبت میکنم</p>	
<p>ز دست که خود ویر بارم نگر ز خیر زلفت بگیرم دست ز چشم من چو زنجیر کردن چو دست خودم من از جفاقت ایون شکایتی بودم لب بیا من از بازو و غم و بارم بیا اگر چشم و عاصیه میزد و نشان کسی چشم زدن روی و بین و نشان ترا دستم کم نخواهی برگشتن</p>	<p>که از بالا بلندان شتر مدام و گرد سرش پدائی بر آدم که نشمارد و ز اختر می شمارم که بشاری و بیداری ندارم که کرد آگه زدی و روزگارم که زدی و مردم آزادی ندارم چو بامش و شکرت می کند آدم که کار آمد ز آید و دست شمارم بجاست و شکایت اگر کسی ندارم</p>
<p>سر دست دارم چو حافظ است لیکن بافکسف آن بری امید دارم</p>	
<p>زلف بر باد و نازیده بر بادم رخ بر آفتاب کنی از بزم گلم</p>	<p>نازید کن تا کنی بشیادم قدر آفتاب که از سر و کنی آزادم</p>

<p>چهره را آسپد خانه می بیاورم شود شیرین سنا تا کنی فرادام سرکش تا نکشد سر بفلک فرادام دست بگیرم کند چه جزو پا فرادام غم اینجا فرو تا کنی تا شادام تا جاک در آید صفت ز سر فرادام ارام شود تا بدید طالع فرادام</p>	<p>زلف را حلقه کن تا کنی و دردم شهر را شهر مشو تا نه سر در کوه بے خود را در گران تا خودم خون گیرم سر از دست بشو تا در خون چال پای را بپایه نشو تا بپوی از غنیمت از کم کن و بپای من بپایم چون فلک به کون آید کشتی را در لوط</p>
<p>ساق را از چرخ تا حاشا که بنا آید رود من از آن روز که در بند تو ام آزادم</p>	
<p>تا بفتو لے خرو و سر من از فرمان کردم قلع این مرحله با رخ سیاهان کردم کسب اوجیت از آن زود به پرتابان کردم که من این خانه بخای تو دیوان کردم می گزیم لب که چرا گوش بناوان کردم آنچه شاد و ازل گفت بکن آن کردم</p>	<p>مال را پروری خشمه دست از زبان کردم صن و غیره قبولی عفت تا نه بخود پرورم راه از خدا این نام عادت به طلب کام کنم صایه پر دل رستم فکن لے گنج مراد تو بیکرم که نه بوم لب سب سانی و کنون نشدن مستوری دقتی نه بدست من دست</p>

<p>دارم از طاعت نازل منزل خودس طبع از عکس پیرانه سرم صحبت برون نجات گردید این غزل صدر نشینم چو عجب ز بیکس راز سر در خم خواب فلک</p>	<p>که چه در بانی بیخانه فراوان کردم از صبر بستم که در کلبه اطلال کردم سالها بندگی صاحب دیوان کردم آن شرم که من از نهی سلطان کردم</p>
<p>سخن خیزی و سلامت طبعی چون حافظ در کرم هم اندوختن تر آن کردم</p>	<p>ع</p>
<p>سرم خوش است و پیرانه بندگی توئی عجز از پیر چو جسته از خسته بند اگر مژده پیرستان در بر و سر بکشد کن دینم سر زدنش خود دانی و خافستاه و تر امانت در میان زمین ز خونی ز گس مست و بلند بالائی شدم نشان بگریه گشتی و ابرو دوست غبار راه طلب کیمیا به پرو نیست نصیحت چو کنی تا صبح میدانی</p>	<p>که من نسیم حیات اندیشه ای بودیم مرده بخت در دست کشتان خوشتریم کدام ره زخم چساره از کجا بچیم چنانچه پروشتم میزدند میردش خدا که است بهر جا که هست باویم چو لاله با قدح افتاده بلب جویم کشیده در خم چو گان خوشتریم گویم غلام دولت آن خاک عنبرین بودیم که من نه محقق بهر دمانت بودیم</p>

بیرون هم سرخوش و از بیم تنگی کام جهان پر آنکه بخشد خدا گناه کو خسته زار و تو تا چه ماه فدا فردا اگر شد و خنده رضوان بماند	عزت کنیم باده و شاد بگرشیم روزی که رخت جان بپایان بگرشیم گویم سپهر در غم چو کان زگرشیم خلبان ز عرفه خور زینت بدرشیم
حافظ از دست چینیان لافزارون پادشاه گلیم خوشی چیرا پیشتر کشیم	
هاشقی ریشه جو از خون فوفاشته ام هاشقی در غم و فراق بازم و بگریخته ام شیرم از ترش آلوده خودم آید خوش بود از شش اشع که شمعیت با چنین خیر از دست بشد ضرر کار پایان جرم دل شدیم و هم شنب	وز خدا صحت ما و ارباب ما فوفاشته ام تا بدانی که بچندین آهتر آراشته ام که هر باره و دود و دود شده آراشته ام بهین کار کارگر سپهر و بجاشته ام چشم افزوده ام آنچه اول جان گاشته ام بوکر سپهر بچندین سیه ناگاشته ام
بچه حافظ بخواب تا دم جامه بنا و کادر کشندان و لبر فوفاشته ام	
عشق بازی و فانی و شراب لعل قام	مجلس نش و در لعل جرم و شراب مدام

<p>ساقی فلک دبان و مطرب شیرین سخن شاد بی در لطف و پاک کجایندگی باد و گلگونگی رخ و عذب و خوشخوار و یک زنگار و نشین چون قهر فروزین صفت نشینان بخواه و بینکاران با آواز نغمه ساقی چنانچه خرد آفریده تن هر که این صفت بچیدند نعلی بر می آید</p>	<p>چو صفین نیک دار و حریت نیک نام دلبر و حسن و خوبی غیرت ماه تمام ناله از لعل نگار و ناله از باقی گشت پیرانش چون رود و در آید سلام دوستداران صاحب حرفان و دو کام ز لعل و آواز برای دل استوار و آنکه این عشرت نخواهد از نعلی بر می آید</p>
<p>ناله دانی بزرگو چون حافظ شیرین سخن بخشش از مرز جهان آفرین حاجی قوام</p>	
<p>نغمه است تا براه نغمه رو نهاده ایم همه جان بجان و دوزخ کس با دو پیشه ایم تا که سر جانیت ز بشکر گرفتیم در گوشت و امیر چو قطار گان ماه بچه جوی زلف تو سر دانی باز ناله تهناه ایم با جهان بدل خجیف</p>	<p>روی در با سه خلق یک بیک نهاده ایم همه دل بران دو منیل نهاده ایم تا که سر جانیت ز بشکر گرفتیم چشم طلب بران چشم نهاده ایم چون بخت شمع بر سر زلف نهاده ایم وین کار با بر خیزد یک نهاده ایم</p>



<p>تا چشم باز بازی کند که باز طایق در دواق در منزل قال خصل عمره گزشت و با بیدار شارسه ناموس چند ساله اجد او نیک نام هشدار و اقلیم که دست و پا بدیل ان در لعل که در کار انچه عقل و شوی فراتر است که در چشم او میرد</p>	<p>نیاید بر کشنده جادو نه سادو ایم زین باجناک کو تیر مار و نهاده ایم چشمه بران دوزخس جادو نهاده ایم در راه جام و ساقی هر نهاده ایم زنجیر و بند زان چشم گیسو نهاده ایم در راه یار سلسله گیسو نهاده ایم چشمه بران دوزخس جادو نهاده ایم</p>
<p>کسی که اطفال را بسم گفته است بگاست و در خانه است آن چشم گیسو نهاده ایم</p>	
<p>خون را که در کفش گران شده ایم قادر مروت و انصاف است با خود کس هر چه است که در کفش نمی بنشیند تا که در کفش ایستد شش گیسو نشان مروت و انصاف که در کفش برین و در کفش ایستد شش گیسو</p>	<p>و در کفش چوین از نشان نمی بنشیند که در کفش شش گیسو نشان نمی بنشیند ببین که اهل و در کفش نمی بنشیند چرا که ظاهر و در کفش ایستد شش گیسو زمن میرد که خود در میان نمی بنشیند که با دوازده روزه شش گیسو</p>

<p>بجای که هر چه آید روان نمی بینم</p>	<p>فایده ناپسند اجبار دیده من</p>
<p>من و شفیقه من فقط که اندرین دریا افسوس است سخن در قنار سینه منم</p>	
<p>تیرد شکستم و از هر دو جان آرام که درین دایره خرد شد چون افتاد آدم آوردم درین دیر خراب آبادم به واسطه هر کس تو رفت از آبادم چنانم خردید که یاد نداد از آبادم یار سب از یاد رفتی بچه طالع زادم همسردم آید غم از تو یار آبادم که چو دلی بگرز گشته مردم دادم</p>	<p>قافیه یس گویم و اگر نشد خود نشاند طالع منم چه دم شمع فراغ من که بخورم و فردوس برین عالم بود سایه طریقه و بوی هر دو لبه خور نیمه بر لوح دلم جز الهی قاصد یا کو کسب نیست مرا هیچ غم نشاند تا شدم دانه بگوشتش در چنان عشق گر خورم و خورم دلم و کسب و عروا</p>
<p>پاک کن چو حلقه لب ز اشک در نایب سبیل دادم گیسو بنیادم</p>	
<p>که خواستنی کن را که زیارت ندیم روح را صحبت ناهنس غم بیت لیم</p>	<p>فدوی پریشان دارم و غم نیست قیام چاک غم زدن این لایق بیانی چه نم</p>

<p>ناگر چه عطا لب جانان بر من مگر من محبت دیرین من ادا د رفت بعد صد سال اگر بر سر خاکم گزری فکر بهود خود لے دل زدیگر کن گوهر معرفت اندوز که با خود بری دام سخت ست مگر یار شود لطف خدا غنی گوئی گشت دل از کار فرو بست بیاش دلبر از ما بلند امید گرفت دل دل</p>	<p>ساها زان شده ام بر در خانه نسیم اے نسیم سحری یاد و پیش عهد قدیم سر برآورد ز کلم قص کنان عظم زیم در دو عاشق نشو و به زو اولی حکیم که نصیب دیگران ست نصیبی بریم در نه آدم نه در صدف نه شیطان رحیم کز دم صبح دیوایی واقف اس نسیم ظاہر احمد فراموش نکند خلق کریم</p>
<p>حافظ ارسیم و در تنیت بر شا کراش چه از دولت لطف سخن و طبع سلیم</p>	
<p>گر ازین منزل غربت لبوی خانه روم زین سفر گرباست بطن با ز روم تا بگویم که چه کشف شد ازین سیر طوک آشنایان ره عشق گرم خون بخورند بعد ازین ست بن زلف چو زنجیر نگار</p>	<p>نزد و کرم که هم از ارمی خانه روم و اگر آنجا که روم عاتل و فرزانه روم بر در میسکده بابر بیا و سپمانه روم کا کاشم که گشت کایت بر بیکانه روم تا بکے از پی کام دل دیوانه روم</p>

سجده شکر کنم در سبک شکرانه روم	گر به بیم حسرم ابروی چو خراش باد
خرم آن دم که چو جافه تولاے دزیر بر خوش از سیکره باد دست بکا شانه روم	تا به حال
<p>هر لب زده خون می خورم و خاموشم تو مرا زین که درین کار جهان میگویشم هند و زلف به حلقه کند و گویشم این قدر هست که که قد سے میگویشم فیض عفو میس نه دبا گنه برودش ناخلف باشم اگر من بجز بے نفوذش پرو به بر سر صید عیب نهان میگویشم چیکستم که سخن پیرسان میگویشم</p>	<p>گرچه از آنش دل چن نمی درویشم قدما جانست منع در لب جانان کردن من سگ آزاد شوم از نفخ جانان حاش شد که نیم مستقد طاعت خویش هست امیدم که علی الرغم دور در جزا پدرم رو خنده ز جوان بدو گندم بفرود خرقه پوشی من از نهایت وینداری نیست میخواهم که بنوشم بجز از راقی</p>
گرا زین دست زنده مطرب مجلس روضه شیر جافه بر وقت سماع از پیشم	
<p>نشان بشیم امید از کزش میدارم خون دل عکس بر من سیه باز شام</p>	<p>گرچه از آن زلفش گریسته و کارم باز لب تل کن سحری رویم که چو جام</p>

<p>آه اگر زانک دوران پرده نباشد یارم از لعل کلک همه خنده تگری یارم ای دلیل دل گم گشته فرو گذارم با که گویم که بگویم سخنی یارم کو نیسی ز عنایت که کست بیدارم</p>	<p>شاعر از دوران</p>	<p>پرده مطمح از دست برون خواهد برد سرم آن شاعر ساحر که بانوین سخن بصد امید نهادیم درین بادیه پاسبی چون منش در گذر باد نغمه یارم ریده نجات با فناء او شد در خواب</p>
<p>تذکره</p>	<p>دوش میگفت که حافظ همه رویت دریا بجز از خاک دست با که بگردد از مرم</p>	<p>تذکره</p>
<p>پادشاهان ملک صباکیم جام گیتی نادر خاک رهیم بجز توحید و عسکر مستم کنیم ماشش آینه رخ چهریم مانگهسان افسر و کلاسیم که تر و خواب و ما بیدیه گیم روسی همتت هر کجا که نیم دوستان را قبا سے فتح و نیم</p>	<p>شاعر از دوران</p>	<p>گر چه ماست گان پادشیم گنج در استین و کینه تته پوششیا حضور دست خود شاه بخت چون کرشمه کند شاه بیدار بخت را هر شب گر غنیمت شمس ما صحبت ما شاه و منور و اقیانوس است که ما و شمعان را ز خون کفن سازیم</p>

شیر و شیرین و شیرین	زنجبیر و زرد پاش و انبوس
دام حاکم که با زرد پاش	کرده است و با گلاب
<p>بر لبها به خط غبار است نگارم چون شمع جان دم بر جان پیارم من نقد روان در دوش از دیو پیارم زین در نتواند که بر باد غبارم از موج سرشکم که رساند بکسارم دادند نرسد از دست و بر قدر دارم نمان شب که من از غم بیاد است بر دارم کان بودی نه فاسد و از رخ نهارم</p>	<p>گردست دهد خاک کعبه پای نگارم پروانه او که بر سر دطلب جان گر قلب دلم را نهد دوست عیارم و من مشتاق برین خالی که بر لب زنگ از بوی کبابی شدم غرقه امید زلفین سیاه تو بدلداری عشاق امروز کش سر زلفه من و اندیش آن ساقی از ان بادیه یک جوی یاد</p>
حافظ لب لبش چه مرا جان عزیز است	حرف بر دامن خط که جان را لب آرام
چنان گوئی چه سرا که بچه گان تو باز	گردست دهد در نسیم زلفین تو باز
در دست سر سیدی از ان زلف درازم	ز لعل تو مرا عزیز است و لب نیست

<p>پروانه رحمت بهای شمع که شب چون نیت ناز من آلوده ناز در سحر و میخانه خیالست اگر آید گر خلوت مارا شب از رخ بفروری آن دم که بیک خنده دم جان چرخ شمسود بود عاقبت کار درین راه</p>	<p>از آتش دل پیش تو چون شمع که آید در میسکه زان کم نشود سوز گدازم محراب کائنات ایچو دے تو سازم چون صبح در آفتاب جان سرفرازم مستان تو خواهم که گذارد نازم در سر برود در سر سودای ایازم</p>
<p>حافظم دل با که بگویم که درین دور چرخ سام نشاید که بود جسمم رازم</p>	
<p>گرم از سوزش در میان اندیشم زهر زمان تو آموخته ای به بهت شاه شوریه سلطان من بی ملان چو بین نقش کن از خون دل من خاک اعتمادی بنماد بگذر بجز حسدا شهر غبار من ای دوست بیا بچین دمن از رشک خون دل ادمم چین</p>	<p>شیده هستی و زندگی زرد دارم من که بد نام جهانم چو صلاح اندیشم ز آنکه در کم حسد می از همه عالم بشم تا به آفتاب که شد باین تو کار کشتم تا بانی که درین خسته چنان دوشم که ز خرگان سیر بر گرجان نوشتم که از در تو گشت گرجانم شامی بشم</p>

<p>من اگر زدم و گشتیخ چه کارم با کس حافظ را ز خود و عارف و قوت خدایم</p>	
<p>ما بر آیم شبی دست و دهان کنیم دل بیا زنده دست رفیقان در شب خسک شد پنج طرب با خرابات کجاست آنکه بجه جرم برنجید و نیم زور رفت در ره نفس کرد و سینه با پیکره شد مدد از خاطر زمان طلبی دل ورنه سایه طائر کرم حوصله کار بسته نکند</p>	<p>عجم بجز آن ترا چاره زیباست کنیم تا طلیعش بسوزیم و دانه کنیم تا در آن آب و دهانش و دانه کنیم بازش آید خدا را که صفای کنیم بیر کعبه بکشاییم و عین زان کنیم کارش بختیست مباد که دانه کنیم طلبید سایه میوه آن چه است کنیم</p>
<p>دل از پرده بشد حافظی خوش احوال است تا بقول و غزلش ساز و نواست کنیم</p>	
<p>با سر زبانه بستان ز دست او ایلم برایسته کسان ملاست کشیده اند لعل گل تو دوش جام صبر می کشیده پیشینان ز تو نباشد اگر نعل شد</p>	<p>همرا از عشق و تمغنص بجام داده ایلم تا کار خود را بر دهم جانان کشاده ایلم تا آن زلفت القیم که با دوش داده ایلم گو داده صاف کن که دیدار داده ایلم</p>

کار از تو می رود و در سینه دل قرار چون لاری همین طرح در میان کار	انصاف سیدم که از ره قاده ایم این داغ بین که بر دل غنیمت بایم
گفتی که حافظ این همه رنگ خیال نیست نقشه قلم خوان که همان لوح ساده ایم	
ماوراء سرور در پیشگاه نهادیم سلطان ازل گنج خیم عشق بیاور در خرقه صد عاقل و فاضل زنده شد در دل مردم ره پس ازین تارنما آن بوسه که زاهد پیش داو بیاور چون میوه این کشتی شکر گشته کرم المسته که چو بامید دل درین بود در خرقه ازین پیش ساقی تملک بود	او قاتل و عاقل در ره جانان نهادیم تارنمای درین منزل میانه نهادیم این داغ که ما بر دل میانه نهادیم مهر لب و مهر در این جتانه نهادیم از روی صفای لب جانان نهادیم جان در سیر این گوهر گزانه نهادیم آن را که خرد پرور و خزان نهادیم بنیادش ازین شیوه زاده نهادیم
قانع بخیال ز تو بودیم چو حافظ یارب چه که از بهت و شاکه نهادیم	
با درین در نهانچشم مجاهد ایم	ازیر جادش اینجا سپناه آمده ایم

<p>مهر و منزلتیم و ز سرحد عدم سبز و خاقدیدیم و زیستان بخت اچنین سخن که شمعان لوزج این نگار علم تو کشتی توفیق کجاست آبروی روی از خطا پوش بیار</p>	<p>تا با عالمم و دینم راد و دلم ابطال گاری این مهر گیاره ایم گدائی بد رخا شست آه ایم که دینم بکریم غرق گناه ایم که بدو این حل نامه سیاه ایم</p>
<p>حافظ این حسرت و پشیمینه بیند از که ما از پی قافله با آتش رآه ایم</p>	
<p>از یادمان چشیم باری داشتیم نادرخت دوستی کس بود گفت گو آئین درد پیشه بود شیره چشمت ز لب جگانه شد اکتفا رفت و شکایت کس ندید اکلین حسرت نه خوردند لغرب چون نهادی دل بھر دیگران</p>	<p>خودت طوطی و دایه ایندا شستیم حالی که قسیم و شمس کا شستیم ورنه با تو با جسمه ادا شستیم اعتلا کردیم صلح کا شستیم جانب حرمت فردا شستیم مادم همت بر دگر شستیم ما سپید از و صل بر دگر شستیم</p>
<p>گفت خود داری مادل حافظا</p>	<p>بجست بر کس مکی شستیم</p>

<p> لاکویم به وسیل بناق گنیم رستم به غلط بردشت و زین گنیم عیبت ویش و تو اگر کم و بیش است خوش برانیم جهان در نظر ارم روان آسان کشتی را ربابیه هنر نه شکند شاه اگر چه در زمانه به بخت نرسد اگر چه است گفت حسود و فقیه بخیر </p>	<p> جانده کس به دلق خود رفت گنیم سر حق باورق شعبه و طبع گنیم کار و بصلحت آفت که مطلق گنیم فکر اسپ به وزن معنی گنیم انگیزه آن به که برین بحسب گنیم اتقائے بی صاف مرقی گنیم گوشت و خوش باشش که گوش حق گنیم </p>
<p> حافظ از ختم خطا گفت گنیم در حق گفت جبل با سخن حق گنیم </p>	
<p> مرادیت با جانان که جان بدن نام صفای خلوت خاطر از ان شیخ چهل و نام بکام و آرزوی دل چه دارم غرض حاصل شرب و نهنگارم است و یا در بیان باقی مراد خاد و سره است کاغذ یا نه قدش سر و کلاه نامش زلم و نایلمانی </p>	<p> بود اوستی کویش را چه جان و خشن نام فریغ چشم و نور دل از ان افق نام چه فکر از غیبت بد گویند میان و سخن نام نزار و یکس از دست چنین باری کن نام فراغ از سر و بیانی و شمشاد چمن نام چه ارم و عظم باشد چه پاک و نامهربان نام </p>

<p>که من با لعل خوشنالی خدش دارم بجمله دانه دانه بته لشکر لکن دارم که من در ترک پیمانه دانی لکن دارم که میل لاله و سرین برگ پیم دارم</p>	<p>خدا را ای رقیب شب بیدارید هر دم گرم صد لشکر از زبان قصد لکن دارم الای پیر سر زام کن هم و بخانه چو در گلزار قبالتش خوانم بخندارم</p>
<p>بزدی شهر و شهر حاقظ پس چندین عا چو غم دارم چو در عالم این لکن دارم</p>	<p>مرحبا از خوش رخ و فرشته پیام یار پادشاه و قافله را طلع نازان قبا</p>
<p>خیر صدم چه خبر یار بجاراه کدام که از دشمنم به ام آید و شوق بام هر چه آفت ساز ندارد پذیرد بخام من که لعل و دوا عجب یک پیام دناک و عوای و امانت و نکل لایم سروی نازد و خوش نیست خند از بزم حاجت و اند خال و توکلش دارم بوده شمع که شد به تم این خند دارم</p>	<p>چشم خنبار مرا آفتاب زده و خورشید تو زخم کنی بر من و بیدل دارم گل از حد بر تنم ز کرم شمع بنام مخبر و دم که هر از دزد سر سرده صفر زلف دلدار چو ز تار می منسرایم</p>
<p>جای در گشته محراب کندل کلام</p>	<p>حافظ ایل با برت تو دار و شاه</p>

<p>مرو که در نسیم بهر تو از جهان برویم سختن بگوئی که پیش لب تو جان برویم رو امدار که جان بر لبست و از جهان خوش آن زمان که به نسیم بر لب تو گر ای کس که شمایم و حاجت وایم نشان وصل با ده بهر طریق که هست</p>	<p>بیا که پیشش تو از خوشی ببران برویم را بکن که درین حسرت از جهان برویم ندید و کام دل از آن لب و آن برویم تو خود بگوئی که ما از لب چنان برویم رو امدار که محروم از آستان برویم که باره از پی وصل تو با نشان برویم</p>
<p>گو که حافظ ازین در پروراست خدا که هر چه راسته تو باشد جزین بران برویم</p>	
<p>مزن دل ز نوک عنبره تیرم نصاب حسن در حد کمال مست تو چو پر کن که من از دولت عشق چنان پر شد فضای سینا از دوست سبا و اجر حساب به مطرب دی دران خوفا که کس را نبرد چو طغیان ز ابراهیم که فریبی</p>	<p>که پیشش چشم بیارست بیدار ز کا تم ده که مسکین و فقیرم چو آن بخت جهانم گر چه پیسیرم اگر کفر خدیش گم شد از شمیرم اگر حرفی کشد کلاب و سیرم من از پیر معنان منت پذیرم بسیب بوستان و شهید شرم</p>

<p>من آن عرسم که هر شام در عکاه قراره کرده ام بختی فروشان خوشا آن دم که استغایستی فروغان گنج غم در سینه دارم</p>	<p>ز بام عرشش آید چرخ در درجتم بجز سحر نگیرم فراغت بخشد از شاه و وزیرم اگر چه مدعی بسند فستیرم</p>
<p>من آن دم برگردم - دل حافظ که سالی گشت یار ناگزیرم</p>	
<p>شوق وصل تو که کز سر جان خیزم یار با نام پیرایت برسان باران یو لاسه تو که گریه خوشم خالی بر سر تربت من بستی و مطرب نشین گر چه پیرم تو شب تنگ در آغوشم گیر تو پندار که از خاک سر کوه توین</p>	<p>طایر تو دم دارم جهان خیزم بیشتر ز آنکه چو گردی زمین خیزم از سر غوغای کون و مکان خیزم تا به بیت زلمه رقص کنان خیزم تا سحر که ز کسار تو جوان خیزم بجفا که فلک و چه رزان خیزم</p>
<p>سرد بالا با بهت شیرین حرکات که چه حافظ از سر جان و جان خیزم</p>	
<p>من یک مشتق بازی و ساعنی کنم</p>	<p>صدا بار تو به کردم و دیگر نمی کنم</p>

<p>ایم پرشت و سایه طوبی و قصر حور مقصود در سبیل نظر یک کمال عبادت هرگز نمی شود ز سر خود غیر را تشیع بطاعت کفایت حرام است مگر پیرمندان حکایت معقول میکنند این تقدیم پس است که چون بپایان از این طبعه گفت برو ترک عشق کن</p>	<p>با خاک کوئی دوست برادر نمی کنم کردم اشارت و مکر نمی کنم نادر میان میکند سیر نمی کنم گفتم گو که گوشش بهر خونی نمی کنم مردم را حال قیاد نمی کنم ناز و کشفه بر سیر نمی کنم محتاج چنان نیست برادر نمی کنم</p>
<p>حافظ جناب پیرمندان امن قامت من ترک خاک برسی این در نمی کنم</p>	
<p>من دوست دارم روی خوش دوستی کنم در عاشقی گزیر باشم ز روز و ساز من آدم بهشتی ام و درین سفر بخت را در گذر کنم رخت سوی او خیال زدن لیل شکا کجاست از یک چشم مست و درین شهر و آ</p>	<p>بدین چشم مست می توانم چشم استاده ام چون ترسان را تم حالی ام عیش عشق و آمان شوم گیسوی حور گردانم ز مفر شوم من جبرری مقل از آن مشیم حقا که منی خودم اکنون سر شوم</p>

<p>شهرت پر گشته و جوان در شرم گفتی ز سر عهد ازل بکشته گوید حسن عروس طبع مرا جلا آرد و</p>	<p>چیز نیست ورنه خریدار هر شرم آنکه بگوید که دو سپیدانه در شرم آینه ندارم ازان آه که شرم</p>
<p>حافظ ز تاب قدرت بیا صلی بپوش ساقی کجاست تا زنده آید بر آتش</p>	
<p>من که باشم که بران خاطر عاقل گذرم دلبر بنده نوازیت که آموخت بگو هستم بد رفته راه کن ای طایر قدس لے نسیم سحری بسندگی با برسان خترم آن روز که زین مرحله بپوش پایه نظم بندست و چاه گیسو بگو راجه نشناخته غاصم بنیاد ایل ازین</p>	<p>لطفاً ایکنی است خاک در تاج سرم که من این ظن بر قلبیان تو هرگز نبرم که در از ستاره مقصد من فرسودم که فراموش کن وقت دماه سرم در سر کوسه تو پرستند رفیقان خیرم تا که نپا دشته بحسروان پر گهرم سینه خورم با تو و دیگر غم منیا خورم</p>
<p>حافظ شاید اگر در طلب گوهر وصل دیده دریا کن از اشک و دروغ و طعنه خورم</p>	
<p>من شآن زدم که ترک شاعر گفتم</p>	<p>تغصیب اند که من این کار با کسر گفتم</p>

<p>چون به باغ بهر گل را باب لعل است لاله را که در دگر گسست و پانام عشق در دوزخ است و من غرض در پیکر گرچه که آلود فقرم مشرم با دگر تم من که دارم در گدائی عجز سلطانی است عاشقان را که آتش می پسندد لعل عهد باین فلک نیست چندان اعتبار باز کش یکم عنان ای ترک شکر شوی با وجود بی زالی روسیه با دم چو من که امروزم بهشت نقد حاصل عشق شیده زندی نه لائق بود ختم را و دوش اعلت عشق امید و عاشق را و گوشه محراب ابرو می تو میخوام زخمت دقت نگونی که زاده چشم و جان دل از دقتی که هیچ سو نیست فقط گوش دار</p>	<p>کج و لم خان که نظر صحرای مستغرق داری دارم بیه یارب که ادا دارم سر سر و بروم در اینجا تا کجا سر زخم گر بای چشمه غور شید این زخم که طبع در گردش گردن من بود زخم تنگ چشمم که نظر سر چشمه کوثر زخم عهد با پیمان بندم شرط با ما زخم تا از شکب چهره را دست پر زده کوثر اگر قبول منیض خود رشید بند زخم دعه مستر لے زاده را چرا با دگر زخم چون در افتادم چرا اندیشه دگر زخم من تمام کنم این انسانها دگر زخم تا در اینجا بچو عجبون درس عشق از دگر زخم می روم تا مشورت با شاه و ساغر زخم تا عود می خوانم و اندیشه دگر زخم</p>
--	--

<p> یاد آید اے غریب از فقہ پر دازم کز جان رود و زخم غم بر اندازم مہینا رفیقان خود در سان بازم بکوی سیکدہ دیگر علم پر ہندازم کز باز جسنے طفل عشق می بازم حزین من کہ بحسبہ باو نیست جز دازم صبا یا رقصے ز خاک شیرازم شکایت از کہ غم خاک گیت غمازم </p>	<p> نار و شام غریبان چو گیت آغمازم بیا و یار و دیار آغماستان گمرازم من از دیار حسنینم نہ از بلاد حبیب خداے را دے اسی دلیل را کہ من خود ز پیری من کے حساب بر گیر بجز صبا و شالم نمی شناسد کس ہوے منزل یا توبہ زندگی باست سرگم آمد و حیم گفت روی برے </p>
<p> و چنگ از ہر و شنیدم کہ صبح دم میگفت مرید جاقظ غوش ایچہ خوش آوازم </p>	
<p> ہر کہ گویا و دے تو کردم جوان شدم پرستہ نامے مطلب خود کا مران شدم با جام می بکام دل و دستان شدم ایمن ز شستہ فتنہ آخر زمان شدم در سایہ تو بلبل باغ بہستان شدم </p>	<p> ہر چند پر خستہ دل و ناتوان شدم شکر خدائے کہ ہر چہ طلب کردم از خدا در شاہراہ دولت سر و تخت بہت شدم از آن زمان کہ فتنہ چشمت با رسید لے گلبن جان برد دولت بجز کر کن </p>

<p>اول زحرف لوح وجودم خبر شود قسمت حاتم بجزایات میکند من پیر سال و ماه نیم یار پیوست آن روز بر دلم در معنی کشاده شد</p>	<p>در کتب عظیم تو چنین گفته و ان شدم هر چند اینچنین شدم و اینچنان شدم بر من چه سهر میگذرد پیر ازین شدم کز ساکنان درگاه پیران شدم</p>
<p>دو ششم نوید داد و بشارت که حافظا باز که من بوفکر گناهت ضمان شدم</p>	
<p>اگر بخیزد از دستم که با دلدار شدم ختر آب تلخ صوفی سوز نیادم بخدا بدم لبت شکرستان او و چشمه یخیزان مرد و یار نه خواهم شد درین داکستان چهره رخا که که با دور رضی بود آفتاب ز هر نقش نفی زده که مش و پند آید و گویا در دیداری روانه و گنجین پر دفا داری و حق گوئی نه کار بر کسی</p>	<p>ز جام وصل می نوشتم ز باغ طه لایق شدم لبم بر لبه ساقی و بستان جان شیرین شدم منم که غایت حیران نه با آغوش با آید سخن با ماه میگویم پری در خوابی پیغم ز حال بنده یاد آور که خنده شکار ویر شدم نزد و طرفی گیرم که چالا کست شایتم که انی نسخه میخیزد از نوک ملک شکیتم غلام آصف دران حلال الحق و الهی شدم</p>
<p>از روز عشق که سرتی ازین بخت و ناز حافظا</p>	<p>که با جام و لوح هر شب حرف میزد و پرو شدم</p>

<p>این چه شور و هیبت کرد و دو بگری نیم هر کسے روزی بهی طلبید از بیا م ای جهان راهم خبر بت از گلاب و قند است اسپنازی شده جو جرج بر پیا لانا و خرقانی راهم جنگ ست و جدالی دارد پنج حسه در برادر به برادر دارد</p>	<p>همه آفاق پر از هسته و شری نیم شکل انیست که هر روز تیری نیم قوتش دانا همه از خون بگری نیم طوقی زرین همه دگون بگری نیم پسران راهم بخواه پدری نیم پنج شفت نشو در راهم پسر نیم</p>
<p>پند جفا قضا بشنو خواجه روی کی کن از آنکه این پسند از در و گهر می جیم</p>	<p>از بخت سحر دارم از روزگار نیم جامم بدست باشد و زلفم نگار نیم لعل لبان خوش است و خنک و دو نیم ز می جان پرست و بیت پیاسه نیم خشم از میان رفت و سرش از نگار نیم مجموعه بخواد و صراست بیاسه نیم چنانک لعل گون شود و شکار نیم</p>
<p>دید ابرش و تیر و دوس و کنار نیم راهم هر دو طالع اگر طالع من ست ماهی و کس بر زنی وستی نمی نیم ای دل بشنای و هستنا قسب نماید آن شکر چشمم در گران بود از کین خاطر و دست تفرقه دادن و تفرقه نیست پایان عشق نشان حربه کیش</p>	<p>از بخت سحر دارم از روزگار نیم جامم بدست باشد و زلفم نگار نیم لعل لبان خوش است و خنک و دو نیم ز می جان پرست و بیت پیاسه نیم خشم از میان رفت و سرش از نگار نیم مجموعه بخواد و صراست بیاسه نیم چنانک لعل گون شود و شکار نیم</p>

<p>چون تیردی لال اول فیض حسن است چون کائنات جملہ برستو زنده اند اہل نظر اسیر تو اند از خدا ترس بر یاد برے انور او آفتاب صبح گوئے زمین رو بودہ چو گان حدیث تا از نیچو فلک و طور دورا دست خالی بباد کاخ جلالت ز سروران بر مان ملک دین کہ ز دست و زارش حریم بسک عثمان تو در بندش آرد</p>	<p>لے ابرطفت بر من خاک کے بارہم اسے آفتاب سایہ زمیں بر ماہم وز انتصاف صفت جسم اقتدار ہم جان یکستند فدا کو اکب شان ہم دین بر کشیدہ گنبد نیلی صہ ماہم تبدیل سال راہ و خزان دہا ہم وز ساقیان سسر و قد گلدان ہم ایام کان یمن مشد و دیار ہم این پایدار مرکز حاسے ماہم</p>
<p>صلاح از ماچ پیجوی کہستان صلاقتیم در خاند را بکشا کہ هیچ از خالقہ کشود من ز خیر فویش سانی خزا بقا ہم لیکن قدت گفتیم کہ شامست بس نخلت بیا کرد</p>	<p>حافظ کہ در تنائے تو چندین گہر نشانہ پیش کہت تو شد خجل و شرم سازیم بد و بر ز گس سست سلامت را دعاقتیم گرت باور بود در تن سخن این بود و ماقتیم بلائے کہ حبیب آمد ہزارش مدح باقتیم کہ این نسبت چہ اگر دلم لوین بہمان چہ باقتیم</p>

<p>اگر برین بخشائی پشیمانی طوری شود جگر چون نافه درون گشتن پیر نمی باشد</p>	<p>بخط و در این مثنی که در دست کافیه جزایه آنکه باز نقش سخن از چین خط افیم</p>
<p>تو کشت گشتی ای حافظ و ای یار دیگر گشت ز به جدی گل گوی ز نکایت با صبا گفتیم</p>	
<p>عکسیت تا منی مطلب هر روز گاه می بینم بے ماه هر افروز و خور تا بگذرانم و دین تا به که یادم آگهی دان سایه سر و سی هر چنان آراهم دل از نه بخش کام دل اورنگ سب کو کپس که نقش و قلم هر کو دائم سراپا نقشه ام چنان نماند نقاشیم</p>	<p>دست شفاعت هر دی در دنیا می بینم دایه بر ابی می خورم شایه می بینم گایانک عشق از هر طرف به خوش می بینم نقشه خیال به یک شمر فاسه و دلی می بینم حالی من اندر عاشقی و او تاس می بینم زیر آن خون افشان که بر سر شایه می بینم</p>
<p>با آنکه از خود تا نیم در می چو حافظ تا بسیم او مجلس زو جانیاں که گاه جاسه می بینم</p>	
<p>برو لے پشیم از سر که خبر در سر نه اوم ایضا دم قدم نه که ز پیچ و دی شوم نم از دوی لایس پس گفتم ز غریب</p>	<p>بستار ام که جان که در جان خبر ندارم بستار ناب خوشی و هم ده که نگارم نظر نه بجز و با کس کیس و کار ندارم</p>

<p>من بپنوی مضطر چکسبم که ز ندام تو برین دمن برانم که دل از تو بر دارم بیرید دل زدستم که دل دیگر ندارم</p>	<p>ز زرت کنند ز پوز زرت کشند در دگریم گو که خواهم سم که ز دگر است دارم من اگر چه بستم به پید بستم</p>
<p>دل حافظه از بچائی علم دل به تنه غمی چه گویت گوی سب در دسند ارم</p>	
<p>تا سارفت پرست بنوشان و نوش کن ان لے پس که بر شوی بند گوش کن خوای که زلف یا روشنی ترک پیش کن همت درین عمل طلب زمین و پیش کن صد جان طالع یا نصیب پیش کن هشدار و گوش دل پیام سر و پیش کن ای چنگ که بر کشی دلی من و پیش کن چشم عسایه بمن در و نوش کن</p>	<p>لے چشم من من است گوش کن پیران سخن تجر بگفتند گفتت بر بنوشند سلسله نهاده است عشق ضیغ و خرقه لذت سستی نه بخشد بادوشان مضائقه در عروال نیست در راه عشق و سواد بر من پیش برگ نوابه شد و ساز طرب ناز ساقی که جامت از صافی تی بام</p>
<p>سر مست در قبای زرافشان چو کند رے یک بوسه نذر جاقظا پشمینه پیش کن</p>	

<p>مقدس یارب مبارک و بر سر من بافتند هر که اکنون بجای خوشتر هر نفس با بوی گلن می زند با این کاسم عظم کرد از کوزه دست با این شمس و آتش میدان که می بی زن تو درخت عدل بنشان رخ چونان کن در همه شهنامه باشد داستان کن خیز از صحرای ایران ناله مشک متن بر تنگن طرف کلاه و قلع از رخ فلک تا از ان جام زرافشان بر عهد بنشین</p>	<p>دور سلطان گل پید از نظر من خوش بجای خوشتر و خوشی ست تا ابد همواره این خانه که خاک درش خاتم جم را بشارت ده حسن خانه خنگ چو گاتی چرخ رام شد زین جویبار ملک آداب از سر مشیر حشمت شوکت پور پشنگ و شمع عالمگیر تو بعد از این گفت اگر که گفت خلق تو گوشت گیران انتظار عبود خوش می کشند ای صبار سانی بر من تا بک عمره</p>
<p>مشورت با عقل که گفت حافظ می نوش ساقیان ده بقول مستشار من</p>	
<p>بر من سبزه به سرو پاک زبان چشم به مست یک غمزه و اک بنامی رخ خویش و در گشت ناکن</p>	<p>سایه خرو و بان لطف سوی گد کن دار و دل در پیش آفتاب نگاه اگر لای زنده که اند بجا است</p>

<p>سپهر و جان از چمن و باغ و گل شمع و گل و پروانه و بلبل هر چه از بابل شد گمان هر دو جفا تا بکے آخر</p>	<p>بجز ام دین بزم و دو صفا به قیاس لے دوست بیارم چمن سالی با کن آهنگ و قاتر که جفا بهر خدا کن</p>
<p>شش و شش و شش بر گوسه حسد دارا با حافض مسکین خود ای دوست دفا کن</p>	
<p>لے و لے ماه منظر تو نو بهار حسن و در چشم پر خمار تو پنهان فسون کبر ما به ستافت چون رشتن از بچ خوش خرم شد از دلاحت عهد تو دلیبری هنرمندم زلف و دانه خال تو در جان و لکم بطن و دایه طبع از میان جان گر دلت به شغل از آن تازه تر است</p>	<p>خال و خطا تو مکرر لطفت و دما حسن در زلف به بیت سیر تو پیدا قر حسن سرمه نخاست چون قند از جوی حسن فتح شد از لطافت تو در کار حسن یک مرغ دل نایب گشته شد کجا حسن سے پر در دین از زاد کنار حسن کتاب حیات می خرد از جویا حسن</p>
<p>حافظ طبع پرید که بسیند لطف و دست و یار نیست غیسر تو اندر دیار حسن</p>	
<p>بالا لب و خنده که سر و تازین</p>	<p>کو تاه کرد خسته ز به در ازین</p>

<p>دیدی دلا که آتش پیری و زهر دلم از آب دیده بر سر آتش نشسته ام می ترسم از خرابی ایوان که می تر مستقیما رویا در حینان نیکند یاد بک آن صبا بود که ز نسیم او بر خود چو شمع خنده زان که می گفتم نقشه بر آب میزدم از گریه حالیها مردود را می که با خنجر رسیدم گفتم بختی زری بچشم نشان عشق زاده چو از نماز تو کار میسرود</p>	<p>اسم چسبیده گردیده مشوقه باز من نوازش کرد در همه آفاق باز من محو آب ابرو تو حلقه را از نماز من یا دوش بخیر ساقی سکین نماز من اگر دشمنانه کش کار ساز من تا با تو سنگدل چه کند سوز ساز من لا که شود درین حقیقت مجاز من میداد جان بزاری و یگفتایا من خماز بود اشک و حیان کرد از من هم مستی شبانه و راز و نیاز من</p>
<p>حافظ غصه سوخت بگو حالش ای صبا با شاه دوست پروردشمن گداز من</p>	
<p>بر بارگ طریا گیز گشت و تو به شکن طریق صدق بیاموز از بخت و دل رسید با و صبا غنچه از نهاداری</p>	<p>بنیادی رخ گلی پنج غم دل بر کن براستی طلب از داغی ز سر و چین ز خود بدن شد و برتن در پیر ایران</p>

<p>زودستید و صبا گردن گلایه بدین عروس غنچه بدین زلیخا خوش صغیر لبیل شوریده و نفیسه نیر</p>	<p>سخت گنج گیسو بیل نکر بدین معاینه دل و دین سے بدین برائے وصل گل اندرون نعلین</p>
<p>حدیث و غرضه دوران زجام جاقظا</p>	<p>بقول مطلب و فتویٰ پر صاحب فن</p>
<p>چند انگه گفتند غم با طیبیان آن گل که هر دم در دست غار مادر و پنهان یا اکر قسم یارب امان ده تا باز میمند درج محبت بر هر خود نیست اسرار مخم آخر پر جان و صلت</p>	<p>درمان نکر و نه مسکین غریبان گو شرم بادست از غم طیبیان نتوان نهفتن درد و طیبیان چشم محبت ان رفته جیبیان یارب مباد اکام بر قیسبان تا چند باشم از سبب طیبیان</p>
<p>حافظ گشته رسوای گیتی</p>	<p>گرے شعله یی پند غریبان</p>
<p>چو گل مردم بهر بیت جامه بزن تنه را و دیگر گل گوئی که در باغ</p>	<p>گنجه چاکلی زر گریان بلین چوستان جامه را بدید پرتن</p>

<p>من دوست گشت مشکلم بهم جان بقول دشمنان گشتی از دوست نفت در جامه چون در جام باد بهاره شمع افکند ز دیو چون شمع مروکز سینه ام آید جگر سوز دل را دشمن و در پاسبینداز</p>	<p>و لعل دل آید آسان بر دلی زین نگرد و هیچ کس بادوست دشمن دلت در سینه چون دریم آید که سوز دل شود بر خلق روشن بر آید سچو دود از راه و دندان که دارد و در سر زلف تو مسکن</p>
<p>چو دل را بست در زلف تو حافظ پرنیان کار او در پاسبین</p>	
<p>چون شوم خاک پیش و من بخت اندازن اگر شوم پیش سیم و غم خند و صبح حاضری نگین به کرسی نماید چو گل ز دستان جان و ادم از بهر افش بگردد اگر ز تشنه دهن بلبش تا چون شود چشم خود را گفتم آنزیک نظر شیرین بین اگر چه لرام تلخی جان را چینه است</p>	<p>در گویم دل گردان رو بر و اندازن و بر خیمم خاطر نازک بر بخاندن در گویم باز پشیمان با پو شاندن گو بچرخ غصه چون باز میان زن کلام بستانم از و یاد او بستانم گفت میخوای گزینای من کندن بس حکایتهاست شیرین بزمی اندون</p>

<p>ختم کن حافظه که گزینده خدای در عشق حسنت در هر گوشه افتاده خواندین</p>	
<p>خدا را کم نشین با خرقه پریشان درین خرقه بیه آلودگی هست چشمم کرده مستور ز نشین چه نازک طبعی و طاقت نیازی درین دنی و نشان در من ندیدم لب لب میگویند چشم مست بکشائ بیاور قی این سالوسیان بین</p>	<p>نخ از زمان بی سالان بچون خوشا وقت قبله میفر و نشان چو چشم داده زهرم نشین گر اینهاست شسته دلق پر نشان که صافی باو عیش در دوشان که از شوقتی لعل است نشان صراحی خون دل بر بطخ نشان</p>
<p>ز دل گزنی حافظه چرخد با شش که دارد سینه چون دینک جوشان</p>	
<p>دانی که چیست دولت پدیدار یار دین از جان طمع بیدین آسان بود لیکن غدا هم شدن به بتان چون غنچه ناول تنگ که چون انیسیم با گل راز نهفته گفتن</p>	<p>در کوچه ادکلانی بر خسروی گزیدن از دوستان جانی شکنج و بدین دراغاجه بینگنای پیرا نه درین که تر عشق یاری از بیلان شنیدن</p>

برسد لب یا را اول ز دست گذارد فرصت شمار صحبت کزین راه منزل	کلا خروار کروی از دست لب کزین چون بگذریم نتوان دیگر هم رسیدن
کوئی برقت حافظ از یادش نماند یارب یاروشش آورد ویش پزیدن	
دلم را در سینه فرستاد و شکون و گردل سر کشید چون زلف از خطا چه شمع از پیشم آئی در شب تار بجز درم چه کار اکنون که گشته است در سر و قامتت بشنم از او ز صحت گزینش بدم زده و دوس کجا بزنک بشکر و ست یارب	بدینا نشسته و گذارد و شکون بدست آتش دله دپاش و شکون شود چشمم به یار تو روشن جهان چشمم از روی تو روشن همه تن گز زبان باشم چه رسد چه خوشم شدیم فردا پذیرد روزن گر اندیشه گس از یار و یارن
چه حافظ اجزای عشق بازی نیکوید کس بر وجه عشق	
زور در آدشتان و انور کن بچشمم ابرو جان سپرده ام دل جان	دماغ مجلس روحانین معطر کن بیایا و تاشای طاق و طکر کن

<p>ازان کمال طاعت و محبتش که تر است بگو جانین جنت که خاک این مجلس طبع بهت وصال تو حدایت چو شاهان چین بر دست حسن تو اند ستاره شب بهجران نهفتان تو ازین مرتع پشمینه نیک در گم فضول نفس حکایت بیه کنائی لب پیا لب بر لب نگهان ستان ده در کفیه نصیحت کند که سے خورید حجابیده ادراک شد شمع حال</p>	<p>میان بزم حریفان چو شمع سر بر کن بتقدیر سے فودس و عود هم کن حوالتم بدان لعل بیچر شکر کن کرشمه بر من و ناله جندون کن بیا م قصه برآ و چراغ به بر کن بیک کرشمه صوفی و شمع قلندر کن تو کار خود ده از دست منی بیا کن باین لطیفه و مانع حسد و عطر کن پیا له پیشش گو مانع را ترک کن بیا و خر که خورشید را تو ترک کن</p>
<p>پس از ملازمت عیش و عشق مهر و دیان ز کارها که کنی شمر حافظ از بر کن</p>	
<p>شاه شمشاد قلان خسرو شیرین بهمنان دامن دوست بدست آرد و دشمن کسل مست بگردش نظر برین و شیران انداخت</p>	<p>که بزرگان شکنند قلب هر صفت غلمان مرد و زوان شود این گذر از این بهر نشان گفت کای حقیق و چو پاسبان به شیران</p>

<p>پند بالسنو و پرده زمزمه سیم حسان تا غلو نگه در شید ری پرخ زمان گفت پر پر کن از صحبت پیمان گلشن شادی زهر و چینیان غم زمارک بیان که شهیدان که اندامه خرمین گلشن</p>	<p>تا که از سیم و زرت کینه تری غماد بو کتر از زنده نیست مژده بوز پیر چنان کشاکش با که روانش خوش با بر جان تکیه کن گر قدح می داری با صبا و سپمن لاله سحری گفتم</p>
<p>گفت حافظ من و تو محرم این مازنه اتم از ز لعل حکایت کن و سین فتنان</p>	
<p>خلاف زبکمان جال باطن بین دراز دوستی این کوته آستین بین و باغ کبر گردایان خوشه چینان بین نیاز اهل دل و ناز نازنین بین و فاسد صحبت یاران زینش بین ضمیمه قبت زینش پیش بینان بین</p>	<p>شراب لعل کش و رسته چینان بین جز یونق مرغ کسند و دارند بهر من دو جهمان سرفرو لے آرند گره زار و سه پرچین نمی کشاید بار حدیث عهد و محبت و کس نمی شنوم ای عشق شدن جاره خلاص من است</p>
<p>عبارت حافظ حافظ بیرو صیقل عشق صفائے نیت پاکان و پاک دینان بین</p>	

<p>دور فلک در رنگ ندارد شتاب کن بار از جام باده گلگون خواب کن گر برگ عیش میطلبی ترک خواب کن ز نهار کاسه سر ما پر شراب کن با ما بجام باده صاف خطاب کن دین خاد را قیاس اساطیر خواب کن ساقی بدو باده گلگون شتاب کن</p>	<p>صبح ست ساقی قاده پر شراب کن زان پیشتر که عالم فانی شود خواب خورشید میزد مشرق ساغر طلوع کرد روز یکده سپهرخ از گل با کوزا کند با مرد زهد و توبه دلا مات نیستم همچون حباب دیده بر لب قدح کشای ایام گل چو عمر رفتن شتاب کرد</p>
<p>کار صواب باده پرستی است حافظا برخیز و روی عزم بکار خواب کن</p>	
<p>لب بکشا که میدرد دل است باده جان کو نفسی که روح را می کشد از بین روان کین دم و دود و دینه لم بازلت زبان بچو چو نیمه و آتش محو ز آستخوان نبض مرا که میبرد تیغ زردگی نشان جسمم از آن دو چشم توختن است تا روان</p>	<p>خاتمه چو آبی بر سر خسته بخوان آنکه پیر شتر آمد و خاتمه خواند و میرود ای که طیب خسته روی زبان زین بین گرد پیر استخوان بن کوز هر گرم درشت باز نشان حرارت زابیده و سبزه حال لم چو خالی است در آتش وطن</p>

<p>آنکه دما شیشام از سه سال داده است</p>	<p>شیشام از پی بر دوش طیب هر زن</p>
<p>حافظه از آب زندگی شمر تو و اکثر بکر</p>	<p>بزرگ طیب کن بیا شمر شمر بچران</p>
<p>کشمه کن و بازار سحری شکن باد و هر دو ستار عالی یعنی برون خرام و هر گوسه یکی از همه کس بآهوان نظر شیر آفتاب بگیر چو عطر ساسی شود زلف ببل از دم با</p>	<p>بستمره رونق بازار سامی شکن کلاه گوشه بآمین و بسری شکن سزای حور و درون پری شکن بر ابروان و دنا قوس شتری شکن تو قیامتش ز سر زلف حنبری شکن</p>
<p>چو عذیب فصاحت فروش شد حافظا</p>	<p>تو رونقش بسخن گفتن در می شکن</p>
<p>گلبرگ را ز سبیل مشکین نقاب کن بکشایه شوه ز گس مستی خراب را بشنان عرق زهره و اطراف پانچ را بوسه بفشه بشنو و زلف نگار گیر ز اینجا که رسم و عادت عاشق کثرت</p>	<p>یعنی که کج پیش و جان خراب کن وزر شک چشم ز گس بختار که بکن چون شیشام سینه باز گلاب کن بگر رنگ لاله و غم شراب کن شمشیر کن بچون دل انضاب کن</p>

با چنان کوش و با اعتبار کن	ما بخت غیش و عوس ترا آرزوه ام
چاقو وصال می طلبد از ره دعا	یار بد و عاشق خسته و دلان ستیاب کن
پرستار انموزه ساقی عالم کن بر روی روز سنبل شکلی گلار کن خسب بر کار و تو به پندار سالار کن آهنگ بر قصه با هم از راه دار کن	ما سرخوشیم و با ده مادر یار کن در جامه اوه با ده چون آفتاب کن لے پییر خاتمه بخر آب شود کن صدفی بگریم چو مجلس بشویش کن
گر نو عروس و مهر در آید بعبت تو	مهر و کون جا فطش اندر قبال کن
از نفس تن طول سیر شده از جهان با نشین کسند بر سر آن آتشیان حکیمه گریه با انگره عرش دان گر نیند مرغ مال و پرست و جهان کان بی با نیند دست جانی از اسکان آب خوراد و جو دشمن باغ چنان	مرغ دلم طارسیه قدسی غزل نشان از دین خاکدان چون پر مرغ ما چون پر دین جهان سده بوجای سایه دولت دست بر سر عالم بپس دو دو جانش مکان نیست که ارکانی از عالم عملوی بود جلوه کبر مرغ ما

چون دم ز حدت زنی حافظ شریف		
خانه توحید کش بودی انس و جان		
سنگ که شمر و شمس از پیش از دین دعا کنیم و لاست کنیم و طش با شیم به پستی از ان نتش طو بر آب دم به پیر میگرد گفتیم که چسبیت راه و نجات عنان بیکده خورشید تا فتنه این مجلس رود باز تا ثواب باغ عالم چسبیت برست سر زلف تو و آتش هم و رن نظایار یا سوز همسیر اینج خوب	سنگ که دیده نیاروده ام به با من که در طریقت اکا فریستند خدین که تا خراب کند نقش خود پر خدین بپرست بجامی و گفت بلوه نوشیدن که و عظمی علان را بخت نشیندن پرست مروم چشم ز رخ تو گنج حیدین کشش چو بنود از آن سوچه و گون که کرد عارض خراب خشت گرمین	
سوس بزمی به شوق انجامت حافظ		
که دست زده و نشان خطاست بوسیدن		
می سوزم از فرقت روز جدا بجان مرد جلوه می نماید بر خنک گردون اینای غفلت دین را برون خرامست	بهر آن باب باشد یا بک بکر تا او بسر د آید بر خشت یا بک بکر بر بزرگاه بشکن در بر قبا بکر	

<p>گرچین بخورے پھون صبا گرکان چنگ خیزن و دماے توار باگرکان یارب نوشته ہزار بار باگرکان</p>	<p>مرطوب را گردان یعنی چشم سبیل لے لہ چشمستان در عین انتظام دوران چو نیلید ز فاضل تیان خط</p>
<p>حافظ زخم رویان قسمت ہزارین تقدیر</p>	<p>گر نیست رضا کے حکم تھا باگرکان</p>
<p>بہر سیکہ میکن گذرے بہتر ازین گرچہ خواست میکن قدرے بہتر ازین گو درین نکستہ نظر بہتر ازین ماور دھندار دلیر بہتر ازین گفتہ خدا جہ عاقل ہنس بہتر ازین نشنوای جان کو نگہ بردے بہتر ازین</p>	<p>بگفتن چوب دندان نظری بہتر ازین دعوت من بہت آن لطف کمی فرمایند ہر کہ فکر شش گرہ از کاہ جان کشاید دل بدان رود گرامی چہ کسہ گر نہ ہم نہ صحت گفت کہ جز غم چہ ہندارد عشق گر گویم کہ قدح گیر لب ساغر نوش</p>
<p>کتاب حافظ شکرین شائع بناست حسین</p>	<p>کہ درین باغ نہ بسی نی شے بہتر ازین</p>
<p>وان سی سرو روان را چمن باز رسان یعنی آن جان تن رفتہ بش باز رسان</p>	<p>یارب آن آہو شکن چمن باز رسان دل آرزوہ مارا ابہ سیسے بنوا</p>

<p>یار ز رخس مرا نیز من باز مان بشنوای پیک عن گیر و تنم از روان یار یکین گوهر چشمان بزمین باز مان پیش عفا سخن از زلف و رخ باز مان</p>	<p>اوه غرضشید امر تو بنزل چو رسد سخن نیست که لب تو خواهم حیات ناله گل گفت عقیق از اثر کریمین برو لے طار میون دایم طلعت</p>
<p>آنکه بودی و غلش نید و حافظ یارب بر او شش ز غریب و وطن باز مان</p>	<p>خوشتر از فکر می و جام چه خواهر بودن چرخان چه خوش گفت متاعی و درین باد و خور غم غم و پند و نیت کند نشو مستم دل چند توان خور و کلام</p>
<p>تا بسیم سر انجام چه خواهر بودن از خط جام که من سر جام چه خواهر بودن آهست باز سخن عام چه خواهر بودن کو دل کاشن بلیام چه خواهر بودن و هم آن کس که نماند چه خواهر بودن تا بسیم سر انجام که بنا کام چه خواهر بودن</p>	<p>مردم از دل و جان برون چه خواهر بودن تا بسیم سر انجام چه خواهر بودن مردم از دل و جان برون چه خواهر بودن تا بسیم سر انجام چه خواهر بودن</p>
<p>مردم از دل و جان برون چه خواهر بودن تا بسیم سر انجام چه خواهر بودن</p>	<p>مردم از دل و جان برون چه خواهر بودن تا بسیم سر انجام چه خواهر بودن</p>

<p>بسته تو ای سروردان با گل گلشن چکنم آه که طعنه بدخواه ندیدم رویت بروی که زاهد و بدو در گلشن خورده گیر باقی غیرت چو چین می بود از کن غیب بدست که بچرخش کند آتش طود شامه ترکان چو پندیده و بجا بماند خون من به پخته از ناکه از زرق</p>	<p>ز لبت سبیل چو شمع عارض سوخت چکنم قیمت چون آینه ام روی ز آینه چکنم کار فرمای قدر یکست داین من چکنم آفرینا که من سوخته خرمن چکنم چاره تیر و شب وادی این چکنم دستگیر از نشود دست تو چکنم خود که با تو من ای وید و زدن چکنم</p>
<p>حافظ خلد برین خانه سرور شد دوست اندر برین مسکن دل و پاره نشین چکنم</p>	
<p>تا سالی بهار گشت اتفاق در سرم شد سالها که از سر برین بخت و شوق پیدار در زمانه ندیده کسی مرا من عمر و چشم تو به بیان برم کجا زان شب که باز در دل تنگ درامی در و مرا طیب ندانده که من</p>	<p>دو دستم درم من شد اقبال چاکرم از دولت وصال تو باز آمد از دم در خواب اگر خیالی تو گشته منتظر باور کن که به تو زان به سر برم جوشع در گرفت و باغ معطر پیچ دست خسته خاطر باد دست خودم</p>

<p>حافظ ارورگر خوار و خوار و خوار و خوار لے نصیحت کو خدا را آن جسم ابروین</p>	
<p>لے رشت خورشید ناولی خط شکست چون ابلت نمی باشد عقیق اندرین برتن خود چاک می سازد خجالت پیرین دانه خورشید یا رنج درست آن با دین میکنی جانم بر جنت ابرو گویان برین این حکایت را به اندک انکار فرودین</p>	<p>لے لب آب جیات دای تو دست سرین ز چو ابرو دست بچشم من کم آید او نو تا رشت ابرو دست گل ابرو ای سروده رشت جان من است آن با سرین بتان بوسه بخورم تو لب ابرو بدندان میگری عاشق روی تو ام می شاه خوان جهان</p>
<p>مرو حلقه در جنت در کون تو خون من و ابر من بستاند از تو روز محشر و این</p>	
<p>مشک سیاه چمره گردان خال تو کاین گوشه فیض و غریب خال تو طغز نویس ابرو مشکین شال تو یار بهما و تاجیاست زوال تو کو فرود ز معتمد عید وصال تو</p>	<p>لے آفتاب آینه و ابرو جمال تو صحن سر لے دیده چشم و لب چه سو مطرب ز ز روی تو صورت رست هیچ در اوج ناز و غمتی لے پادشاه شهن تا پیش پای بخت دوم تنهیت کنان</p>

<p>که عشوه زابر و مجنون دال تو کاشفته گفت باد صبا شرح حال تو لے نو بهار البیہ فرخنده قال تو شرح نیاز مندی دل لال تو</p>	<p>تا آسمان ز طهت کبر شان باشد و چین زلفش او دل مشکین چکند بر خاست بوی گل ز در آشتی دانه و صدر رخو اوج عرض کرد این جهانم</p>
<p>حافظ وین کند سر کشتان بیست سودای کج میز که نباشد مجال تو</p>	
<p>احوال گل یہ بلبل و تانرا گو ایار اشنا سخن اشنا گو با آن غریب ما چه گشت از هر گو با ما سر چه داشت ز بهر چند گو بعد از ادای خدمت و عرض ما گو گو این سخن معاینه در چشم ما گو آهز تو و آهزی که چرقت لے صبا گو اے پادشاه حسن سخن باکد گو کے در قرح کر شدہ کند ساقیا گو</p>	<p>لے پیکر آستان خبر سر و باگو ناحران خلوت انیم حسنه خود دلہا ز دام طرہ چو بر خاک ے فشان چرین چرمی شدی سبز لعلین شکبا گردگیر متا بان بردوست گذرند بر کس کہ گفت خاک در دست تو تیا منج چین بویک من ووش میگ است مداد عشق فرق غنی و فقیر نیست آن سے کہ در سدول صوفی است</p>

<p>آن کس که منع از خرابات میکند جان پرورست قفسه ارباب معرفت چند ماییم تو را را بدان کمیر بر این مستی نامده آن محشم بخوان</p>	<p>گو در حضور پیر پیران با جاکو رمز بزرگ پیرس و حدیث بیابو شما نه با جاکو گناه گداگو با این گدا حکایت آن پادشاهگو</p>
<p>حافظا کت مجلس اوره سید هند سے نوش و ترک زرق پشے خداگو</p>	<p>خود تشدید سایه پرور طفت کلاه تو لے جان فدای شیدہ چشم سیا تو از دل نیایشش کہ نویسد گناہ تو زبان شد کنار ویدہ دل تکیہ گلاہ تو</p>
<p>سے خوش و ناله نافرین خاک راه تو ز گس کر شمع می برده از کون تو خبر بخور کہ هیچ ملک با چنین حال آرام و خواب خلق جهان سبب تو ابر ستاره سرو کارست شرم تو یا بلان آتشین همه از من جدا شد تو یا بر بدان مباحش کساند بخت نیک فرزای روز حشر کہ عرض خلاف تو حافظ طبع سبز رعایت کہ ماییت تو</p>	<p>از حسرت بسند رخ تو چو ماد تو ما لیم داشتانه دولت پناہ تو یا بر تو باد هر که بود نیک خواہ تو باشند ان بیان این افتد نگاه تو آتش زنده بخرمن عم در راه تو</p>

<p>دست تاج و تکیه از گوهر والای تو از کلاه خسروی رخسار به سیاه تو سایه انداز و بهای خیر کردن بهای تو نکته هرگز نشد فوت نازل انامه تو طولی خوش بختی کلک شکرتی تو روشنای بخش چشم او ست خاک پای تو جرعه بود از زلال جام جانان تو را از کس مخفی ماند بر فرغ رلے تو</p>	<p>لے قبا به پادشاهی است بر ملای تو آفتاب مستح را بر دم طلوعی سید تو جلوه گاه طایر اقبال گردد هر کجا از رسوم شرع و نکست با هزاران اعتلا آب جودانش ز نقاره بلاغت می طبل گرچه فرزند فلک چشم و چراغ عالم آنچه اسکندر طلب کرد و نداشت تو عرض حاجت و درج حیرت تاج نیست</p>
	<p>خسروا پیرانه سر حاقظ جوانی میکنند بر امید عفو جان بخش گنه فرمائی تو</p>
<p>که نیست در سرن جز بای خدایت او بیا ربا ده که مستظلم بر حجت او که ز دین سرن من آتش محبت او من بپای که معلوم نیست نیت او نویده داد که عام ست فیض رحمت او</p>	<p>بجان پیر خرابات و حق صحبت او بهشت اگر چه نه جای گناه گار است چراغ صاعقه آن شراب روشن باد بر استاده میخانه گر سر به بینی بیا ربا ده که دشمن سر و من عالم غیب</p>

<p>مکن چشم حشرات نگاه بر من مست نیکند دل من میل زده و تو بزل</p>	<p>که نیست نصیب زده به مشیت خدا بنام خواجگه یک ششم و فرد دولت او</p>
<p>درام خسته حلقه یاد در گردن گر ز خاک خرابات بود نظرت او</p>	
<p>تاب نهفته سید و طره شکسته تو ای گل خوش نسیم من بلبل خوش را و شمع دوست گو که هر غرضه که کنست خفته زده و جام می که چینه درخیزد شده و شراب سوز عشق آن قسم زده را من که مول گشته از نفس فرنگان هر وقت سرشت من خاک است بهشت بن دلن که ای عشق را گنج بود در آئین شاه نشین چشم من تکیه که خیال تست</p>	<p>پرده غنچه سید رو خنده و گلش تو که سر صدق میکنی شمع شمع تو جو بر همه جهانان یک ششم از باری تو ایمن نه نقش نیزم و طلب غایت تو کاین سر بر پیش و خاک کون سراسر تو قال و قال حال یک ششم از باری تو عشق تو ز نرگش من بهشت بن تو زده بطلعت رسد هر که بود که اس تو جای ماست شاو من جزو با جاس تو</p>
<p>خوش نیست عاقبت کاه و دیوار حسن حافظه خوش کلام شمع من سر تو</p>	

<p>خوش حلقه ایست یک یک نیت راه زرد آنجا لباس چهره و حاجت بخوراه زرد کاینکه ایست جام جهان بین که آواز من برده ام پیاده فروشان پناه زرد این دو دین که نامش نیست سیاه زرد گوی بر سحر و زمش حلقه صیقل آرد بتوان مگر ستر و حروف سازگانه زرد روزی شود که یاد کند پادشاه زرد</p>	<p>خط عذار یار که برگزینت ماه از ابروی دوست گوشه بخرابی و گشت اسی جبهه نوش مجلس جسم سینه پاک سلطان حسم بر اینچه تواند بگوین کردار اهل صومعه ام کردنی پرست ساتی چراغی بر آفتاب دار آبی بر روزنامه اعمال افشان آخر دین خیال که دارد گداز شهر</p>
<p>حافظ که ساز مجلس عشاق ساز کرد خالی مباد عرصه این بزم گاه از</p>	
<p>از راه ابروان منت شرم نیست رد غافل ز حفظ جانب یاران خود شو کاینجا هر زاده مشکین نیم جو اگر عیان شود که رسد موسوم و از سیر اختران کهن سال ماه نو</p>	<p>کفتا برون شدی بتاشای ماه نو عمریت تا دلم ز میمان زلفت تست موقوف عطر عقل به بند زلفیاز غم و فاقه و درین کشت زار عشق ساقی بیار باد که رفیقه گویت</p>

فلک بال پر سید میده نشان	از افسر اتا کب و پیر گناه گو
حافظ جابری پنهان نامن گوست	درس وفا و مهر را و خوان و زوشنو
گلبن عیش سید و سانی گاهدار که هر گلی نوز گلر شمع را و همیکند شمع مجلس بزم عیش را غالیه مراد نیست شمن فروشی گلم نیست تکل ای صبا شعاع سحر بزم که لاف ز خار صفت افروز گفت که ز لعل بن بوسه نداری آرز	با چه بساری و دوا ده خوشگوار که گوشت سخن شش نو کا ویده اعتبار که ای و صبح سخن نفس نادران یار که دست از دم سخن بول بهر جدا کار که تصمیم زبان در از شمشیر بخت یار که مردم ازین اس مے قدرت و اختیار که
حافظا اگر چه در سخن طازن کج حکمت است	آه نسیم روزگار و دن طبع سخن گزار که
جهان پرفتنی نیم از ان چشم و از ان ابرو نگارین سخن و دست و سبکین سابلان ابرو که باشد که نه نایب طاق آن کمان ابرو که از پشته تیر او کشد بر سر کمان ابرو	هر چه هست عول افغان چشم آن کمان ابرو علامت چشم آن تر که در خواب خوش بالی شد نیم برین غم که با طغرای مشکیش همیشه چشم مستش آسمان چشم نه با

<p>روان گوشه گیران آتشش طرد کلان است قلیان قافله از اکران چشم سپهرم و اگر چه خری را کس نگذیرد چنین شنی تو کا فزل می بندی نقاب امانی برم</p>	<p>که طرحت من زارش میگردان ابرو هزاران گنج پیام است و حاجت بیان ابرو کلین را چنین چشم ستان را آنچه بیان ابرو که محرابم گرداند خیم آن دستان ابرو</p>
<p>اگر چه مرغ زیرک بود و خادای به تیر غمزه صیدش کرد چشم آن گمان ابرو</p>	
<p>فرع سبز فلک دیدم و در آن نو گفت می بستن سپید و خورشید تکلیف بر اختر شکر و گن گن عیار گر روی پاک و محو و چه سیاه فلک آسمان گوشت و من عین کما عشق گوشت در دهر لعل ریحان ارکوش چشم بود ز حال تو که در عرصه سن هر که در فرع دل حکم و فایز کرد اندرین آره میباش چرخ حلقه کوش</p>	<p>یادم از کشته خویش آمد و هنگام درد گفتن با این همه از ساقه نوید شود تاج کاؤس ر بود که خیر و از فرع تو بخورشید صد پر تو خرمن سر بجهت خویش پر دین و جو دو در غمی گذران من تصیحت شنو بیدته راند که بر دانه و خورشید کرد ز درونی کشته را حاصل شد و گاه در در نقاب جور از دره خویش مژد</p>

<p>آتش زرق وریا خرونی برین اهر مست حافظ این خرقه پشمینه بنید از بر</p>	
<p>چین کن گفت چون نافه چین خوشتر سیم برت ایاج ننگ است دلت یارو زلفت بچم چو گان برود لچم گو یا غالیسمی ساید باغچه چین او اے کاش تو آسم گفتن سخی باد گریار کو باشت در سخی سخی بدگو نبودد اگر باشی بادل شدگان نیاد</p>	<p>اے در چین خولی و دست چو گل بطورو اوست خشت یار و زشت خشت خلت یاب لعلت بر زلفان بشکست لب پسته آن را زلف مست یا کشاید عنبر گفتی سخن خود را بیا رب باید گفت بدگو به تو آن باشد کن یا رکند نعت با ابر این میباش تار از گرد و فاش</p>
<p>استاد غزل سفیدست پیش هم کس را دار سخن حافظ طرز سخن خاجو</p>	
<p>باد و دلکش بچو تازه بتازه نو نو پوسه شان بکام از تازه بتازه نو نو زود که پر کشم بتازه بتازه نو نو باده بخور بسیار دانه بتازه نو نو</p>	<p>مطرب خوش نوا کو تله بتازه نو نو بانتی پو است خوش نشین بخاوتی ساقی سیم ساق سیم سیم سیم سیم بر حیات سیم خوری گرنه سیم خوری</p>

شاهد دلایلی من میکنند از بر لبان	نقش و نگار و رنگ پتاز به پتاز نوین
<p>باد صبا چه بگذری بر سر کوه آن پری قصه حاشیای بگفته پتاز به پتاز نوین</p>	
<p>از خون دل مشتدم نزد یکبار نامه هر چند که از مودم از وی بند و مودم دارم من از فرقت و درید صد علامت رسیدم از طبعی احوال دست گشتا گفتم دست آورد ز گرد دست گرد من حال آوردن بشستم شمع شرح نبود باد صبا ز حال که نقاب برداشت</p>	<p>انی را بیت هر آن من بجز که لقیامه من جرب الجرب جلت بالنامه لیس الموع عینی بدان الحلامه فی بعد ما عذاب فی قریب ان نامه والله ما یسنا حجابا بلا ملامه خود میشد محقق از آب چشم خامه کاشمش فی ضحاک التلح من النامه</p>
<p>حافظ طالب را به جان شیرین خسته یزدق مسند کاشان اکل نامه</p>	
<p>ای از فروغ رویت روشن چراغ دیده همچون تو نازنینی سر تا با لطافت هر زاده که دیده با قوت می فروشت</p>	<p>بانه چشم مست چشم جهان ندیده کیستی نشانی نداده از دیده نیا فریده بتجاده ترک داده بیانه در نشیده</p>

<p>در قفسه غن مالح با بر و چشم شوق تا که کبر و دل چون مرغ نیمه بیل تا که فروگذازی چون زلف غم را بیسیم اگر ناز و با عارض تو برو گر بیم نمی لب یایم چایست باقی از سوخته سینه هر دم دو دم بر آید</p>	<p>گداین کین کشاده که آن کین کشیده باشد تیر و چیت در خاک و غن چیده سرگشته و پریشان س که نور بر دیده پوسته از چه باشد جو قدیم خمیده آن دم که جان شیرین باشد لب سیده چون عود چند باشم در آتش آرمیده</p>
<p>که دست من نگیرد با خواجہ باز گویم که عیشه دل ز حافظ چون بردا وید</p>	
<p>از من جدا شو که تو ام نور دیده از دامن تو دست نداشتن عاشقان از چشم زخم دهر بجا و گن از آنکه ستم کنی ز عشق می می هفتی زان چشم بد از تو دور که در طر ز لبری پایم میرسد بر من دیگر از نشاء داری خیال پیش عشاق دنیا</p>	<p>آرام جان و من نفس قلب رسیده پیران صبری ایشان دریده در لبری بنایت غولی رسیده معد و رد از دست که تو از اندیده خطر بر حال پر هفت کفان کشیده تا سوی من بطف عنایت تو دیده گو یا که بوی صدق از ایشان شنیده</p>

حیث رسالت و ندای صوتی جلالت محمد رسول الله و الذین آمنوا
 علی انفسهم فکوش فصاحی اطراف عالم و بلغای اکتاب اُمم رسانیدند سنان
 و تنبیح بیان الشجره و شجره الخاوند از هیبت جلال و عذر کلال و بهت باز
 کشا هر کالسیف القتال بهنگام تعدی و جدال در معارضه و مقابله ایشان
 عجز و اقبال بر روی قیل و قال کشیدند که آیا کون یثبته و لو کان بینه هم لکن

لایعزبت

مستغرق در دوستانا با وجان شان تار و زار مشغول بود شمع راضیا
 خصوصاً امام الشارق و المغرب و جامع اصناف العارف و الحقائق قال
 کلمه انا کلام الله الشارح الخالب علی بن ابی طالب علیه السلام
 و السلام و التبیان و الاکرام اشهار

شهر نشسته که سحرگاه روز فطرت بود غرض وجود شریفش ز طاعت انسان
 بگریست که ز لایعزبت و تدبیر لم یزل حاشیه بقیتش گشته زیور قرآن
 ایبر ملک و لایعزبت که شد زبید احوال برای محبت او مستعد بخلق بیان
 بر قضا و ان بر شسته با غمت و جوهر بیان روز باز افضل در اعتقاد اماران
 خفاه سخن و شمس و ارباب ذکا و فلان سالکان سالک نظم و شعر و اکلان مالک

<p>باز پیش رخ ریا که تو بگای سپید چه نقشها که بر گنجستیم و سودا درخت مراد به رسید و دست هر گشت پیمان من غریبه خیرت قنارم از یادش</p>	<p>باز خالی نیاید است که دین بیداد فدا دل را بر او گشته است احسان که بر زبان نهر حسنه حدیث بیان نگار خویش چو دیدیم بر بست بنگانه</p>
<p>درست در سر و خانه کوسه که باز قنار در سر و خانه کوسه که باز</p>	
<p>خاک سیم منبر شمس آمد و لول دلیل راه شمس طائر خسته لغت منم که بیه تو نفس نیز در سه جالت بدین گنجش زارم که غرق غرق گشت ز دستان تو آموخت در طریقت هر بدینش می تو روزی که از جهان بروم</p>	<p>که در بوسه تو پر خاست ابر او نگاه اگر دیده آب شد از شوق خاک این نگاه اگر تو حقو کنی و زنده بپسیت حد نگاه دل را از کشت شفق گشت نگاه سپیده دم که صبا چاک زد شام نگاه از ترجمه بدید سرخ گل بجای نگاه</p>
<p>در خاطر نازک ملالت از من راه که حافظ تو زمین خطه که سیم شمس</p>	
<p>دین گشتان همی شد و شیرین کشیده</p>	<p>صداه و زنگش حیا نصیب و ریه</p>

<p>از تالاب تشنه می پر کرد و عارضش خوشه یا قوت جان فرایش از آب طاعت زده لفظ صبح و شمعین مستند به پاکب آن لعل گشتن چرخ آن خنده و کز توب آن که بر سینه چشم از دام بارون شد تا که کشم عتاب از چشم نیر ایت زینا زانوئی ز دل نظر میا زار پس شکر از گوشت بد بندگی عوا هر چه که گفت دشمن در حق آینه کجا</p>	<p>چون قطره ای شمع بر یک گل چکیده سسته شاد و خوشتر است از نیر زده روی لطیف نازک چشم خوش گشیده وان رفتن خوشش بین آن گل آرمیده یاران چه چاره سازم با این دل بریده روز که کشم کن لعل خور پرورده دنیا و دنا در دله یار بر گزیده گر او فتد بدستم آن میوه رسیده یارب که در سینه را باد از بان بریده</p>
<p>گر خاطر شریفیت رسیده شد ز حافظ</p>	<p>باز آ که تو به کردیم از گفتن و شنیده</p>
<p>شسته پیر و صلائی تیغ و شتاب زده لعل ز طرب کلمه خیمه بر سحاب زده عسدا حین چو گان را آفتاب زده زجره بر تیغ خود و پری گلاب زده</p>	<p>در سر لعل منان رفته بود آب زده سبک گشتان همه در بگیش بسته کرد منه روع جام و قرح تور ماه پوشیده گرفت مرا غر غرشت فرشته حجت</p>

<p> شکر است که من رنجیده ز باده کشیده و شکر بر گل گلاب زده که سلسه خمار کش مجلس شرب زده ز کج خانه شده خیمه خراب زده که چشم در آفتاب سخت خواب زده بیا بین فلکشن مست در گلاب زده ز بام عرش صدق صدش بوی چرب زده ز روی صدق صدش بوی چرب زده </p>	<p> از شور و عریضه سخاوت این شیرین کار عروس بخت دران حلقه با هزاران کار سلام کردم و با من بروی خندان گفت که کرد ای که نو کردی ای صفت هست در وصال و دولت بیدار تر مست زده فلک بنیاده کشتن شاه قصه الدین زده بال تا که گرفتار مرگش کرد و خرد که هم غریبت بکسید و شست </p>
<p> بیا بیا بیکه ده حلقه که تو خفته هزار صفت زده ای مستجاب زده </p>	<p> بیا بیا بیکه ده حلقه که تو خفته هزار صفت زده ای مستجاب زده </p>
<p> خودت زردا من و سجاده شراب که بود گفت بیدار شو ای زهر خواب که بود تا کرد و ز تو این ویر خسران که بود چه هر روح بیا تو مست و زان که بود خلوت قیام بقتربان شبان که بود </p>	<p> دوشش زخم بر میگردد خواب که بود آمد افروز کسان خیمه باده خوش شخصیت شده گن که بجزایان خرام به واسطه شیرین و بهمان چند گنی بطارت گذران منزل بیری تو کن </p>

<p>آشنایان ره عشق ویرن بحر عین یاک صافی شود از چاه طبعین نقشه ای جان جهان دگر گل عین</p>	<p>نزد کشته کشته ز کشته آب آلوده که نه فاسد نه بد آب سبز ناب آلوده که شود وقت بهار از سبزه ناب آلوده</p>
<p>آه ازین طاعت با تو راجع عتاب آلوده</p>	<p>گفته خا فدا بروفته بیایم فروزش</p>
<p>سورگان که محسوس ریشانه نهادم عقل را زاده از نه نگارست فروشتم عشقه فدا ز ساقی کمان ابروشنیدم نه بندی زان میان طاقی کلا برو این دام بر مرغ دگر نه ندیم و مطرب و ساقی همداشته که بندد طرب او از سخن شای بهر کشتی نه تا خوش بر آیم سر اخالیست از بیگانه می نوش</p>	<p>که فروشتم با ده چنگ و چنان ز عشق سرشتش کردم روان که این گشتیم از کمر زمانه که ای تیر طامش را نشان اگر خود را به پیشی در میان که عطا بر بلند مست آشیان خیال آب و گل در ره بهانه که با خود عشق و زود چاودانه ازین دریای ناپسید اگر نه که نبود جسته تو اسیر دیگانه</p>

<p>وجود اسمایست حافظ که تحقیقش فزون است و فناء</p>	
<p>حیدرست و موسی ساقی بیاباد زین زهر و یار سالی گرفت خاطر و اعظم کردی نصیحت کرد عاشقان این یک روز دیگر گل را نمیتوان در مجلس صیوحی دانی چه غرض نماید گل گرفت ای حریفان غافل چه آشنید</p>	<p>هر گام گل که دیده است بی طرح نهاده ساقی بیالوده تادل شود کشته امروز و پیش است تقوی بیاد واده گر عاشقی طرب کن با ساقیان سوده عکس عذر ساقی بر جام می نهاده بی باک بود و دود چنگ بی ابرو جام نوده</p>
<p>مطرب چو پرده سازد مشایخ اگر بخواند از طرب ز شعر حافظ در بزم مشایخ نوازد</p>	
<p>عیشم ندادم ست از لعل دلخوا ای بخت کزین تلکش بگریز ارایسته افسانه کردند از قول زاهد کردیم توبه جانان چه گویم شرح فرات</p>	<p>کارم بکام ست احمد شد گر جام ز کزین که لعل نوا پیران جاوید شیخان گواه وز فضل عابد تقوا شد چشمه دهنم جان زده</p>

<p>کافورینا داین غم که دیده است رو بخت سالم از راه خدمت موصی عاشق هر بشته تر باشد دلن ملحق ز تار راه است دشمن برویش خوش بود و قتم</p>	<p>از قاشت سر و از عاشرت بند سر بر اندام از خاک و گاه صبر از خدا خواه صبر از خدا خواه صوفی ندانم کین رسم و این راه از وصل جانان صد خوشتر شد</p>
<p>شوق رخت برد از یاد حافظ در شبانه درس حسره گاه</p>	
<p>گر تیغ بار و در کوسه آن ماه بمن رند و عاشق آنگاه توبه آمین تقوی باینزد ایم باشیخ دزاه کتر شناسیم مهر تو عکس بر اینفت گند اصبب مومر لمر فسان باشق بخور غم گرم وصل خوابی</p>	<p>گردن محضادیم محکم شد استغفر الله استغفر الله یا حبیب چاره با نجات گمراه یا حجابم باده و قفقه کوتاه آئینه رویا آه از دولت آه یا لیت شیری حتی نم القاه خون بایت خور درگاه و بیگاه</p>
<p>حافظ نبودی دین گونه بیدل</p>	<p>گرمی شنیدی پند گوخواه</p>

<p>اهل سن پرده برانداخته یعنی چه شام خوابانی و منظور کد این شده زلفند در دست صبا گوش سپارم نفس بر زلفند خرد دل تو به تنم وادی سختت از زود این گفت گریه سبیل اگر بران زعفران مهر و شسته شستول</p>	<p>مست از خانه برین تاشته یعنی چه قد را این مرتبه نشسته یعنی چه آتشین با همه در تاشته یعنی چه بازم از سبیل در تاشته یعنی چه در میان تیغ با تاشته یعنی چه حاجت با همه در تاشته یعنی چه</p>
<p>حافظه در دل نکست چه خود را بدار خاند از غصه شیر و افشانه بی چه</p>	<p>درین میان کوزا ادا ادا گناه چرا بکش کنه این گناه را درین که دست بکش در این پیشه بکش که تازد حق بری عدل حق را درین که در کون کند پیش نشان کی گاه دل ز در کون و خال تاشته بی گناه</p>
<p>انصیب من چه خرابات کده شکله کسی که در از نش میامی انصیب و گویند با کون خرقه پوش و دور تو خرقه را ز پاسبان هستی پرشی غلام است ز دلان نه سر و پایم را من ز خرابات چون که چهل شد برو گدای در هر گدای شو حافظه</p>	<p>درین میان کوزا ادا ادا گناه چرا بکش کنه این گناه را درین که دست بکش در این پیشه بکش که تازد حق بری عدل حق را درین که در کون کند پیش نشان کی گاه دل ز در کون و خال تاشته بی گناه قراین مراد نیایی گریه بسته شد</p>

<p> وصال از عجب او دای به پیش چشم زد و با حسن گفت شمع میگفت که من دیده است دلا دایم گدای کس او باش بخندم زاده دعوت هم نمائے بدایع بندگی مردن بدین در گلے کان پائمال سرواگشت خدا را از طلیب من بچسبید جوانا سرتاب از پند پیران اگر چه زده و آب حیات است </p>	<p> خداوند مرا آن ده که آن به که از دوست از دشمن نهان به زمره اید گو شدم در جهان به بگویم آن که دولت جادوان به که این سبب نسیخ زان بوستان به بجان او که ز ملک جهان به بود خاکش ز خون ارغوان به که غرضش و دایم ناتوان به که رانے پیر از سخت جوان به و شیره ز ما از صفتان به </p>
<p> سخن اندر دایم دوست گوهر ولیکن گفته حافظ از آن به </p>	
<p> آن خالین خطا گرومانا نه نوشته هر چند که هجران ثمر وصل برآرد اگر خوش نقد است کس که درین جا </p>	<p> گردون ورق هستی نادر نوشته در تان ازل کاش که این تخم نبکشته یاریت چو خورشید سرای چو بشته </p>

<p>یک شیشه صاف بلب لب کشته در هر قدر صومعه هست و کشته چون بالین ز غیبت بسیاریم کشته مهر از قندیدار نه جواب بگوشته در آب محبت گل آدم نه سرشته جیوه ز خوب بگوشه عاشق زشته کورا هر چه پاک و خوب سرشته</p>	<p>مفر و شش باغ ارم و خورشید داد نشانه منم کعبه دل بست که کرده در مصطفی عشق تنم تنم تنم کرد کلاکت که بریزد زبان شکم نیش معمار وجود از زنده نگه از عشق تا که غم دنیا بکشد فی لیل نادان آلودگی خسته خراش جهان است</p>
<p>از دست چو اشته سر زلف تو حافظ تقدیر چنین بود چه کرد که نه بسته</p>	
<p>من بکن عینی الی سعادت لای فدای خاک در دست بادبان گرامی بسان باوه صافی در آب گیسو شامی فلا تفرعن روضها این جسمی قدست خیر قدوم زلت خیر مقامی رایت من بفتات الهی فات خیامی</p>	<p>انته رواج زده ای زاده عوامی پیام دوست بیدان و زنت و ملت بیا بشمار غریبان آب بیده من بین افزایند عن ذی الاراک طائر خیر خوشامد که آتی و گویست بسیار است بسیار ماند که در مضائق بسیار آید</p>

<p>من ارچہ هیچ ندارم سزا می خورم امید هست که فوت بجای خویش در بنیم بعدت منک قدصرت ذاتیا کمالان وان در عیبت بلحقصرت ناقص عند</p>	<p>ز بهر کار صوابم قبول کن عیبت لای تو شاگرد شسته بفرماندهی درین عیبت لای اگر چه یوی چو با هست ندید و ام تباهی فا اظیف نفسی و اما انتطاب منامی</p>
<p>چو سگ ز خوشاب ست شعر نظم و حافظ که گاه لطف ملحق بے برود نظم نظامی</p>	<p>ساقی مے گلگون بطلب لب کشته بنش که چنین گفت مرا پاک سرشته بشکن تو کد مے سراوید سر بخت آن که کد بختیت چو بخوبی و چو زشتی</p>
<p>اکنوں کہ ز گل با چمن شد چو بہشت تو نگاشت ناز دل مے گل رنگ داہد گر محتسبست بر کد و بادہ زند سنگ جہل من و علم تو فلک چو تفاوت زاہد منم نسبت یہ حکایت کہ نفیتم بر خاک رہ خواہ کہ ایوان کمال است</p>	<p>تو کد مے گلگون بطلب لب کشته بنش که چنین گفت مرا پاک سرشته بشکن تو کد مے سراوید سر بخت آن که کد بختیت چو بخوبی و چو زشتی</p>
<p>ترسا بچہ دو شش چہ گفت کہ حافظ جیف ست کہ ہر دم کذا رنگ کشته</p>	<p>ترسا بچہ دو شش چہ گفت کہ حافظ جیف ست کہ ہر دم کذا رنگ کشته</p>
<p>بے بادیم یار وادی</p>	<p>ذال غصہ مہکار وادی</p>

<p>باطرہ اوچہ کار داری او مشک تر تو خار داری او تازہ و توغب داری او سر خوش و تو غار داری و رباع چہ عتبار داری در دست چہ اختیار داری</p>	<p>زہنا رکن دراز دستی ای گل تو کجا در شے زیباش یکجا تو کجا در خطا میرش ز کس تو کجا و چشم منش ای سرو تو بابت بلندش ای عمتل تو با وجود عشقش</p>
<p>رونے بری بصل حافظ مرطقت انتظار داری</p>	
<p>تا دہمین نباشی کے رہبر شوی ہاں ای سرکش کہ رو بہد شوی تا کیسای عشق بیابی در شوی آن دم سی بد و بد خوب شوی باندہ آفتاب ملک خبر شوی در دہ ذہل لال چو بی پد شوی دول میں ایچ کہ زیر و بر شوی</p>	<p>ای بچہ بگوش کہ صاحب شوی در کتبہ اتفاق پیش حب شوی و منت میں ہو جو ان رہ شوی نواب نورت تر عشق و کر شوی محرور عشق بدل جانم شوی از پای تاسرت ہمہ فید شوی بنیاد ہستی تو جو زیر شوی</p>

<p>از آن کمال طاعت و محبتش که تر است بگو جانین جنت که خاک این مجلس طبع بهت وصال تو حدایت چو شاهان چین بر دست حسن تو اند ستاره شب بهجران نهفتان تو ازین مرتع پشمینه نیک در گم فضول نفس حکایت بیه کنائی لب پیا لب بر لب نگهان ستان ده در کفیه نصیحت کند که سه خورده حجابیده ادراک شد شمع حال</p>	<p>میان بزم حریفان چو شمع سر بر کن بتقدیر بزمی فردوس و عود هم کن حوالتم بدان لعل بچو شکر کن کرشمه بر من و ناله جند بکن بیا م قصه برآ و چراغ مه بکن بیک کرشمه صوفی و شمع قلندر کن تو کار خود ده از دست منی بیا کن باین لطیفه و مانع حسد و عطر کن پیا له پیشش گو مانع را ترک کن بیا و خگره خورشید را تو در کن</p>
<p>پس از ملازمت عیش و عشق مهر و دیان ز کارها که کنی شمر حافط از بر کن</p>	
<p>شاه شمشاد قلان خسرو شیرین بهمنان دامن دوست بدست آرد و دشمن کسل مست بگردش نظر برین و شیران انداخت</p>	<p>که بزرگان شکنند قلب هر صفت غلمان مرد و زوان شود این گذر از این بهر نشان گفت کای حقیق و چو پاسبان به شیران</p>

ای در رخ تو سپید افروز بادشاهی	در کفایت تو پنهان صد حکمت الهی
حکایت باریک اندر در ملک دین کشاؤ	صد شیشه آب حیران از قطر سیاهی
بر این من نهاد افروز اسیم عظم	ملک آن تست مخامم فراهر خیره های
در شمشیر یلپان هر کس که شک نماید	بر عقل و دانش او خنده در رخ و ماهی
تیغی که آسمانش از فیض خود در آب	تنها جهان بگساید و به نیست پیرای
محرر تو به تیغ بر کان معدن افتد	یا قوت رخ و نور باشد رنگ کاهی
دلم دولت بخت بر شک و شب یلپان	مرحال ما پیری اندر او هیچ گاهی
ساقی بیار آبله و چشمه حبابات	تا خرقه ما بشویم از عجب خانقاهی
باز از چرخ گاه گاه بر سر زند کلاه	مرغان قاف دارند آئین بادشاهی
در دو دمان آدم تا وضع سلطنت هست	مثل تو کنیده است یلپان علم اکاهی
حکایت خوش نویسد در شان یار و خیار	تعوید بجا نفرات و فزون عمر کاهی
عمر سیت پادشاه کرمی شهیدت جامم	ایک بنده دعوی و ز مقرب گاهی
ای عسکر تو مخلوق از کیمیا عزت	و امی است تو این از حد و مرز تبااهی
جانی که برقی همیان بر آدم صفتی زو	مارا چگونه زبید و عوسه بیگناهی
یا ای البر یا یاد ارباب العطایا	عیننا علی مهمل حلت الالهی

<p>بهر روز نکستی نایب تو ملک معناتی</p>	<p>بهر روز جهان برون شد تا جهان باقی</p>
<p>همانطور دوست از تو که گاه می بر نام</p>	<p>روشن تر بخت نماید آهست در خوازی</p>
<p>بے زردی که بعد شربت قارون باشی پیشم دارم که بجای از همه افروزی باشی و در خود از گوهر پشید و فریدون باشی شهر اول قدم است که بجهنم باشی ای که دوی را که پی پی چینی چون باشی و در نه چون تنگری از دانه بیز باشی تا بچند از غم ایام جگر خون باشی</p>	<p>بے لال لب که در لب ای کلکون باشی در مقامی که صدارت بفقیران بخشند تاج شاه سی سلسی گوهر ذاتی نباشی در در منزل سیلی که خطر است بجان کاران رفت تو در خوابت بیابان در پیش لفظه عشق نمودم تو بان سهرنگ سفری نش کن جوهره بر افلاک نشان</p>
<p>حافظ از فقر کن ناله که کثر است</p>	<p>بهر خوشدل پسند که تو مخزون باشی</p>
<p>اسباب جمع داری و کار بی نیکی باز بخت بدست و شکاسته نیکی در کار گنگ و بے کار بی نیکی</p>	<p>ای دل کوبی عشق گذار بی نیکی پروگان کام در کف و گوی میزنی این خون که موج میزند از جگر جری</p>

<p>نیکوین از آن نشدیم خلعت که چون صبا که ویران بجان غم جان نریماند در استیمن کام تو صدنا مستدرج نرم کن این چمن نبری استین گل ساغر لطیف دلکش و می انگشتی بنجاک</p>	<p>بر خاک گریه دست گذارے نمکینی ای دل تو این مسالده باری نمکینی آن را افسانے طرہ باری نمکینی کر گلشن تختگی خارے نمکینی واندیشہ از بلاے حسناے نمکینی</p>
<p>حافظ برو که بسنگی بارگاه دست اگر جسد می کنند تو باری نمکینی</p>	
<p>ای دل اگر ز چاه بخندان بدر آئی بهشدار که در دوسره عقل کنی و شش تا که چو صبار تو گسام دم همت دیر و شب بجز تو جسام لب آید جان پریم از حسرت آن لعل آن رخ شاید که بایه شکست دست گیر در خانه غم چند نشینی بلاست بر خاک رت بسته ام از یزد و صد جو</p>	<p>هر جا که روی زود پشیمان بدر آئی آدم صفت از روضه رفوان بدر آئی که غنچه گل نغم و خندان بدر آئی وقت که چون مریه تابان بدر آئی باشد که چو خورشید در نشان بدر آئی تر نشه لب از چشمه حیوان بدر آئی وقت که از دولت سلطان بدر آئی باشد که تو چو سر و خرامان بدر آئی</p>

حافظ یمن اندیشہ کہ آن یوسف مصری از آید و از گلبہ اسزان جو رآئی	
ای قصہ بہشت زکویت حکایت انعام عیسیٰ از لب لعل طلیحہ کے عطر ساسی مجلس و حایان شد دراز روی خاک بود دست حقیم در آتش از خیال خوش ترست میدان بوی گل کباب من آفاق را گرفت ^{آورد} ایں بہرہ دانش دین دست رفت ہر بارہ از دل من را ز قصہ قصہ	دوب چھتر ز نوش بانگ گنایت شرح جمال عزز رویت دہایت گل را اگر دہے تو کج رعایت یاد آورے صبا کہ مکر دے طایت ساتی یا کہ نیست ز فسخ شکایت دین آتش اندر و کج ہم سرایت صد مایہ دشتی و کجی کفایت ہر سطر از خیال تو در جت گیت
دانی مراد حافظ ازین آواز دہشت از تو کہ مشہور و ز شمر و عنایت	
سے ز شمر عارضت گل کر دخی تو الہ ہلاست یا بر گل کلاب یشہ از شہم آن کمان ابو دلی	در عرق پیش حقیقت جامے یاد آتش آب یا بر دست غے از پیش حیرت و غم سیکر و پے

<p>اشک بذر افش خواهم داشت و دست چون بوی ناموس سپید بخون شوند تا زنده لب پر لب بر لب نهاده آنکه بر جگر جگر جان سے دور عود بر آتش تنه و نقل بسوز بازو زین پس گزاف خوار می کند شمر و آفتاب بخشش از جگر است چکان بار دست مطرب نه دست</p>	<p>روخوان با ملک برین کر سکه گر برون آید یک لبه زنده چنگار را در زیر ناخن کر سکه جان از دستان و لبه نه دست غم دار از کفر است سرای نه دست باز گو در حضرت دارای نه دست نام نه نام ز نامش گشت نه دست چکان گزشت بهارش و جگر نه دست</p>
<p>جام می پیش آورد چون حال خط خور مگر که جم سکه بود یا کاوس سکه</p>	
<p>ای که اندک خط شکین تقابل نه افش تا چون اندر در نامیه از دست گوی نه ای نه ای از خوار عالم شاد باش مگر که از تو نه ای از طاعت من در کن کج مشق زود مادی و دل برین</p>	<p>طفت کردی سایه بر آفتاب نه افش حالیانیز گشت لب خوش بر لب نه افش جام بخیر و طلب کافر سایه نه افش کانه رین شمل بامید تو ابلی نه افش سایه دولت برین کج خرابه نه افش</p>

<p>تشنه بزم روان خیل خواب انداختی وز جاع و پری را در جابلانداختی چون کند خسرو مالک قاپلانداختی از سر نظم و قدرت در ترابانداختی تشنه میکردی و گره ان در آبانداختی شایسته مقصود را از رخ الفت پانداختی زین بیان پروانه را در غلظت پانداختی</p>	<p>خواب بیداران بستی آگه از نقش خیال پرده از رخ برگندی یک نظر جاده گاه از برای صید دل در گردنم زنجیر لغت نقد فالدین شایخی ای که تلخ آفتاب زینهار از آب شیرت که شیران را از آن با ده نوش از جام عالم بین که باور نگیم هر که بشنید خسارت نوعی عشق و اشتیاق</p>
<p>از فریب ز کس مخور و چشم نه پرست حاضر شاه سلطنت نشین را در غلظت پانداختی</p>	
<p>اگر تر عشق نیست سزدوری که بعقل و عقیده شهوری رو که تو هست آب انگوری ماست قان را گواه بخوری</p>	<p>ای که دانه بگویش مغوری اگر روی از نشان همیشگی گردد سستی عشق نیست و سر تو روی ز دردت و آرد آلود</p>
<p>بگذر از ننگ دانه خود حافظ ساغر طلب که مخوری</p>	

<p>ای که در کشتن ما پنج مدارا کنی و در دندان جنت زهر داهل نوشند و پنج مارا که توان بر دیگ گوشت پیچ و پاره که با سید تو در یاست چرا نقل هر چه که از خلق کرستی گویند بر تو که سبزه کند شاد برالیه و اید</p>	<p>و دو سرایه بسوزی دجا با کنی و صد این قوم خطا باشد برین تا کنی شرط انصاف باشد که در داری و بیقرج کند رسته بر لب دریا کنی قول صاحب خجسته است از اینها کنی از خدا چه و معشوق از اینها کنی</p>
<p>حافظا سجده بجا آید و ابرو بشکند که دعا کند زهر صدق جز آنجا کنی</p>	
<p>ای که در کوی خرابات مقامی داری ای که با لطف و رنج یا گزاری شپه روز ای صاحب سوزننگان بر سر ره منتظر اند بوی جهان از لب خندان قیاح می شنوم کاسه اری طلبه باز تو غریبه چه شود خال سر بر تو خوش داده عیش مست دلی ز بهنگام وفا که چسب شاتن نبود</p>	<p>بیم و قنیه خودی از دست بجای داری فرصت با که خوش صبحی و شامی داری اگر از یار همنده کرده پیاسه داری بشنویست خواجه تو گردا که شامی داری قولی امر و زاریین شهر که ناسه داری بر کتا چمنش ده که چه داسه داری می کنم شکر که بر جو داسه داری</p>

مهربان شده خاک ترک چشاکاری کرد	توی ای جان که درین شب خیزد داری
بدرمان سحر حاکم جان خوار بود تو که چون حاکم شب خیز غلام داری	
ای که بهجوری عشاق رو امیداری قفسه بودی را هم بزلایه درای دل را بدی و دل کو به پایان کن ساخته که حرفیان و گری نوشتند ای گیسو صبر میخیز به لاک گشت تو به قفسه خود اندازی دین در محرم ای دل ظالم طبع شری ازین قفسه پر	بندگان را از بر خویش جدا میداری با امید که درین راه بخدا میداری پایان دار و نگار بخش که امیداری با شستل گشتیم از دور و امیداری عرض خودی بری و در محرم امیداری از که می نالی و فریاد چه امیداری اکار ناکرده چه امید عطا میداری
حاکم عادت خرابان همه جور است حفا تو که زین طائفه امید و ن امیداری	
این خفته که من از در صحن شراب او چون عمر تیر کردم چندانکه نگرادم زین حال دل زنا به با خلق خود نگفتم	دین قتر چینی عرق می تاب او در کنج خراباتی افتاده خراب او کاین قفسه اگر گویم با چنان باب او

<p>تا به سرو پا باشد و صلوات فلک زنیسان از چو تو دله ارسه دل بر نکتم آسے</p>	<p>در سر و سستی در دست شریک دله کز تاب کشم با به زان زلف بتاب دله</p>
<p>چون پیرش دی حافظه از یکده سرن رو رنده دی دهر ساسکی در عهد شباب اوسه</p>	
<p>تا به بزم بیس در رنج خود پرستی بیماری اندرین علم خوشترند و رستی یک نکته ات گویم خود در مهربان گریستی کز افج سیر بشدی اونی خاک کیهستی تا خزانده نقش مقصود از کار ناموستی کز سر کشی ز اسفانه با المی نشستی سهل ست طغی نه درین بدستی لے که آتیه ان تا که دراز هستی با کافران چه کارت گریب نمی زنیستی آرے طریق زندان طایفه کیستی تا که کند سیاهی چندین روز و نوبتی</p>	<p>با مدعی گوید اسرار عشق و رستی با ضحک تا توانی همچون ششم خوش باش تا فضل و علم بینی به معرفت نشینی دور آستان جانان از تهمان میندیش عاشق شوارنه رونده کار جهان سر کشی آن روز دیده بودم این قهنگار بر قفا خار از چو جان بکامد گل خندان خود صوفی پیال پر ساقی مست را برین در حلقه خاتم ووش آن پیچیده داشت در نه بهیبه حقیقت خامی نشان کمر ست سلطان با خدار از لغت شکست مارا</p>

<p>گرفتہ چینی مشغول کار خود بخش در گوشه سلامت مشغول چون توان بود تختت بدست ملکان خود پزیر جان</p>	<p>بر قیاد که باشد مشغول خود پستی تا ز کس تو گوید بیمار مودستی چون بتائین کنش بند پستی که رستی</p>
<p>از راه دیده حافض تا دیده رعن پستت با جمله سر پندی شد پایال پستی</p>	
<p>بجان او که گرم دسترس بجان بود اگر دلم تشنه سے پاسے بند طر داو بگھٹے کہ ہا چیت خاک پاپے ترا بخوابتہ ہی منیش چہ جای وصال پندگی قدش سرو مقرب گشتے</p>	<p>اگرچہ پیشش بند گانش آن بودی اگرچہ تندر درین تیر و خاک آن بودی اگرچہ تان لگان مایہ تیا و دان بودی چہ این نبود ندیم بارے آن بودی اگرچہ سوسن آزاد دہ بن بودی</p>
<p>ز پرده ناله حافض برون کی افتادے اگرچہ ہر دم مرغان صبح خون بودے</p>	
<p>بچشم کردہ ام ابرے ماہ سیانے راہ مول کیسے داوہ ام من مسکن سرم زدست شد چشم انتظار دست</p>	<p>خیال سرو قد سے نقش بستہ جانے کہ نیستش کبس از تاج تخت روانے و آواز سے سرو چشم مجلس آوازے</p>

<p>از شمع کمال که نشو و خشک بباری چمن مرا که از رخ تو ماه در شبستان سست مگر رست دل آتش بجز قهوا هم ند بر و زرقه تابوتی باز سر و گنبد در آن مقام که فلان بغیر تیغ زند خزان و وصل چه باشد و خانی و مطلب</p>	<p>از آن کما نچسبده و رسد بلبلان بجا بود بجنبه رخ سستاره پروانه بسیا بین تو اگر کیستی قمار شائے که مرده ایم ز داغ بخت بدلائے عجب کنی ز سرست که قمار در پائے که حیف باشد از دغیر خود تناسلے</p>
<p>ز شوق سیر بر آینه بایمان از آب اگر سینه حافض رسد بدیائے</p>	
<p>هر چه آمد رسوم سیاه و قالی بر من از فاقه پیشش بر خیسے کسی که فاضل ست ام و زار و کسی که جاہل ست اندر غم اگر شاعر بخواند شعر چون آب نه بشدش بجز در غزل لعل خرد دلش در غم و دوشی گفت</p>	<p>نماند از کس نشان آشنائی کنون اهل انزو ست گدائی بسی بخت ز غم یکم آرائی مستاع او بود هر دم بهائی که دل را زد و فرازد و شتائی اگر خودی امثل باشد شتائی بر و صبر کن در غم و آئی</p>

<p>بیاضا فقط بجان این پند نبوش که گرازا پیوستی پرستش آئی</p>	
<p>که دارم همچنان اسید داری بیاساتی بیاد را بخسب داری که مستی خوشتر است از دیشاری که کردم توبه از پیر پیروکاری اگر خواهی خلاصی از تنگداری که حسد گل ندارد استواری چو برون چو پهن باد بهاری</p>	<p>بروز اهدا میدی که داری بجز ساغر که دارد لاله در دست مراد رشتنه دیوانگان کش پیر پیر از من لے صوفی پر پیر بیاد دل در نسیم گیسوی او بند پیرت گل حسد را توبه بشکن عزیزان تو بهار حسد گزشت</p>
<p>بیاضا فقط به پند خن گوش چو اهرم به بظلت میگذاری</p>	
<p>خون داری که طلب دوزی تهاوده کنی حالیافت که سبک کن که پراز باده کنی هیش با آدمی چند پریزاده کنی مگر اسباب بزرگی همه آگاه کنی</p>	<p>بشنو این نکته که خود را ز غم آزاده کنی آخر الامر گل کوزه گران خواهی شد جدد بنما که در آیام گل و عهد شباب تکیه بر جای بزرگان نتوان زد و گویان</p>

<p>اگر نگاہ سوی فراودل قیامه کنی مگر از نقش پر آگنده ورق سادہ کنی کہ چنین یزمن و سوسن آ زاده کنی</p>	<p>اگر باشد ای خورشیدین حرکات خاطر سے ترسم ہم حق پر دیہیات ای صیانبندگی خواہ جلال الدین کن</p>
<p>کار خود گیر بند اباد گزاری حافظ ای بسا پیش کہ با بخت خدا داده کنی</p>	
<p>علاج کے گنت آخلاق والا کج کہ میر بند ز رہ زمانہ کج مجھ زہد نہ دردت مجھ زاکس منہ در دست ہیا کہ پیکنی ہی بقول مطلب سانی ہادی فدا ملک تو من الما دل تنی کہ ہر کہ عشقہ دنیا خریدی ای جہہ بنادوی روح روان ز تخت ہم سخنے اندہ است فرنگ</p>	<p>بصورت بیل و قمری اگر نشانی ذخیرہ زندگان بوی فصل بہا زمانہ پہنچ بخشد کہ بارستاند چو گل نقاب بر آگاہ و غمزد خرنہ داری بیکر شاخو گل گشت چو دست کہ حیات بہت تہ میر نوشته اند بر اوان جنت الما سخا نماند سخن نہ کنم سیاسی شکوہ سلطنت و کم کہ نیاتے درشت</p>
<p>پسیالہ گیر و گرم کن کہ الضامن علی</p>	<p>بجیل پوسے خدا نشود دیا حافظ</p>

<p>بقدر غل دل زانے نظر سے باہر ہوئے بخدا کہ شکم آید و چشم روشن خود دل این شد و نہ اندام چو شد آن طریقی را فکرم آحسن کرد نظم مدید سیرت</p>	<p>برادران کچھ شای بہر دزد ای ہوئے کہ نظر برفی باشد چمن لطیف رفته کہ گذشت عمرو نام خبرت ز توجہ سے بجز این نماند مارا ہوسہ دازد سے</p>
<p>مکن ای و باشتوش ہر زلفنا کن پری را کہ ہزار جان حاققہ بقضای تاروئے</p>	
<p>گرفت کا حسنت چوں عشق سن کالے دروہم می تنگ شد کا نہ رفعت و عقل شد حظ عمر حاصل گردا کہ اتوارا آن دم کہ با تو ایشم یک سال ہست ہر دور من چون خیال برویت جانا بخوانشیم رحم آرہو دل من کہ ہر روی غریب</p>	<p>خوش باش از آنکہ نہ دین ہر زمانہ کالے آید پیچ معنی زمین و بہرست رشتالے یک دم ہم ہر روز سے روز نہ شد وصالے وان دم کہ بے تو ایشم ایک از ہست سالے کہ خواہی نہ دید چشم مجھ نہ خیالے شد شخص ناتواں بار یک چون ہلالے</p>
<p>حافظ مکن شکایت کرو صلیا و خواہی زمین بیشتر نیاید بر حسب احتمالے</p>	
<p>بلبل رشاخ سرو بکلبانک پلوی</p>	<p>میخواند و دشمن دس نقاباں نوی</p>

<p> بینی سب که آتش موس بود گل مرغان باغ قافیه سنجند و بذر گو جمشید جز حکایت جام از چنان بزر خوش فرش بویا و گدالی و خالی بین درویشم و گدا و برابری کنم این قصه عجبش نواز بخت و از گون چشمش بغیر حستانه مردم خراب کرد و دهقان با خورده چرخش گفت ای سحر خیز هر سینه که دلنگیت سها </p>	<p> تا از درخت کشته تحقیق بشنوی تا خواجه می خورد و بفرماند پلوی ز نهارد دل میند بر اسباب و نیوی کاین پیش نیست خور و زنگ خسروی پشیم کلا و خوشی و صیاح خسروی مارا کشتن یا رانق مس عیوی محمود ریت سها و که خوش مست میروی کای ز در شیم من بجز از کشته بخروی بعد از تو خاک بر سر اسباب و نیوی </p>
<p> ساقی مکر و نسیفه حافظ زاده باد کاشفته گشت طره و ستار و بلوی </p>	
<p> تا با ما گذار این کیسند داری نه بخت گوش کن کاین دلچسب به بسند یا دشمن و مفسدان رس و یکی کے فانی بخ برمدان </p>	<p> که حق صحبت و پیغمبر داری از ان گوهر که در گنجینه داری خدا را گزنی و دشمنه داری تو که خوش شید و لکنه داری </p>

بیرندان گواهی شیخ بشار	که با حکم خدا الی کینه داری
نمی ترسی ز آه آتشینم	تو دانی خرقه پر شمیم داری
ندیم خوشتر از مشعر و حافظ	
بستد آنی که اندر سینه داری	
بیاباده و باز هم ران زنجیری	که هم بیاباده توان کرد دفع مخوری
بهیچ وجه نباشد فروغ مجلس این	مگر برین نگار و مشرب الگوری
ز سر غره قنار خویش غره باش	که از مودم و سوسن بشت مغوری
یکانی بیابانم صلاح خوشتر است	در هیچ آن همه زده صلاح مستوری
اویس چه نصیحت کنی که عشق با	اگر چه نیست او یلین چن چستوری
بیشتر زنده بود جان مرا حبل	اگر تو عشق نداری چرا که حنوری
رسید دولت و دل اندر شمع محنت بجز	نهاد و کشور دل باز ره بیجوری
هر کس نتوان گفت را ز دل حافظ	
مگر بد آنکه کشیده است محنت دوری	
ترا که هر چه مرادست در جهان داری	چه غم ز حال من ازان توان داری
بخواب جان دل بند در دامنستان	که حکم بر سر آرد دکان دامن داری

<p>بیش می جو سکر و می که حریفان را میاضی وی تر نیست نقش خود را که میان نداری تو از جوی که هر است کن خالیدین پیش خود دل من با اختیار که صد هزار تیر چاق است بخش جنای قیدان مرا دل خوشی در حال دست که دست میدزد چو در کسل است میسکنم خود گوید</p>	<p>دل بخشیدن به من که سر کار داری سواد از خطا شکستنی و دل داری میان بجای غایب کنی جان داری بکن از پی توانی که جان داری بقصد جان من نیست که جان داری که سهل باشد اگر ای که جان داری برد که هر چه در دست داری حدیث با شکر است ای که جان داری</p>
<p>چو گل با حسن از زمین می بری خاک افشان چو غم ز ناله و فریاد با غایبان داری</p>	
<p>تو که در لب جوئی ز عدس ششینی بخندانی که تو لب بند و بزم نه او صبر بر جو رویه بان چه کنم که کنم ادب و شرم ترا خسرو و دیوان کرد عجب از الله و توانی گل که نشانی با خاک</p>	<p>ورنه هفت تن که بینی که از خود بینی که بیایه من بیدل که گریه کنی ما ذقان را نبود چاره بجز سکینی آفرین بر تو که شایسته صد شینی علم هر که است قصه و ان می بینی</p>

<p> چشم آید که خراسی بتماشا شایه چین اگر امانت بدلاست بر پاک نیست یاد صیحه بودایت رنگستان بر قفا سخن بے غرض از بنده مخلص نشنو ناز نبی چه تو پاکیزه رخ و پاک نهاد شیشه بازی سر شکم نگر می چرخ را بعد ازین ما و گدائی بمر منزل نشن تو بدین و گشتی و ناز کی له بایرن </p>	<p> که تو خوشتر و گل نازده مراز نسیری بیدی سهل بود گر نبود بے دینی که تو خوش بود چو گل سوئی چون نسیری لے که منظر و بر رگ ان حقیقت بینی بهست آنست که با مردم پیش بینی گر بدین منظر نشن لے شیشه بینی راه دور را بنود چار کج بیک بینی لایق زنگه خواجه جلال الدینی </p>
<p> سیل این شکران ان صبر دل حافظه بزرگ بلغ الطاقه بر با معتدله عینی بینی </p>	
<p> جان عدلے تو که هم جانی و هم جانی سرسری از سر که تو نیام بر جاست خام را طاقت پروانه پر سوخته نیست بے تو آرام گزشتن بود از ناکامی عاش کردند رقیب جان تو در دل این </p>	<p> هر که شد خاک و رت و رت ز سر گردانی کار دشوار نگیسر و بدین آسانی نازکان را ز سر شیشه جان آسانی با تو گشتن شستن بود از حیرانی چند پر شمشیر و باند خبر نسانی </p>

<p>واجب آنست که بر دیده ما بنشانی گفتش چونی و چون می ره پی از طانی هر گداری بنود و مرتبه سلطانی</p>	<p>ایا باند تو شاداب نهال مستد تو در خیم و اعلی تو دیدم دل خود را در تو گفت آن سر چکنی که نیری رشک بین</p>
<p>راستی حد تو حافظ بود صحبت ما بس اگر بر سر این کوسه کنی یگبانی</p>	
<p>زین در شادمانی عیش و طرب در آید در شاخا و گلشن تو سایه هسای چشمه تخت چرخ بجام جان نمای خاک تو بچو آب خضر زندگی فرمای جمع بنفشه ز صبا را اگر کشای زلف صبا ز خاک جناب تشک سای همیشه در حرم تو چون بندگان بیای</p>	<p>حاجه حضور و گلشن این مست این سر ای گنج دولتی تو چه کاجی که در حسیست هر صبح در دهان در دست میکند صبح باد تو بچو آتش موسی خمسته پی فرخنده تو گل تو چمن را حیات ده مرغی سبیل اژدم کوسه تو خوش نسیم خورشید در دای تو چون ذره پای کوب</p>
<p>حافظ سقیم در گردابش ز پیش کن کاند و پشت بهتر از زبانه گوشت نیست و جاس</p>	
<p>خورد ز غیرت رفته تو هر گلی خارده</p>	<p>چو سهروردگر بخرامی دشت بگزارده</p>

<p>زلف زلف تو هر خلقت و آخو بے نکار خاک و ریت نقد جان با هر چند مرد و چو بختی من ای چشم مست یار بخواب دلا همیشه مزن لالت زلف دل بندان سرم پرفت وز بالی بسر زلفت این کار</p>	<p>در سحر چشم تو هر گوشه و بیارے کز نیت نقد روان مار تو نقد آه که در پی ست زهر سوت آه بیارے چه تیره رای شدی که کشاید کارے دل گرفت و نبودت سر گرفتارے</p>
<p>چو نقشه نقش اند میان دانه آه بخنده گفت که حافظ پر و چو پر کارے</p>	
<p>چون در جهان خوبی امر در کار مکاری با عاشقان بیدل تا چند ناز و عشوه تا چند همچو چشمست در عین ناتوانی جو رے که از تو دیدم در رے که از تو بزرگ از باد و صالت اگر چه بنوشتم در حجر برانده بودم باد صبا و ایند ما بنده ایم و عاجز تو خواجه بوداد دکان عاشقی را بسیار باید</p>	<p>شاید که عاشقان را کاه ز لب بر آری بر سید لای مسکین تا که جفا و غوازی تا چند همچو زلفت در تاجیب پیرواری اگر شسته بانی شاید که حجت آری تا زنده ام نور زم آئین بودشیاری از بوستان و صلت بوسه می داری اگر میکشی ز درم و میکشی بزاری دل آه همچو آتش چشم این بوداری</p>

سر و نیازم از خاک زده ای که مرا	که میبست و صلت در شرف زده کام را
آز تو حسی کن بر حال زده حافظا	تا چند تا آسیدی تا چند خاک ساری
<p>که کار این چنین بود ستان بود گرم بهر سر بود ستان بود گرش نشان این از زبان بود سر بر تو تم آن خاک آستان بود هزار چشم بهر گشت نشان بود که تا فرشته از این دوستان بود بدل این که یک زده هر جان بود که برود و دید ما حکم او جان بود</p>	<p>چه بود ستان این که هر جان بود بختی که چو از تو شمس طرف دست بر ات فرشتی ای چه کم خدای رب گرم زان سر را سر از داشته دهر خیال اگر نشد ستان آب دیده کن کسی بکس دیگر که نشان داد برخ چو در خاک بخت نظیر قاتل است ز پرده کاش برودن که چه قطره اشک</p>
اگر زانرا عشق راه بر بسته	چه نقطه حافظ بیدل در این میان بود
چه صورتی که هیچ آدمی نمی آید	چه قاسمی که ز سر تا قدم همه جانی
نه قاسمی که سحر و جادو و بتانی	نه صفتی که گلی گشتن فردوسی

<p>کنون که دیست الحق هزار چندی دلچسپ زلف تو دار و سر پریشانی سیان خون دل و آب و پریشانی گرم ز دست فرقت بسره مگردانی چو روزگار نهاده است در چویرانی</p>	<p>سبکدلیت صفت تشبیه هم جانان نغمه چشم تو دارد نشان بیاران ز جگر من تو تشنه ام از هر نفسم ز خاک پایی عزیز تو سرگردانم آز چوین سپهر چنانچه دانه عالم</p>
<p>زلف لعل و ترجم چو از بخشانی چو در دخت حافظ یقین عیالی</p>	
<p>گرچه پیاده سرم دست و پا گشته شیشه باد و کج و کج و کج و کج راهن من و نه تانست مبارک را گشته بست این جز سن و اوهس عا گشته که مریمت بغیر از تو کس پر گشته سخن دیگر بر سینه دانا گشته</p>	<p>خوشتر از کوسه خرابات باشد طایه آرزو مشکبکم دار تو چو پنهان دارم جای من و بر خالت و روح و طایه چو کفی گوش که در دهر چمن شیده است صفا عطر تو در خاطر امی گنبد باد به باش که هرگز نتواند گفتن</p>
<p>در کم کن بدل بفرج خراب حافظ ز آنکه هست از پله امر و یقین فردا گشته</p>	

<p>خوش کرد یادوری فلکست روز داور در کس عشق شکست شای نمی خوانند آن کس که او نماند این روز نیست ساقی پذیرد کالی پیش از روزم رسد و شاه پناه و بزرگ نظر بهست سلطان و فکر لشکر و شوق این تاج و گنج نیل مراد و چشپ فکر و بهت است یک حرف خونیانه گویم ابراز است</p>	<p>تا فکر چون کنی و چه شکرا نه آوری امستد بر بندگی کن و دعوی پاوری پس بر تو باد تا غم افتادگان طوری تا یک دم از دم غم دنیا بدری آن به کزین کرد و به کسار بگذری در ویش و امن خاطر و گنج قلندری از شاه نذر خیر و ز تو شوق یادوری لایه نور دیده صلح با چنگ دافوری</p>
<p>حاکم و خیار فقر و قناعت ز رخ مستعد کاین خاک بهست از حل کیا گری</p>	
<p>در هر دیر زمان نیست چه من و شایان دلی که آینه شایست و عیان کرده ام تو به بهشت و بهشت باده فروش چه برابست ام از دینه جهان که گر سراسر ننگه گر شای بر آرد بزبان</p>	<p>خزانه جانی که باده و دفتر جانی از خدای طلبم صحبت روشن آئی که در گم خودم به پنج زبانه آئی در کنارم نشاند سبب بالائی در نه پرده انداز و سخن پرورائی</p>

<p>کشتی باد و بیاور که مر لب رخ دوست سحق غیسر گو با من مشوق پرست دکس ار لای ز د از شیوه چشم تو مرغ این حدیث چه خوش آمد که هر گاه یافت</p>	<p>کشته هر گوشه چشم از غم دل دریا کشت و و جام می نیست بکس پروا ز وند اهل نظر از پے تابستان بر در می کده باد و دهن ترسان</p>
<p>گر مسلمانی از نیست که حافظ دارد آه اگر از پیله ام روز بدست ترسان</p>	
<p>دو بار زیر یک دواز باد کهن دوش ز تند باد و حوادث نمی توان بین من این صفت ام بدینا و آخرت ندیم هر آنکه گنج قناعت بگنج دنیا داد بیا که اردن این کارستانه کم نشود بگاز غیش به ستاد خان بهی نیم بهین ردا به نقشبند و در غیب ازین محکم که بر طرب و طشان گذشت بصیر گوش تو ای دل که حق را کند</p>	<p>فرشته و کتاب و گوشت و چینه درین چمن که گل بود و استیا سمن اگر چه در بیم افسند خلق استغنی فروخت پرست مصری کبیرین شمن ز زهر چو توئی یا ز فتن چو شمن چنین شناخت فلک حق خدایت چمن اگر از ملک قناعت اوس کند وطن عجب که رنگ گله ماند و بوی یاسمن چنین حزن ز گنجینه برت اهرمن</p>

یک شمشیر نیشین سوزش و قاتل می نمود و آنده جسمش با شراب بایگفت طریقی و هرگز تر شد و برین عالم آرد	ز طاعت و نماز و زانے شرع مکر و پنه که در ملک و کس نیست و چنین زنده کجاست مگر مکی و در اے پنه
۱ شنیده ام که گمان را از دایه می بندی چسب بر بدن حافظانی نمی آرد	۱ چسب بر بدن حافظانی نمی آرد
درم پنجاب و دوش کرانه برآمد قیصر رفت یا به سر کرده میرسد و کرش بنی سالی ستر شده فلک من فیض ازل بدو روز را آید به بیت آن عهد یاد باد که از بام و در مرا خوش بودی از بنجاب بی دیار خویش آن کو ترا بسنگدلی گشت رهنمون که بمانی قریب تو چندان بحال ظلم طمان ره زفته چه دانند ذوق عشق جانان شاد گردی آن دلت از را	که در دایه می بندی لے کاش هر چه زود تر از در گدست که در دام با سنج و ما فرآمد آب خضر نصیبی است که در آرد هر دم سپاس یار و خلد و لبر آمد بنایاد محبتش سوے از سر آمد لے کاش که پاش بیگانه آمد مظلومے از شبی به برادر آمد در یاد لے بچوست و لیر آمد مگر بچو روح طبعه کلان در بر آمد

	<p>گردگیرے بشیدہ حافظ از دے رزم معتدل طبع شاد سخن پرور آمدے</p>	
<p>آہ بگو شش ناکم آواز بلبے داند رچین سنگندہ لہو داد غلغلے میسرودم اندران گل نایل ثنائے گشتہم چنانکہ ہرچ نمازم غلغلے کس بے جہاے غارچید ساز دگلے آن را قیاس نہ دایم را سجدے</p>	<p>رفتہم باغ تاکہ چینم سحر گلے مسکین چمن بشت گلے گشتہ مبتلا یگنتم اندران چمن و باغ دہم چون کردہ دلم آواز عند لب بس گل شکفتہ نشود این باغ را گل یار چار گشتہ و بل قریب عشق</p>	
	<p>حافظ دار امید شرح از بدایرچ دارد هزار عیب و ندارد نقصانے</p>	
<p>خلصان مانہ بر شمع و گران میداری ببینین عزت صاحب نظران میداری ہمدان نور زمان جامہ ازان میداری طبع معروضہ و غارین پسران میداری ماستے گشتہ کہ لواطت بان میداری</p>	<p>روزگار است کہ ارا نگران میداری گوشہ چشم رضائے بنت یار شد نہ گل از دایع غمت در شمع بل و باغ پر بر تیرہ آخر توئی اے دل زچہ و ک گرچہ رندی و خرابی گلہا مست ہے</p>	

<p>تو تشنه از گل کوزه گران بیداری زین تشنه که تو از سیرابان بیداری چشم سیری چو بیابان بی طربان بیداری سر حرا برین دل خسته گران بیداری که من سوخته دل از تو بلان بیداری همه را شسته و دل بگلان بیداری دست و خون دل پر بران بیداری</p>	<p>جو هر چو جسم الکاح جان و گریست گشته سوزت یک پیاده پر داشت لے که در دلق شمع طلبی ذوق خفد چون تونی ز کس باغ نظر چشم و چرخ درین دل رفت لے راست نمی آرم گفت باصبار گل و بلبل در قی حسن تو خوان ساعتان بکند پیشوی جو تو از بهر نگار</p>
<p>گذران روز سلامت بسلامت حافظ چه توقع ز جهان گذران بیداری</p>	
<p>اگر چه ماه رمضان ست یار بجای ساق شمشاد قدی ساهیم اندای رفتیش مو بهتیه دان شد شش اخلاص که نهاد دست بهر مجلس خطی دای که چو صبح به مدد پیش از خد شای برسانش از برای یک پیاده پیای</p>	<p>زان به صفا کن و خفته شود بر خای روز و ماه که دست من میکن گرفت روزه هر چند که همان عزیز است و نرخ زیر یک بد و صومعه اکنون پیرو نگاه از راه بد و چه کنم رسم نیست یا هر من چون بخورم بجا شای چمن</p>

کو حریفی که شرف روز به صاف کشد	بود آیا اگر گند یادزد درو آشنای
حافظی که ندم داد دولت خسرو عهد	کام دشوار بدست آوردی از خود گام
<p>ز دل بر کم که رساند نواز شش شعله دلم گرفت ز سالوس و طبل زیر گیم حدیث چون و چادر و سر و دستانی طایب راه نشین سر عشق نشاند قیاس کردم و تدبیر عقل در ره عشق پیرا که وقت نشناسان و کون بفرود شد دوام عیش و تنعم نه شایه عشق است نیکم کار و یک ابر رحمت دوست بیا که خرقه بمن گرچه دهن میکرده است چرا یکسانه قدش نمی خرد آن را</p>	<p>کمانت پیک صبا گو یا بمن گرسه خورشاد می که بیستانه پر گنم علی پیاله گیر و بیا سالعمر خود پیش ده پر و بدست کن ای مرد دل مستی ده چون غمی ست که در بحر میکشد رفته یک پیاله صافی و صحبت حسنه اگر ما شرمائی بندش بجام نمی بکشت زار بر خستگان نداده زایل و هفت تنی بنام من در ده که کرد صد شکر افتانی از نه قتل</p>
سزای قدر و ثواب است حافظی است	بجز نیاز شبی یاد دایه میوه

<p> خط بر صحنه کمال دگر از میکشی زان سوسه هفت پرده یلدار میکشی از خلوتم بخت آمد طشت از میکشی سهل ست کرد ز حمت این بار میکشی و ده زین کمان که بر سر یار میکشی لایق تان گل کرد امن ازین تار میکشی هر دم بقید سلسله در کار میکشی </p>	<p> زین خوش در کم که بر گل خنار میکشی انگب حرم نشین تا بخت از مرار هر دم بیاد آن لب میگون چشم مست گشتی سر تو بسته بغترک با سر با چشم و ابرو تو چشمه تدبیر دل گتم باد که چشم پر ز رخسار دور گشتم کامل روی چو باد صبا بود زلف </p>
<p> حافظا در چه مصلحتی از کیسم هر سینه می چش و طره و لدار میکشی </p>	
<p> من نگرم چکن از این دلی خود تو گو دل آلوده صوفی بے تاب بشو ای جهانده بختا قدم از دیر بخو خواجه فقیر میرزا گل تو زنی بو از رویش در آو بر و عیب پر بو پنج نیکی نشان به به تو فین بو </p>	<p> ساقیا سایه پرست و بهار و لب جی یوسه کیرنگی ازین قوم نیساید بر خیز سفلطع مست جهان بر کشش می کن گوش بکشای که بل افغان می گوید یک نصیحت گفت بشنود صد گنج بر شکایتی که در کار رسیدی به بهار </p>

<p>مے جانان طلبی آینه را قابل ساز پیشتر از آنکه شوی خاک و میکده</p>	<p>دور از کل نسیم ندمان بر دانه یک دور و دوسه بر اندر دانه</p>
<p>گفتی از حافظ ما بے ریا عالم آفرین نیست باد که خوش بوی لچے</p>	
<p>ساقی بیا که شد قلع لاله پر زے بگذر ز کبر و ناز که دیده است روزگار پیش از آنکه مرغ سحر گشت مست آن خوش ناز که نهی حبی لے شاخ و بار بر بھر پیچ و دھندله ادعای نیست فردا شراب کو تر و حور از بے است باد صبا ز جسد صبی یا د مید حشمت بدین سلطنت گل که گزید درد و بیاد حاتم طے جام یک سنه زان مے که داد و کجا طبعی بار غوان بشنو که مظهران عین راست کرد</p>	<p>طامات تا بچند و خرافات تا بکے چین قباے قیصر وطن کلام کے بیدار شو که خواب عدم اپنی ست بکے کاشنگی مبادت ز آشوب باد بے لے دای بر کسے که شد این فکر دے دام و دوزخ و دلمه دے و جا کے جان دار وے که غم پر دے لے بکے فرش باد و دے را بر پر بکے تا ناله سیاه بخیلان کیم بکے پیر و نکلند طبع ناز از خوش بکے آهنگ چنگ بر لب و طبع و دے بکے</p>

استاده است به و کبریه است کز مرد راه بازمانده است	نست باغ یک بخت چو بندگان اشیای روزگار بسته بهار گرد
حافظ حدیث و شعر زیبا و گوشت رسید تا حدیث و شام و باقیه و در	
خطاب دگر لائق شوالیان خداوندی در این شهر تفرست شرح آندو مندی که عاشق از زبان دارد مقالات خرد مندی پیر را باز پرس آخر کجا شد محو سن زندگی ببین این لعل شکفتن و بوی بوی مندی ز مهر او چه نیازی در دقت چه بندی در این میان دولت که بر اهل ننگندی خدا ایا نعمم گردان بدیشی خرد مندی باین راه روش میر و کجاولد از پندی	سحر باو سیفتم حدیث آرد مندی تفهم با آن زبان بود که تیر عشق گوید دل انداز لعل بلی بند کاشت عشق نمودن الاله به سحر مصری که کون ملکات نمود بسم خیز و تکان دو آبششی و در دایره جهان بود و در حرقت و شکیست هانی چون تو عالمی نه از هر آفرینان درین بازار اگر دوست از دین فرستد دعای صبح و شام تو کلیه گنج مقصودست
در شهر حافظ شیرازی گویند و میهند سپه شاهی شیر و در کلان بهر تقدس	

<p>سحر که هرگز در سر نشیند که کس صوفی شراب نگیرد و حیا که انگشت سلیمانی نباشد بخازان خرقه بزرگ است صد بار در دنیا تیره شود باشد که از غیب مروت که چه نام به نشان است نوابت باشد لای دارای خرد نمی بینم نشا و عیش و کس اگر چه پرسم خوابان تند خو است در چینه نه بکشانا تا پرسم نه بهمت را امید بر سر بلند است</p>	<p>همی گفت این مهتابا ترینه که در شیشه بمانداری یعنی چه خاصیت و نقش نگین که حدیث باشدش در آستین چرخ بر کند خلوت نشین نیاز به عرض کن باز نشین اگر رنج کنی بر خوشه چین نه در مان و نه در درویش چه باشد که بازی باغین آل حال غدا ز پیش نشین نه دعوت را کلبه را نشین</p>
<p>نه حافظ را حضور در سر قرآن نه دانشمند را علم ایقین</p>	
<p>سحر بافت یخانه بد و تخرابی همچو جمجمه می کش که نه سر خلوت</p>	<p>گفت باز که درین دین گاهی پر تو جام جهان بین بر شاگاهی</p>

<p>ادب باش که از پیشه‌های که نشان دهد و نه از پیشه‌های و دست قدرت نکرده خستیده‌ای اکثرین ملک‌ها در راه پدری‌ای عظایست بر سر و خنجر گری بقا کس بر نماند و پدری‌ای سند و غمی و عیس و قرین‌ای که نه بخشد ترا آسپ‌های شاه‌ای</p>	<p>بالکریان و زیاده‌ای سالک‌ها بر سر کلاه و نشان قلندر باشند نقش در پرده و کلاه نیست اگر سلطنت خرد نیست ملک طبع این مرد عیب‌های غریب سر راه و راه که در غایت خود فقر و دانی زدن از دست که مکنند تا پیش و غم بوده‌اند</p>
<p>حافظ خاتم طبع خرد ازین گفته بهار علت چیست که در دوش دو جوان بخوابد</p>	
<p>علی ملک الکرام و الهی و داری باله و فوق الالهی و ادعای التوازی و التوازی و همه حقیقت است آفتاب و خورشید منی طلق بالشرع و الهی</p>	<p>مسلم الله اگر الهی علی وادی الاراک و من علیها و ما گوشت عزیز بماند به نام منال لعل که در زنجیر و زنجیر امرت صابر ایاالت شعری</p>

<p>جنگ راستی کے گل چین سویا ہے دل میں تاقیامت کجا یام وصال چون تو شای رخ طست صد جمال دیگر افزود بر این نقاش قدرت آفرین یار ہر منہ سنل کہ رو آورد خدایا توی ایہ کہ باشی در دست</p>	<p>دو ترک ہو شمی کی گئی حالی بادا اسوز و سودا تو خالی منی بد نام رنڈ لا ابالی کہ عورت باد صد سال بٹالی کہ گروہم کہت یہاں خط لالی نگہدارشس حفظ لایزال زبان ایہ جسانی و مانی</p>
<p>خداوند کہ حافظ را غرض نیست و عسلم اللہ حسنے من سوالی</p>	
<p>سلام چو بے فرش آشتائی دروہے چو نور دل پارلانی نئی شیشم از ہرمان بیج بر جا ز کوئے مخازن بدو گردان کہ بجای عروس جان گر چہ عجب حسن است نہ صفتی نگن کجای فرو شند</p>	<p>بدان مروج دیدہ کار و شتائی بدان شمع خلوتگر پارستانی و لم فون خدا ز غصہ ساقی کجائی فرو شند نقاش شکل کشائی ز حدی برو شیر و بے وفائی کہ در نام از دست نہ درائی</p>

<p>کر کوئی نبودست خود آشنائی خواهد ز سنگین دلاں و دیائی بے بادشاهی کسبم و گرامی ز بصیرت و جبریدائی جبرائی</p>	<p>یقینان چنان عهد صحبت فکرت دل خسته من گرش چتت نیست مرکز و نگداری ای نفس طامع بیا موزست کیمیاے سعادت</p>
<p>مکن حافظ از هر گردون نکایت چه دانی تو ای بنده کار خرد الی</p>	
<p>الاتی سنے ہوا اما لاتی اے رکبا کم طلال اشتیاتی بشر پارسی صوت عراقی سقاک اشد من کاس الاتی صدای چنگ و نثاروش ماتی بیاران ست و خوشدل عراقی الاتصالایام افسر اتی نفیست دان امور اتقائی اگر باخو رشید ساز و هم و قاتی</p>	<p>لیے مستطت بالعراق الاے ساربان محل دوست بمازی مطرب و خوشخوان و رنگونی بیاساتی برہ طبل گرامی جوانی بازے آرو بیادام سے باقی جہ تابر نشانم درونم خون شد از نادیدین دوست دش باینیک ذوالن تقن باش میتاے مہر و را طمس از د</p>

<p>عروست پس خوشی لے دختر روز ریح المسد فی مری جہان کم خود در زنده زود آنرا زدی نوش نہانی اشیب من کن الغداری وصال دستان چرخ وزی مات</p>	<p>دے کہ مژدا و بسلامتی خاک اشتریا جہد التلاقی بگلیا ناکب جو امان عراقی سوئے نقیل خد و اعتناقی بگو و اعظا سخنا سے خراقی</p>
<p>حضرت فضل الوصال و اشعرا بگو حافظ غزلہا سے مسد راقی</p>	
<p>سبت سلمی بصد غیبا فوادی خدا را برین بیدل غیثاے امن انگریزی عن حب سلمی نگاراد غم سولے عشقت</p>	<p>و روحی کل یوم فی سنا دی و اوصلنی علی عیشم الاغادی عزق العشق فی بحر اودی تو کلت علی رب العبادی</p>
<p>دل حافظ شہ اندر چین زلفت بلیل منظم و اشعرا دی</p>	
<p>سینہ مالال دردست در ایام ہے خیز تا خاطر بہان ترک سمر قندی دیم</p>	<p>دل ز تنہائی بجان آمد خدا را ہمے کر فیمش بوس زلف و حیران آیت ہے</p>

<p>چشم آسایش کو در زمین سپردم رو نور کمر آفتابم این عالم و قلم و کلام سودم و چاه صبر از بزم است پیل در طریق عشق باری من آسایش خط است الکام و ناز را در کوه زندان راه است آدم خاک درین عالم نمی آید پرست</p>	<p>ساقیا بخت بیا و تار یا ساسم است سبکباری تو برین بی پریشان عالم شاه بزرگان تو فلک است از حال کو است ریش باد آن ال که باد تو در دست و هر که باده اندون در خانه نیست حالم و دیگر باده ساخت از ناله نیست</p>
<p>گریه حافظ چاه ساز پیش استفتا دوست کا درین طوفان نمایه بخت و ریاست</p>	
<p>لبش می بوسم در یکدم ندمازش می آید گفت با کس گل از غنچه باغ آوردند بده جام سے و لذت جم کن یاد بزن بر یک چنگ لاله مطرب چشمیت است را محو و گذار نخیر جان از ان قالب عبودانی</p>	<p>به آب زندگانی بردم ام پنه یکس را می در افم دید باو نه بساط زهر را چون گلشن بکار که پیدا کند کج کس تو کس کار گرش بخوش تا بخوشم از دونه یا دلش لے ساتی بدونه که باشد خون جانش مرگ و پنه</p>

<p>لش می بوسم و خون می خورم چرخ باغ میسکویه که هر چه چرخه زدن در پی وید اریلی تو با سلطان گل خوشناش می نوی</p>	<p>خوش می بوم و گل می کندوس مده از دست جام باد می خورم با گنجینه ای دل که هر چه غنیمت دان خلاص همین نوی</p>
<p>زبات درکش ای حافظ زکات حدیث بے زبان را بشنواز</p>	
<p>شهرت پر نظر افغان از هر طرف نگار چشم فلک ندیده زمین خوشتر رسید ای روی خوبت از گل صد با تازنی چشمه که دیده با خد جبهی ز جان برک چون من شکسته را از پیش خود چوانی بے پیش من است بابت خوش است وای چون این که گشایم دین را ز دانا</p>	<p>ایمان صلاحت شقت اگر مکنید کای در دام کس نیفتد زمین خوشتر نکای یار ب که ره نیابد بردا من تو خای بر دامنش مبادا دین خاکه ان شای کم غایت آقا بوسی ست یا کنای سال دیگر که دارد امید تو بای دوست و صند بوی کار می شمت کای</p>
<p>هر چه می رسد حافظ در دست هر که شود مشکل توان شستن در این چنین دای</p>	

<p>بسیار و گار بانی که بوسه اوداری توان بدست تو دادن گرش نگواری چرا این مستدر که قیدان تندخو داری که گرش هوش برغان هرگز گو داری خود را ز کدام نعمت این که بدو داری که بچو گل همه آئین رنگ بدو داری فدای تو که خطا و خالی مشکبند داری ترا سز که عسله مان با هر دو داری که گر باورسی از شرم سرفرو داری که کهیتی تو با ما چه گفتگو داری</p>	<p>سرا تو نمک است آن زلف مشکبند داری و لم که گوهر سر او سن و عشق دوست در آن شام طبع هیچ نتوان گفت نوازی ابلت ای گل نگار پست داری ز چو طو سرح مست گشت نوشت باد قبای من فزونی تر از بید و بس ز اندر همه مشکبند سن و دو برابر و هم از مالک ثانی پر آفتاب زدن بر کشی خودی سر و جو بیار ساز و عاشق گفتن و زندان زربین پاکفت</p>
<p>ز کج بر سره ساقط بوسه گوهر عشق مستدم هر دن زاکریل تجود داری</p>	
<p>برک صبح ساز و بن جام کمینی عنه اخلاص بخشیم از مالی و منی و کادای که کوشش که کایت کردنی</p>	<p>بسیار سینه و زاکریل که از ابر بینی دیکسیرایی و منی آقا و ام بیار نزد پادشاه که حلال صحت خویش</p>

<p>گر صبح دم غار تراد و سحر در ساقی بهوش باش که خم کمرین است سے وہ کہ سرگوش من اور چنگ گشت ساقی بہ بے نیازی یزدان کرے بیا</p>	<p>پیشانی حسنا جان بہ کہ بشکلی منظر نگاہ از بینا کہ میزنی خوش باش در بند ازین پیوستی تا بشنوی از صوت معنی ہواستی</p>
<p>حافظ نبال توتو در جویا و چشم خون خور در نشانہ د تو دھاری کشتی</p>	
<p>لطیف ہستی شفقہ آدنی پری چو مستی نظر مستی وصال ہوے مے بوج و فکر خواب صبح ہر چند بوسے زلف درخت می وندی ہوا بکوش خراب از عشق پندہ بیا بیا و ساداست از ما سخن بیا دعائے گرشہ نشیمان بلا گرداند ملازین تالماست آنکہ رعنائی کرد ز سحر و جمل توتو حیرت چاکا</p>	<p>ارادے نہانا سادے ہری کہ جام جم نہ سو وقت بے بصری بعد نیم شبی کوش و ملاجری صبا بے لیسائی و گل بکاو کری کہ بندہ را خود کس سے بے بصری ازین معاملہ غافل شد کہ خفا کری چرا بگوشت خشم بمانے گری و حال نیم شبی بود و گریہ سحری نہ در بر خشی غائب از نظری</p>

<p>طریق عشق طریق عجب فطرت است هزار جان گرامی بدست زین غیرت هر جز کشیدم به بخت داشت</p>	<p>انودانته اگر ره بایست بری اگر چو صباغ و شمع مجلس دگری ازین پس بن مانی و غرض غیر می</p>
<p>این است مافوق امید است که بار ارے اسامی لای بیامه آخری</p>	
<p>عمر گذشت به بیاصلی و بوالهوسی چه فکر است درین شهر کافیه نشوید بال بکشتاد و صغیر از شهر طوبی زن کاروان رفت و تو در راه کینگاه بخواب دوش و ذیل غلامان در شش شیرتم تا چه بجز لطف و اسیر جانان گیسرم لیع البسرق من الطور و است به یاد دل ندین شده چون ناز و خوشن ایدر</p>	<p>لے پیر جام سیم که به پیری پوی شاه بازان طریقت پیشکار تری حیف باشد چه تو مرغی سکه ابر قفسی و ده که بن نیم سله غفلت انگیز جوی گفت کاسه یکس بیچاره تو یار کوی دل بر آتش نهادم ز پی خوش نفسی مسئله تک آن بشهاب قفسی هر که مشهور جهان گشته بشکیر نفسی</p>
<p>چند پویه به سله تو ز هر سو حافظ بیرانده طبع لیس آبک یا قفسی</p>	

<p>گشت خطبہ شوق و مدحی باکے یہا کہ گفتہ ام الرشوق بارود کجوش عجیبہ اقدوس غریب حادثہ است کرار سو کہ گند عیب و اسنہ پاکت ز خاک پاسے تو داد آبروئے لالہ گل صبا عیر قنات گشت ساقیا بر خیز از نازد ز من بے شاکت آرسے دع و افکاسل تنسم تقدیر جی شل آبروئے گل و خاک پای رک کہ میت</p>	<p>یہا کہ بے تو ہجان آدم عزت کی ایاست ازل سلا دین سما کی اما ضبطت قیلا و قانی شاکی کہ ہجو قطرہ کہ بر برگ گل چکد پاکی چو کاک صبح تو سم زد زانی و خاکی دات شمشہ کرم طیب زانی ارے تا زحمیاس من محبت کی کہ زار دہروان چیتی ست و چالاک چنین بریج جالے زانی و جانی</p>
<p>ز وصف حسن تو حافظ چو نہ لات زند کہ چون صفات آئی اور لے اورا کی</p>	
<p>گفتہ خلاق کہ توئی یوسف ثانی در عشق تو ام شہر و چراغ و جہت تنبیہ دہانت نتوان کرد غیث صد بار گفتی کہ وہم زمان دہشت کا</p>	<p>چون نیک مدیم حقیقت بانانی لے خسرو خیابان کہ تو شیرین ثانی ہرگز بخود عجب دین تنگ دانی چون سوسن آزاد چہ اجمہ زبانی</p>

<p>گفتی که در هم کاست و جانت بسلام چشم تو خدایک از سپهر جان گذرانند چون بشکند اندیش از دیده مادم گر سر و باندا زت دور قنار تو پیای دور او تو عاشق چه تسلیم کرد ز سحر</p>	<p>برسم ندی کام و جام بستان بیار که دیده است باین سخت کمان آن را که دمی از نظر خویش برانی بخورام که از سر و گذشتی بروانی چون نامد چرا یک دوش از طعنه گمانی</p>
<p>از پیش مران حافظ عهدیده خورا کر عشق رخت داد دل دین و جوانی</p>	
<p>که بکوسه می فروشان از درم بجای هزار بار بستر ز هزار بختی بجای که ز به خلاص باجم مهر طایفه بجای که بضاعتی نداریم و نماند ایم بجای که لبست حیات با بود و نماند بجای نه نماند و بیایم نه سپهرش بجای بمناب در کشیدیم و نماند بجای که چو مرغ زیکه از دست تو نماند بجای</p>	<p>که ز بند و نشان ز من گدا پیای اگر این شراب جام است اگر آن درختی بجای شده ام خواب و بیدارم و نه ز سید ام و که گویا فروشی نظر به بقلب اکبر بجایم شکایت که گویم این حکایت عجب بلند و فاسد جانان که افتد به نظر بر دیده پارسایان که نماند پارسای ز هر هم پیکل ای شیخ تو بدینای تسبیح</p>

کہ چہ بندہ کس قدر افتد مبارکے غلامے	میر خدمت تو دارم بجز ہرچ معفوش
بکشاے تیر نرگان و بریز خون حافظ	کہ چنان کشندہ را کشد کس انتقامے
پیر کن قاری کہ بے نئے مجلس نازد بے مطرب بزن نولے ساقی بوشربے زین در دگر نراند مارا بہیج با بے لے دل چہ سودا داری نہی خطربے وز عشقہ لبانت ما ذی سال نوبے انجام کار بند دازے امید لبے	محمود جام عشق ساقی بہہ شربے عشق ترنج چہ ہاش در پردہ رہشربے شدقا ستم چہ حلقہ تابعدارین رقتبت چون آفتاب برویش در دیدہ می نگبد در انتظار رویت ما و امید واری دست عرض میالای بر کاشہ کدانی
حافظ چہ می نہی تو دل چہ صال جانان	کے تشنہ سیر گرد از لعلہ سر لبے
این گفت سحر کہ گل ٹیل تو چہ میگویی لب گیری و رخ بوسی نہی تو کی غمی تا سر و بیاسمو ز دازت تو تو دجائی ای شایعہ گل رعنا از بہر کسے ردئی	می خواہ و گل نشان کن از دہر چہ چوئی مسند بگلستان بر تاشاد و ساقی را شمشاد زمان کن آہنگ گلستان کن تا غنچہ مشدانت دولت بکندہ پوئی

<p>اورد که باز اوست پرچش بخیر اوست آن طره که هر روزش حدافه این ارز چون شمع نگر دلی در گذرت باوست</p>	<p>در اسباب و نه گنجی ارباب این کوی دخوش بودی که اگر بوی خوشتری طرح هنر بر بند از طوطی نگر دلی</p>
<p>هر مرغ بسته مانده در گلشن شاد و بند بیل بر ساز سی حافظه جا گوئی</p>	
<p>نیم صبح سعادت بیان نشان کرد دلی تو یک چهره شتابی مراد و بهر آه بگو که جان ضعیفم ز دست خدا را من این درخت تو شمع چنان که غیر نیست خیال تن تو با من حدیث تشنه داشت ایسید که ز گشت چسب گونه نه بندم</p>	<p>خبر که کوه غلات بر لبان تو دلی دیدی نه بفران چنان بران کرد دلی ز لعل ریح فرات شمع نشان کرد دلی تو هم زوی که هست چنان که تو دلی ای عشق چو کوی که کش چنان کرد دلی واقع است مگر اودان بیان کرد دلی</p>
<p>کیست ترکی و تازی دین عالم حافظ حدیث عشق بیان کن هر زبان کرد دلی</p>	
<p>ز بهار است دلان کوش که خوشدلی چنگ در پرده همی سید پندلی</p>	<p>که بیهوشی مبدی با تو در گل باشی و غنط انگاه و دوسو که قابل باشی</p>

من گویم که چکن اگر نشیند چه بپوش درین هر دو سکه دختر حاسه در گشت	که تو که دانی اگر در یک و عاقل باشی چیت باشد که ز حال چه عاقل باشی
گرچه پراستیست پر از نیم زان تا بردست نقد عسرت بر حصه دنیا بگزافست	از حق آسان بودار و آینه نزل باشی اگر شب دور و زورین قصه باطل باشی
حافظا اگر در از بخت بخت باشد حیدر آن سنا ایطووع شامل باشی	
نور خدا نایب است نه مجر دی باو دیده که در رخ از نام گناه باز	از در مادر اگر طالب عشق مری آب بر تشنه زنده بجزه مری
شعبه بادیه کنی هر دم نیست لعل اگرچه بهر گیشی تیغ جفا بگیرد بن	قال رسول ربنا ما انما لعلی فکری کنی مگر فی عسجد مری
اگر تو این حال فرسوده چمن کنی گذر نقش خودی لوح دل کنی تو را	سوی سر گل بوجده شود بقدری اگر بری بجان دل آه کوی مجر دی
جان دل تو حافظا بسته دایم از دست ای شغل غیبل دم زن از مجر دی	
نوش کن جام شراب مینوی طلسمان بیخ عسجد دل کنی	

<p>سرگشته چند چون چشم دلی کم زنی از خوشیستن لایق منی گردن سالوس و تقوی شکلی جله رنگ آینه ستری و تروانی</p>	<p>دل کتاده دار چون جام فلز چون زجام بخودی رطبه کشی دل بے پر بسند نامزدان و خاک سان شود قدم زنجیر</p>
<p>خیر مجده سے کن چو حافظ نامگر خوشی را در پایے مشوق آگهی</p>	
<p>حاصل زیادت ای بن یکدم سعادانی باطیب با محرم مال در دهنانی در پناہ یک است خاتم سلطانی جد کن که از عشرت کام خوشستانی کو غمش عجب دیدیم مالی پیکر فانی تندی روی جانان سست فرومانی کاین همه بی از روشن عالم فانی حاصل کن کارست کار در پشیمانی بفس غامگی باشد چو عمل رمانی</p>	<p>دقت رعیت دان کن قدر که توانی پیش از از زندی دم من که توان گفت با دعای شیخزان لے فکر و دان سیکر کام بخشی دوران عمر و عوض دارد یوسف عزیزم رفت لب برادران رگ بیروی در مرغانت خون غنای زیند چند عاشقان بشو در طرب بتا بازار ز ابر پشیمان را شوق با در دست خمشکن فید اند این قدر که صوفی</p>

<p>گرفتار غمی از من بکنار سنگین دل از دم در آیدست نیز غم بشادی دست باغبان چون زینجا بگذرم حرامست با دل زنا و کینه پشیمت گرفته دوا شستم لیکن</p>	<p>حال خود بخود بگفتم پیش از صحت نهانی روشنی ببا پیوسته راستی به ارمانی گر بجای من سرش غیر دوست نهانی اگر چه کماند ارت سے بر دیه پیشانی</p>
<p>جمع کن با حسانی حافظ پریشان را لے فکرت گیسویت جمع پریشانی</p>	
<p>هزار جسد بگذردم که یار من باشی و سے بکلیه احزان عاشقان آست دران چمن که تبار دست به تبار چراغ دیده شب زنده دار من باشی چرخسروان راحت به بندگان نازد ازان عشیق که خدین و لم عشق نازد شود غمرا افروشد به صید با نرس سه بوسه گر و لبست کرده زانیکه من این مراد به نیم به هر دو که شیب</p>	<p>قرار بخش دل به تیرا بر من باشی شبه انیس دل سوگوار من باشی گرت ز دست بر آید نگار من باشی انیس خاطر امیدوار من باشی دران میان خدایندگان باشی اگر گستم گلزار زنده دار من باشی اگر آهوی چرتو یکم مشکاین باشی اگر اولسکنه داند از بر من باشی بجای نشکینان در کنار من باشی</p>

<p>من اچھا قضا شہرم جو ہے منی از دم مگر تو از کرم تو پیش من باشی</p>		<p>ہوا خوار تو ام جانان میدلم کیان ما شکر چو دریا بد زار عاشق و مست کعبہ زبده آدم زمین بوس تویت کرد شہر زلفت بنام از کون مجرود است بیشمار عشق و صوفی را بانی بخش کرد در دنیا ہمیشہ شگبیری کرد و خواب پروردگار مولانا زبده ان بون طرین کاظمی است کشاد کار شمشاد قان در ان بزمی بلند است چراغ افروز چشم بزمی زانہ خواب است اسرار زبنت سیدارم کو کشتا کہ کرمند</p>	
<p>ایمان چہ زلفت فریب مید چھا قضا چہ بر مصلحت و اتساع ناگنہ بستان</p>		<p>کہ ہم تادیبیدالی و ہم تہ نشہ سحرانی و ہم چہ چشم تابیا مخصوص اسرار بستانی کہ در حسن تو پیرے یافتہ عطر از بستانی عباد این جن را یارب علم از یاد بستانی کہ از ہر قند نقش از در ان بھا بستانی بلق در حال دل کہ در بھان فروانی کبش دشواری منزل بیاور عہد سانی ندار ایک نفس با اگر کہ کشتا بستانی عباد این قوم را یارب علم از یاد بستانی ایمان شہدیکہ خاطر از این سکین بستانی</p>	
<p>احمد شہید علی مدظلہ العالی</p>	<p>احمد شیخ ادیس حسن الدقانی</p>		

<p>آنکرمی ز سببا گر جان هانش غلانی مر جالبه همه بطاعت خدا را از دانی بخشش از کوشش قانی و چاکرانی دولت احمدی و سحره سلطانانی چشم بد دور که هم جانی هم جانی بعد منزل نبود در سفر روحانی حبذا و جلد بعد او دعبه روحانی</p>	<p>خان بن فلان شرفشاه شهنشاه تراد دیده نادیده با قبایل آریان آورد بر شکن طره ترکانه که در کمال هست ماه اگر بے تو بر آید به ویش برزند جلوه حسین تو دل می برد از تنگ و گدا گر چه دوریم نیاید تو قدح می نوشیم از گل قاسم خورشید عیسی شکافت</p>
<p>ازین باد و زغواهی چراغ دلی از روی که قانون را عالم داد و ستادی از اندهای که بیش از پنج و شصت حکم میسر و روزی خدا یا هیچ حاکم را مباد و نجات بدوزی که با هر دوری نیست اگرین ترک بدوزی که حکم آسان نیست اگر سازد اگر نمی</p>	<p>ازین باد و زغواهی چراغ دلی از روی که قانون را عالم داد و ستادی از اندهای که بیش از پنج و شصت حکم میسر و روزی خدا یا هیچ حاکم را مباد و نجات بدوزی که با هر دوری نیست اگرین ترک بدوزی که حکم آسان نیست اگر سازد اگر نمی</p>
<p>ازین باد و زغواهی چراغ دلی از روی که قانون را عالم داد و ستادی از اندهای که بیش از پنج و شصت حکم میسر و روزی خدا یا هیچ حاکم را مباد و نجات بدوزی که با هر دوری نیست اگرین ترک بدوزی که حکم آسان نیست اگر سازد اگر نمی</p>	<p>ازین باد و زغواهی چراغ دلی از روی که قانون را عالم داد و ستادی از اندهای که بیش از پنج و شصت حکم میسر و روزی خدا یا هیچ حاکم را مباد و نجات بدوزی که با هر دوری نیست اگرین ترک بدوزی که حکم آسان نیست اگر سازد اگر نمی</p>

<p>بجسم علم نتوان شد از سابط به محروم ز نام نه قمری به طرف چو باران چسبست</p>	<p>بیا زاده که جاهل را ز یاد میرسد و زوی اگر و نیز همچون من غمی دارد شبها و زوی</p>
<p>پاستان اردو که از قبل طریق عشق کیری یاد بجاس آید که حافظ سخن گفتن بسیار زوی</p>	
<p>بچشم مهر اگر با من هم را یک نظر بودی ز شوق افتادی بر هم سری دپای بنام اگر برق افکندی از آن روی چو سوز هش مهر آمدی بر من ز مهر نشان و خواب چو لبش گرم در دهنم ز جهان فرصت بودی</p>	<p>از آن سین چون کام بخوبی بپذیر بودی در دنیا اگر تاج من نه از این مختصر بودی مدام از ترگس مستش جهان بپشتو ز تر بودی اگر از در دلی زارم کی روزش خبر بودی مبارک ساعت بودی چه خوش بودی اگر بودی</p>
<p>بگفتی کس شیرینی چو حافظا شهر در عالم اگر طبعی طبعش را ز اعلی ادشکر بودی</p>	
<p>تمام شد دیوان غزلیات حافظ</p>	

ترکیب بند

<p> شایسته که چنان ملک دین است نواب و خاندان ملک است هم نسل شهنشاه زمان است آنان را دلائل سعادت است در ملک جهان بقدر شای در حیات هم قدر او نهفته بیتش میان هند و اسلام </p>	<p> در خور هزار آفرین است گلستان بهستان دین است هم لفت خلیفه زمین است تا بنده چو فروش از زمین است الفات تو کوب یقین است قیروزه چرخ چون گلین است سدایت و یک آفرین است </p>
<p> گلک از کعب دست او ستاد بار شمشیر باز و شش سزاوار </p>	
<p> ای سایه رحمت الهی هرگز بشمائل تو سروی هم چرخ جمال را تو بگری در خسته از خدای پیچون بر نام تو همه کرده گردن </p>	<p> وی غنچه باغ بادشاهی تا رسته ز بوستان شاهی هم برج جلال را تو باری بخت به جاسه صیقلی منشور او امر و نواهی </p>

تمکین تو سے دہ گواہی آوازہ زماہ تاباں ہا	بر سلطنت تو بے شکافت نام تو یقین کہ سے بر آرد
	اگر دون کر لطیفہ بر آرد در سے چو تو در صدف ندارد
لے غزوة دولت از تو خزا ہر شکل و شمال تو شیدا از رستہ مبارکت ہویدا این اسیر نیلگون والا از صفہ ہنرم رواقی خضر ہر نفلہ کشیدہ جام صہبا ز کس ہمہ دیدہ گشتہ عدا لولوے در شاہ گشتہ لالا	لے خلعت ملک بر تو زیبا لے آمدہ نعر و س دولت انوار شکوہ و شہر یاری بر قامت خستہ تو کو تادہ بلکہ رشتہ صدامی صیت عدلت بر شادوی مجلس تو خورشید تا دوسے بہادک تو بسند از ہر قہر ولایت ازین گویش
	در قفسہ تو چرخ آستانے کیوان ہو تو پاس بانے
جز عیش مباد تیج کار ت	تا باد خدا لے بادیا رست

<p>هزار و دویست که در دل آید تو سینی رفیق درینست نصرت که مهاد از تو خالی آراسته چون بهشت گیتی با چرخ پیاست دور دورت جاوید بعون جباه و عورت آسوده چون حافظ از خلفان</p>	<p>ایام نهاده در کنارت تائید ندیم در یار ت در روزم پسند دست یار ت از کوششش تیغ آید یار ت تاده هر بجاست کار کار ت یاد اتمه چیز برست یار ت در سایه نجست کار کار ت</p>
<p>کارت همه حفظ ملک و دین باد تا باد همیشه از چرخ پیوست باد</p>	
<p>ما سپی چه تو آسمان نداز با سگی تو آفتاب ویم از حسن تو چون کنم عبارت حیران شده ام که هیچ وصفی مرغی که شود تو کرد پرواز هر دل که ز جان ندارد دست</p>	<p>سر که چه تو بوستان نداز نیک است ولیکن آن نداز که هیچ صفت نشان نداز در غرور و رخت بیان نداز دیگر سر آشیان نداز میدان بهشتین که جان نداز</p>

<p>از جسمی دل کد ام تیرست چشمت نظر بمانند آفت منظم رهنش است و از نا</p>	<p>کاپوش تو دلیان غدا ست و سدر جهان ندارد پردای شکستگان ندارد</p>
<p>سلطان زمانه ناصر الدین شد مقصم بعتر و تمکین</p>	
<p>ساقی اگر تیرست سجاده و خرقه و خرابات اگر زنده دلی شکرستان باد در آبرو سے در مان اسرار دل ست در عشق سلطان صفات بیت پرورش مردم نگران بر دلیش حافظ ز عین تو پندار</p>	<p>جز باد میار پیش باشی بفرش دیار چرخش گلشن جان صدای یاس کوئین نگر ز عشق لاشی بہتر ز ہزار حاتم ہے ہے آمد و خلق شہر از پیے وز شرم روان عافش ہے آخر دل من شکستہ تاکے</p>
<p>باد و عین تو یار یا بشم وز عیش جان کار بشم</p>	

تزیین بند

ایں بود وقت که چندی باری تا چند بدست عسکرم پاری بز شیشه گلی بهیست باری تا چند گنجی جفا بخواری کردم من خسته سازگاری دست از ستم جفا باری بر عاشق خسته جفا آری	ایس واده بیاد دوسته ادی آخرو دل ریش در دمندم از زلف تو حاصله ندیدم ای جان عسکر زیر بغض فغان چر پند که سوخته بجو رم گفتم گمرا از سر ترشتم چون نیست امید آن که دوزی
آن بکره صبر رخ نتابم باشم که مراد دل بیابم	
در ده دوسمه جام عاشقانه از دست مرده می مفاد مرغان چمن ز آتش چانه گمذار زلف و چپانه چون خود بسوز دل ترانه	ای ساقی از ان می شبانه تا در سر من ز عقل باقیست برداشته اند صورت و آود ای مطرب با تو نیز یک دم برگویی بیاد وصل جانان

می نوش تو خا فضا بشاد دیرست که آتش غم دل چون نیت به پیگو نه پسیدا	آچند طوری غم زان در سینه می کشد زبانه در ایام مسراق را کرانه
آن به که ز صبر رخ نتالم باشد که مراد دل بیاللم	
در سخت عشق اگر بگیری بیک دل ماه و خورشید پیوسته گمان ابرو نش نتوان به سلم نوشتن شوقش بچشم عشقتم ارچه طه سلم دارم سحر که بچو حدی چون کرد زاده سستگار	من دل ز غم تو بگیری اگر و س فلک رسد نفیرم از غمزه ای زند تیرم اگر پیر فلک شود و تیرم طفل غم عشقتم ارچه پیرم بشنیم و پیشش گیرم دور از تو به بند غم گیرم
آن به که ز صبر رخ نتالم باشد که مراد دل بیاللم	
ای غیرت ابدان ملتاز	برق ز رخ چو سپهر انداز

<p>باین ز سر جهان بگفته ای دوست زو که ز رویه تا خود چه بود مرا سر انجام سر ای سر و او بر باد در آتش عشق و محبت غم حاله چو نسیه بد مراد</p>	<p>خیزم و تو پیش گم باد شد فاش بیان مراد از در عشق چه جبر کرد آغاز هر که بستم تو گشت باز سے سوزد لاچر و دمی ساز پوسیدن پای آن سر از</p>
<p>آن که ز صبر سرخ تنایم باشد که مراد دل بیایم</p>	
<p>آن سر و منبر گل اندام باز ای که جبر جانگدازت از دانه خنال و دوام زلفت چون کام نشد سببی حاصل بایم غم فراق حاله جز محنت و درد گویا نیست مقصود و جود و حفاظت</p>	<p>از عارض تو محبت به شام نمود از دل من شاد و آرام من غم دل من فتاده و درام قانع شده ام جبر ز کام تا خود بجبار سر انجام دور از تو نفیسم بنایم جز صحبت یار و باو و جام</p>

کلام و علم از قوسه و دلا دارم	حالی چو لے شود مهیتا
آن بکر ز صبر سرخ نتالم باشد که مراد دل بیایم	
امید دل امید دارم سوز عشق نت سازگارم یک باره ز خویش پرکنارم عمر بخت اقی میگذارم طوفان سربکب اشکبارم من دست زدا منت ندارم کلام دل خسته نگارم	ای راحت جان بهیست لرم شادم بهیست که در همه حال تارفته از کنارم ای دوست در آرزو وصال جانے اشتب بگذشت فواید ز دوش تا مرگ نگیردم گریه بیان چون پیچ نشد بسی حاصل
آن بکر ز صبر سرخ نتالم باشد که مراد دل بیایم	
عشق تو ایس و عمرم دل لعل تو یکن جانم دل چون چشم تو گشت حاکم دل	ای ز نسیم علم تو مرهم دل ز لعل تو کست بگردن جان ابر بے تو بود دشمن جان

<p>او در دل او آوارا نشین نزدیک شد آنکه من بپوری حافظ چه شود اگر بیایی بدن ملک وصال او نگوید</p>	<p>اما علم او صحت است و علم دل گیرم سیر غریبش بی علم دل نور ز حضور عالم دل آسان آسان بی علم دل</p>
<p>آن به که ز صبر رخ نتالم باشد که مراد دل بیایم</p>	
<p>سایه نامه</p>	
<p>سفر تنه دارد و گرد و زنگار ای نام از دور گردون گفت فریب جهان قصه روشن ست دلا در جهان دل بسته زینهار همان مرحله است این بیابان همان منزلی است این جهان خراب کجای پیران لشکر کشش ز تنه است ای جان و کاش بیای</p>	<p>من و مستی و قنیه چشم یار و نیست در روی جمال گرفت بین تاج و زینت آبتن ست که کس بر سوزن گیرد قرار که گم شد در و لشکر علم و تو که دیده است ایوان از سیاب کجا شدیده ترک خسته کشش که خاکش ندارد کسی به پای</p>

چه خوش گفت جشید با تاج و گنج
 مفتی بجائی نگذاشت آب و رود
 بستان زبیر سر و دست فرست
 مفتی زن چنگ بر از غنود
 مگر خاطر مباد آسایش
 مفتی زن خسروانی سسود
 که از آسمان قرده فرصت است
 مفتی نوله طرب ساز کن
 که بار خرم بر زمین دوخت پای
 مفتی ازین پرده نقشه برآر
 چنان برکش آونگیلیر دای
 مفتی دوت و چنگ را سازد
 ربه زن که صوفی بحالت رود
 مفتی بیا امنت چنگ نیست
 غنیدم که چون غم رساند گزند
 که یک جو نیز دوسر که سپنج
 سیاد آور آن خبر وانی سرود
 بیاران رفته در و نه فرست
 بر از دلم منکر و نیاسه و دن
 که شود در غنیم باوی آلاش
 بگو با حریفان با دانه رود
 مرا چهره عاقبت نصرت است
 بقول غزل قصه آغاز کن
 بضر بر اصولم بر آور زیل
 بهین تا چه گفت از هم پرده دا
 که تا سید چنگ بر قصه آوری
 بیاران خوش نمده آوازده
 مستی و ضلش و االت رود
 کف بر دهن زن گرت چنگ نیست
 خروشدین دوت بود سودمند

معنی کجائی کہ وقت گل است
 همان به که غم بچویش آوری
 معنی بسیار خود را ساز کن
 بیک نغمه در دمر چاره ساز
 معنی کجائی که لطف کنی
 برون آری از فکر و دین م
 معنی کجائی که زانے بزن
 پیروز آمد شدن عالم زانے
 معنی بگو قول و پروا ساز
 تو بنمائے را و عرقم زد
 معنی بیابشند و کار بند
 چرخم لشکر آرد و بار صفت
 معنی تو سب مرا محرمی
 منے دور کن در دلت اگر غمت
 معنی کجائی بزن بر بطن

زمیں چمنها پر از غفلت است
 دم چنگ را در خروش آوری
 تو آئین زانے نو آغاز کن
 دلم نیز چون خرقة صد بار ساز
 زانے آتش در دلم آتش کنی
 بھسم بر زنی کار و بار غم
 بیگانه آئی او دو تائی بکن
 گدائے بس به دشت هفتی
 که بیچارگان را توئی چاره ساز
 که بکشایم از دیده حد زنده رو
 ز قول من این بند و اسپند
 ز چنگ و رباب و ز نای دنی
 زانے بنے زن دم بهی
 دے پیش آنا بلز عالمیت
 بیاراقیا پر کن از منے بطن

که با هم نشینیم و میله کشیم
 مستی ز اشعار من یک غزل
 که تا وجد را کار سازی کنم
 اقبال دایره پییم و غمت
 که نمکین از رنگ شاهی ازوت
 زرق و برق دل دویدم مقبلان
 جهان دار و دین پرور و تابور
 چسبیده دهم شرح آثار او
 چه قدر روی از صحرای جنت پیش
 بر آرم با حسنای دست دعا
 که یارب آلا و نه مای تو
 بحق کلامت که آمدتیم
 که شاه جهان با دین و زنجرت
 زمین تا بود مظهر عدل و جور
 خدیو جهان شاه و مصلحت

دس خوش بر آیم و طبع کنیم
 با رنگ چنگ از اندر عمل
 برقص آیم و خرده بازی کنم
 بهین میوه خسر وانی درخت
 تن آسانی مرغ واهی ازوت
 ولی نعمت ملک صاحب لاف
 که در تخت جم گشت بازی و فر
 که عقل ست حیران در طوطا
 سر از دم از غر و تشویر پیش
 کنم زوای در حضرت کبریا
 با سرای اسما حسناست تو
 بحق رسول و عیسی علیه السلام
 اقبال بهار و تاج و غمت
 فلک تا بود مرتع جدی و شور
 عمارت من از خاطرش دریا

<p> بمقامه لایع خسرو کین بمصوریت و بجان رفت نام فریدون شکوہی دایوان بزم فلک اگر در صحن چون توت نہنہا خراجت دہند از فرنگ اگر ترک ہندیت و گروم چین ہمایست چہرت ہمایون نظر بجائے سکندر بہان سالھا چو دریای وصف نزار و کنا ز نظم نظامے کہ چرخ کون بیارم ہ نقضین سہیت متین از ان بیشتر کاوری و ضمیر از ان تا زمان از سپہر بند </p>	<p> شجاعے بیدان دیا و دین کہ منصور باشی ہر ادا ما مہمتن نیروی ہمیدان بزم فریدون و ہم راضی کن نیست کہ ہراج با جت فرستد زنگ چو جم جہلہ دایے بزمین کہ دار و بیطادین نہ پر بدانا ولی کشف کن حالھا نشان را کنم ہر دما و تما ندارد چو او سپح زیبا سخن کہ نزد حسن ویر زوہرین ولایت شان باش و آفاق بفتح و گربش فیروز مند </p>
<p> از ان مے کہ جان دار و ہوش باد مر اشراف و شاہ را تو شش باد </p>	

بیاساتی آن آید آتش خورشید	بمن ده که تا یام از غم خلاص
فریدون صفت کاویانی علم	برافرازم از پستی جام حج
بیاساتی این نکته بشنوزنی	که یک جرعه می بزودیم
دم از سر این دیر دیرینه زن	صلای بشا بان پیشینه زن
بیاساتی آن کیمیا قوچ	که با گنج تارون در غلغ
بده تار و پود کشا بسند باز	در کامرانی و عسپر دراز
بیاساتی آن ارغوانی قدح	که یابد ز فیضش لاله جان فوج
بمن ده که از غم خلاصم ده	نشان روزیم خالصم ده
بیاساتی آن که جان پرورست	دل خسته را بچو جان درخوردست
بده که بهان خیمه بیرون زخم	سراپرده بالا که گردون زخم
بیاساتی آن که حال آورد	که امت فستادیکال آورد
بمن ده که بس بیدار فدا دهم	وزین هر دو بجا اصل انقلا دهم
بیاساتی آن آید این شیره نو	که گرشیر نشد شودیش نو
بده تار و پود بر فلک شیرگیر	بهم بر زخم این گزگیر
بیاساتی آن که بر ستورست	که اندر خرابات دارد

بہن وہ کہ پر نام خواہم شدن	مرد سے و جام خواہم شدن
ساقی نامہ	
بیاساتی آن سے کہ جو بہشت بدہ تاجیو سے بر آتش کسبم بیاساتی آن سے کہ تیری کند بدہ تاجیو ششم یاد کئے بیاساتی از سے ندام گرم گیر کہ از دور گردون بجان آدم بیاساتی از کج دیو مغان ورت شیخ گوید و سوسے دیر بیاساتی آن جام صافی صفت بدہ تاصفا سے دردن آدم بیاساتی آن آتش تابناک بہن وہ کہ در کیش بر زبان ست بیاساتی اکنون کہ شہ چون بہشت	عجیب پاک دران می سرشت و باغ خرد را دے خوش کنم با باغ دلم مشک بیزی کند کہ هست از غمش در دلم خون بیک جام باقی مراد ست گیر روان سوسے دیو مغان آدم مشدور کا تجارت کج روان جو ابش چہ گوئی گوشت شیر کہ بر دل کشاید و بر معرفت دے از کہ ورت بر دن آدم کہ ز رفت پیچیدیش نیر خاک چہ دنیا پرست و چہ آتش پرست ز روی تو این بزم غیر سرشت

خدا لجام لاشش فیء بجناس	گداز غنیمت بودنی بساح
بیاساتی آن جام با قوتش	که هر دل کشاید در وقت خوش
بدین نصیحت ز من گوش کن	جهان جلاصفت می نوش کن
بیاساتی از میوت الی عمر	بین و نرس کن گدالی عمر
که عی بر باقی بهیض نرایت	در سه اهرم از غیب بکشاید
بیاساتی از به طلب کام دل	که به سه ندام من آرام دل
گزار هر جان تن صوری کند	دل از سه تواند که دوری کند
بیاساتی امین چه باشی که مهر	پراشت رکت خون ریز بغیر
درین فو نشان عرصه رفیقیز	تو خون صراحی با عصاره ریز
بیاساتی از من کن سرکشی	که از خاکی آتش نه از آتش
قدح پر کن آدمی کمی خوش بو	نخه صفا که صافی و نفیس بود
بیاساتی آن راجه ریحان نسیم	بمن ده که نه زربان نه نسیم
زر سه را که بیشک تلف در پست	بمی ده که درمان دلها می ست
بیاساتی آن باد لعل صاف	بدنه ناکی این شید و زور دلان
و هیچ خرقه معلوم عام	بمی نه کن هر دو داد و استلام

بیاساتی آن باد و روح بخش
 تهنیت صفت رو بیدان کم
 بیاساتی از من برو پیش شاه
 دل فیروان سکین بکس
 بیامانی آن سے کران جام جم
 بن وہ کہ بشم بتائید جام
 بیاساتی آن جام پر کن زے
 بستی ران در اسرافت
 بیاساتی آن سے کر کش جام
 بدہ ناگویم با دانه
 بیاساتی آن سے کشای دہ
 بن وہ کہ تا گرم از عیب پاک
 بیاساتی آن جام چون مهر و
 چو شد باغ روحانیان مسکنم
 بیاساتی آن جام چون سلیمان

بدہ تاشینم بر پشت خوش
 بکام دل آنگہ جلال کنسم
 بگویش ز من کاے شرجم کلاه
 پس انگاہ جام جهان بین بکس
 ز غلامنا بیسمانی اندر دم
 چہ جسم آگہ از سستہ عالم تا
 کہ گویم ترا حال کسری و کس
 کہ در پی دی راز توان گفت
 بکینہ و جہم ستر سہ پیام
 کہ جہشید کی بود کاؤس کے
 بساکی آو دل گواہ دہ
 خوام بشارت بہ پیر و مناک
 بدہ تازم بر فلک بارگاہ
 در خیابان آفتاب سستہ تنم
 کہ دل را بفرود سن شد و دل

<p> چشم کن و کنج حکمت بین و جام پایا پی مرست کن بمستی گویم سر و دشت بینی در آن آینه هر چه هست دم خسروی در گدالی زنی ز چرخش دهنه هر آواز و زنی گوشتش آید هم از لفظ و ز سستی بسالم مسلم کشیم ز سستی آید بر آتش چشم ز نیم چه فرصت نباشد در که خوریم بنیم طرب با هم نیز خوشمند بر فتنه و بر دهن حضرت بخاک ز ایام عمر آنکه به روز کیست </p>	<p> به شمع ده و درو سے دولت بین بیایانی از بادا سے کن چو شمع کنی از سے به عشت اگر به چو جسم جام گیری بست بمستی در پار سالی زنی اگر حافظه چو ستانه سازد سر بناسشیر صبح از طبقه سے نو بیات آخر در استلم در کشیم ز جام و مادم و سدی ز نیم یکا مروز با کید گریه خوریم که آنها که بزم طرب ساقند ازین و آنکه دیر با سے سخاک این تخت فیروزه فیروز کیست </p>
<p> در دنیا هر آنکه که بر باد شد خشک آنکه که از عالم آزاد شد </p>	

<p> بعد ساقیای که تا دم زینم سبک باش در ظل گرافم ده که این چرخ و این انجم آبنوس بسته کوزه کوش بپشت پیل جز این مرکز هفت پرگار نیست تو در خانه معشوری شست برای کاشش طاق خضر نشین به ساقی آن آبرو آتش نشان که در آتش ست این دل زخم که فیروز سترخ منوچهر بچهر نوشته ست بر جام نوشیدان اگر پوزالی و گر سپهرال زمن نشسته بر آمو زنگار که این منزل دو جای هم است به ساقی آن لعل با قوت رنگارنگ </p>	<p> تسلم بر سر هر دو عالم زینم و گر فاسخش نتوان بختم ده بسته یاد دار و دیو برام و طوس زودش بنا کام طبل جیل جز این هفت پرگار پرگار نیست که او مانده است مگر بگذر بمبستر لگرجان نشین گریز از ان پیش کن مانیابی نشان همانا که آبی بر آتش زخم مشنیدم که در عهد پوز بچهر که بفرای از جام نوشیدان پستان نالی شوی پایال کنن تکیده بر گردش زنگار درین دامن شادمانی کم است که بر دانه لعل با قوت رنگ </p>
--	--

<p>روان در دهان می چو آب بمان شده مانند اینچا نشسته نشاد کدام ست جام جم و جم کجاست که میدانند از فیلسوفان سحر چو سبب عدم گام برداشته اند چو بندی دل اندر پیچی سرشته درمان بستن دل ز دیوانگیست درین دارشده رینیابی تو گام</p>	<p>آه سپردان کافیه بر عیان فرستند و از کس نکرند یاد سیلان کجاست و خاتم کجاست که جنبید که بود و کادوس که درین فقه جز نام گذارشته اند که چون گذری بازمانی بجای با و آشنائی زریگا نیست نبال محبال و مقام مقام</p>
<p>بر وسط کن این وقت طوار را قلم در کش این وقت پرگار را</p>	
<p>بره سانی آن آب آتش خورش بدین صفت زبانی شمشیر و اق درین ده گریه سیاهش دشتند اگر عاقل نیستند دیوانه شو دم از دل زنی دردی در کش</p>	<p>کران بلکه ایام ز آتش خلاص قران زو یک جام می چو طار که پیران دور آتش گشتند مرز آید در دنا که سینه شمر دم گرم خواهی دم سرکش</p>

پیکار و انان پیشیا وزن	ره در دوشان شمار زن
مشوقی بد این در خاکی متناک	که ناگه دهم بارت چنناک
باده ساقی آن جوهر روح را	دو اسب دل ریش مجروح را
که در روان چو جام از کفتم رنج	اگر عالمی باشدش زان چو سو
چو بنیاد عمرست ناپایدار	بهد این نفس را غنیمت شمار
کسی را که دستت رسد و دیگر	که دست را همان باشدت دیگر
سست بر داد گستر که ناگه برود	اگر ای برادر که با خود چو برود
تو نیز از کار می جهان بدو	چنان که می بازی بدو
همای نیاید کس از نینداید خاک	که بر خاک نشسته از دوش خاک
این هست سبز چندین مسناز	که هم هر ه باز است و هم هفته باز
باده ساقی آن اسب افشرد را	بیا زنده ساز این دل شرد را
که هر باره خسته که بر نظر است	سیر که قباد و داسکندریست
هر آن گل که در بوستان بود	سیر عارض دستمان بود
هر آن شاخ سرخ که در گلشن است	قدرد لب زلف بیین تنیست
شندیم که شوریده می پرست	بختی از میگفت و جامه برست

گویا باین کسے زرشان
 بخون شام وین شست
 که هر کس درین دگر گردان
 بره سائی آن تخ شیرین گوار
 که داد که دار سله آفاق بود
 چه زین مار شسته برون جفت
 اگر بوشندی بیاباده منش
 که این غزل آهوشی نفس
 در خاک روان بچشانه کوب
 اگر آید آتش خداحت و
 بجای برون آوزد زخویش
 که حافظه در عالم جان رسد
 من از آنکه گروم بستی پاک
 بیاوسته از چو بتا کم کشید
 تبسبز اباته شکم سپید

این سوره مین و دان و دان
 بخونک خدان مین شست
 ز گردن دروش پازخون
 که شیرین بوداده از دستیا
 دیار ندگی در جهان طاق
 بنوش بگر گور تا بون جفت
 چونوشی دے باد آبی بوش
 بنفشه ازین دانه درام
 رو سفردشان بچشانه کوب
 بستی ز بستی خلاصت و
 بوحش ز بی پرده افتد زشت
 چهارده و برون شجایان رسد
 باین مستان بریدم خاک
 بر او ز اباته خاک کشید
 پس از نگاه بردوش تم نمید

میرید و را تم جز باب	میرید و را تم جز شراب
تناهد بجز مطرب چنگ زدن	ولیکن بشیر طیکه در مگر من
تو خود حافظا سرستی شتاب	
که سلطان نخواست از خراج از خراب	
مستغنی	
مرا با است بسیار شمشانی	الا اے آهو خوشی کیانی
دور راه اندر کین از پیش از پس	دو تنها دو دو سرگردان بکین
مرا دے ہم نجو نیم از تو اسیسم	بسیا حال یکدیگر بد اسیسم
چرا گاهے ندارم خرم و خوش	که می بینم درین دشت مشتوش
فرستیق بیکسان یا غریبان	که خواہ شد گوئید اے حبیبان
نہیں ہمیش این رہ سر آید	مگر خضر مبارک پے در آید
کہ فاطمہ لاتر نے ف و آید	مگر وقت عطا پروردن آید
ہمیکشت این مستی با تو نے	کہ روزے رہ رہے در سزائے
بیاد اسے ہنہ گردانہ داری	کہ اسی سالک چہ امانہ داری
وے سیر غمیا یہ شکارم	جوابش داد و گفتاوانہ دارم

بختنا چون بدست آری فلانش
 چنان سحر و دان کار دانی
 مدہ جام می دپای گل از دست
 لب و حشمت و بر طرب جوئے
 بیاد و فغان و دستاران
 چو مالان آیت ابرو ان پیش
 مگر و آن سحر دم دیرین مدرا
 چنان حیرت و فتنه چدائی
 برقت و لب و خوشبختی خرم کرد
 مگر فتنه بارک سپے تواند
 نیاز من چو وزن آرد بدین ساز
 تو گوهرین و از حسره و گداز
 چون ای ملک آرم تجستیر
 مقامات بیعت گوین مست
 دوران را با خود در هم نشینند

که او خود بی نشان ستایش
 و ملک دید و میکن پاسبانی
 دے فاضل شاز و جرج بدست
 لم استیک و باغ و گفتگوئے
 تو افق کن تو با ابرو چار ان
 مد و شش ز آب وین و خوش
 سلمانان مسلمانان تدار
 که گوئی خود و بنده استانی
 برادر ابرو و سرک چین کرد
 که این تنها آن تنها رساند
 که غور شنید غنی شد کسیک و
 ز طرز سے کان مگر و شوهر گداز
 تو از خون و استلمی پرس تفسیر
 که حکم انداز و چرخ و دیکر
 و زان تنگی که حاصل بختند

بیاد رنگت از آن طیب امید	شام جان مشک از جادو
که این نافه ز چین چپ عورت	نیز آن آه که از مردم نفور است
درین دای ز بانگ چنگ بشنو	که صد غنم و غنم مظلومان یکدیگر
پیر چشمت را از اینجانبوزند	و این کوکبان آتش فروزند
سخن گفتن کرایست اینجا	نقالی اندر چنانست اینجا
برو جان فدایین معوض منم	
سخن کوتاه کن و اندر عسل	
در این نقطه عمارت	
اگر آن مستدر می بداند	شب نختند دوز نشاند
تا که ساز از چوبه بگوید کند	پاس بانان باد نشاند
پایه هر خسته و کینه ترک	نشانده سخن براند
قطعه	
خسرو ادا دگر شیر و لاجر کفت	ای کمال تو با جمیع هنر زانی
و آفاق گرفته و مملو طرب کشت	صیبت مسعودی و آواز نه طانی
گفته باشند گرت هم غیب عالم	اینکه شد روز نیر میو شب ظلمانی

<p>در دو سال پنج پند و ختم از شاه و وزیر دوش در غراب چنان دیدیم که کمر بسته بر آغوش او ستر من جویند پنج تیر و پنداش این جناب که چیست</p>	<p>همه بر بود یک دم فلک بچه گانی گذشت او بر جلیل ششم نیسانی تو بره افشا بدین گفت مرا سیدانی تو فرماید که در هم نداری ثانی</p>
<p>پادشاه لشکر تو یقی بر او تواند با چنین جاه و جلال ز پیشگاه سلطنت با فریب این خم رنگارگون میل تمام آنکه ده با هفتاد و نیم آورد پس دی کرد</p>	<p>خیزگر جسمم شمع چنان زده میکنی آگهی و خدمت دهاست از گیسویی کار بردن مرا و جبهه شمشیر میکنی فرصت باد اگر بهشت و نیم زده میکنی</p>
<p>سال خال خال طالع حسن نسل و نیت سال خرم خال نیکو دل افرمال خوش</p>	<p>با دست اند هر دو گیتی بر قرار بودام اصل ثابت نسل باقی تخت عالی است ارام</p>
<p>شاه پیشتر از بهرستم رسیده است خوش افتاد پاک معنی و دودون و لهریب</p>	<p>رضوان سر برید و دوش و پیل سو صاحب خیل نازک خوب و لطیف گو</p>

<p>اقتم درین سراج زهر چو آمدی اکنون ز صحبت من مجلس بجان رسید</p>	<p>گفت از بجز مجلس شاه و غریب چه تو بخشیش نه این کام و نش بجز</p>
<p>در شکایت قاضی حاکم گوید</p>	
<p>آن کیست تا بحضرت سلطان او کند زنده نشسته بر سر سجاده قضا آن زندگفت چشم و چراغ جهان منم ای قاضی زان زهر خدایکوسه شاه او امار که مقول من یاد</p>	<p>کوچه چرخ کم شتر و کربس پدید خیزد و گریته سروری رسید آن چیز گفت همچو من در جهان کدیه با آن شمع که دولت او باو برزید گرد و روزگار تو فسال باری</p>
<p>ایضا فی الشکایه</p>	
<p>دل بندای جان من بجز شاه وزیر رو تو گل کن نیدانی که نوک کاک من شاه هر روزم ندیدی سخن صد لطف کرد کارشالان بخینین باشد تو ای حلقه طارخ</p>	<p>کس نیداند که کارش از کاخ او گذارد نقش هر صفت که زورنگ و گریه قنار شاه زوم دید و درش گفت و بچشم زد داو و روزی سان توفیق نصرت خان کرد</p>
<p>ایضا</p>	
<p>اقتد شعری ز بخت شکر راست</p>	<p>خوان غیرت بطرز کعبه انزال شد</p>

باد او افش تیغ کیمی بیات گفت	نکاش لب که مشکو آب زلال شد
آکس که کور زاده بود بر غیش	کے مشتری دلبر صاحب جمال شد
در تقاضای وظیفه فرماید	
بسمع خواجہ سان ای قیامت شناس	بشکوے که دران ایچی بسیار باشد
لطیفه بیان آرو خوش بخند افش	بنگنه که دلش را دران رضا باشد
پس ایگے دکر م آن قدر برین لطف	اگر که طیفه تقاضا کنم رد ایا شد
فی الشکایة	
ز دانش مطلقا بی بهره باشد	که از دنیا بشادی بهره جوید
بود از شرب شادی حاصل دگر	که جلاب طرب از دهر جوید
کے چون نوشدارو جوید زهر	که امین نوشدارو دهر جوید
ایضا	
بیل اندر ناله دگل خنده خوش میزند	چون نشود دل که دلبری آتش میزند
ناخوشه بادید لم نکلن او شمشینه پیش	من غلام مطریم کار شمش خوش میزند
ز اهل از تیر زنگانش مندر کردن چو نو	ز خیم پنهان چون بادی کمان خوش میزند
ایضاً	

<p>روح القدس آن سرودش فتح سیکنت سحرگهان کیارب برسند خردی بسا نادر</p>	<p>از قبیل طارم فرج دولت و شملت محمد منصور مظهر محمد</p>
ایضا	
<p>تو نیک و بد خود هم از خود پرس ز بد و ز باش و بیکی بکوش چو دانی که روزی نهدت خدا و من تین الله یعیل له</p>	<p>چرا و کسے بایست محاسب کمن عسر ضائع بهود لعب مدار از طمع قلب را مقلب و زرقه برن خشت لایق شیب</p>
ایضا	
<p>گوشش توش شب شبی نه اور داد که لے عزیز کسے را که غایت نصیب باب زرم و کوثر سفید نتوان کرد</p>	<p>ز حضرت احدی لا اله الا الله یقین جان که نیاید زنده و جاوید الکیم بخت کسے را که بافتند سایه</p>
ایضا	
<p>آن حبه خضر و غر که بودی سکر و می آن وزه که اعضا را در دلو لاندازد</p>	<p>هر کو بخورد یک جو سبب زنده میسرش یک ذره و صدستی یک خیه و صد عمرش</p>

در کلمات بدقولان گوید	
سگ بران آدمی شرف دارد این سخن را حقیقت باید آدمی با تو دست در دلم چنین باشد که سگ وفادار دارد	که دل فردمان بسیار دارد سگمانی بدل منبر و آید سگ ز بیرون آستان بخورد و آدمی دشمنی رود دارد
فی اشکایه	
ساجده و دشمن باده فرستاد لعل و یاقوت جام او گونی قطعه پیشین او فرستادم	آن خطا این خطا سبب ارزد که شک و رقاب سبب ارزد که بعد چشم شتر سبب ارزد
ایضا	
ای باد صبا اگر توانی از من خبر ببر بسیارم می مرد ز شتیاق و نیازت	از راه و دست و همسایانی که گویفته بود ز زبانی ای بی تو حرام زندگانی
ایضا	
شراب لعل مرقع جام گفت کن	چهار گوهرم اندر چهار پایه دام

در دم بر تاج و تیشیق در شیشه	سپیل در چشم و آفتاب اندر جام
مر احرام که گوید که وقت خوردن من	حلال زاده برون آید از تاج حرام
در شنگایت فرماید	
ای معراج علی چه پرت از جد و حص	دی تیز فاشا میمون اخترت از زرق و دیو
از زرگی که روا باشد که تشریفات را	از فرشتہ باز گیر و واسطه بخشد بدیو
مطایب	
سرای در سه و بحث علم و طاق و دواق	چه سود چون دل و انا و جیم جانیست
سرای قاضی زردار چه نال و غصه است	خلاف نیست که علم نظر و انجانیست
فی الوعظ	
ای که از روزگار سے طلبی	فرج و عیش و خرمی و طرب
فکر مال و منال و شمت و جاه	همه بگذار و ساعی بطلب
فی الاستارینج	
بروز کات و الهی از جادی الاولاد	بسال ال دیگرون جاعل الاطلاق
خدا یگان سلاطین مشرق و مغرب	خدیو کشور طفت و کرم بهجت اتی
سپهر حلم و حیا آفتاب جاه و جلال	جمال دینی و دین شاه شیخ ابراهیم

گذاشت عرصه میدان خود بیخ عدم	نهاده بل احباب غیش دروغ فراق
ایضا	ایضا
بر در پشته سادس ز ما و فرجه	بسال به همد و پشته از جهان ناگاه
ز شاه و سعادت باغ دشمن رفت	وزیر کامل ابو نصر خواجسته شد
ایضا	ایضا
آهسته خیزان جان جهان توران شاه	که درین فر ره جزو اند خیرات گشت
ماوت مته بهد از ما و صفر کافیه دال	که نگلش شد دامن خانه پر و دشت
آه که بلیش سوخت پیسته دهن گوی	سال تارنج و فاش طلبید میل بهشت
ایضا	ایضا
سرور ابل غسنا لم شمع جمع انجمن	حاجبیا بقران حاجی قوم الدین حسن
هفت مئه خاد و چار از بهرت خیر البشر	هر را جز از ارکان دما را غرض وطن
ساقس المبع الاول اندر نیم روز	روزی آویسته حکم کرد گاه و دامن
نرخ زوش کان چای اسکن قدر بو	شد شود از بهشت آزاد و در محن
ایضا	ایضا
مجددین سرور سلطان آهنا انیل	که ز ککلبان او درش از شرع نطق

تاریخ هفته نبوه از ماه ربیع الثانی گشت رحمت حق منزل اوده ان گم	که بران گشت این منزل بی غبطه و شوق سال تاریخ وفاتش طلب از رحمت حق
ایضا	ایضا
رحمان لایمت جهان پادشاه را جانفش غریق رحمت حق کرد تا کند	دید آشنایان کن و غم شمل خیر الیقوت تاریخ این معالیه رحمت لایمت
فی التاریخ	فی التاریخ
عظم قوام دولت دین آنکه برادرش با آن وجود حق خلقت زین خاک رفت تا کس امید جو ندارد و ز کس دیگر	از بهر خاک پس نود سه خاک وجود در ضعف مادی القدر از حد وجود آمد حرف سال وفاتش امید جو
ایضا	ایضا
بلبل و سر دامن یاکون لاله و گل خسرو روی زمین شاه زمان بخت محمد بست و یکم ماه جادی الاثنی	هست تاریخ وفات هفت سنبل لال که به طلعت اذان از دهن بدگل در سپین بود که پیوسته شاد از بدگل
تاریخ وفات قاضی بهاء الدین و گردان	تاریخ وفات قاضی بهاء الدین و گردان
بهاء الحق والدین طالب متوا	امام شمس و شیخ جماعت

<p>چو میرت از جهان این میت می خواند بطاعت قمر بدیند و چو این یافت برین دستور تاریخ و فاشش</p>	<p>برای فصل و ارباب براعت قدم درنگرت هست مطلقا برون شدا حرفت قرب طاعت</p>
<p>آن میوه بهشتی کام بهشت اسی جان نارنج این حکایت گراز تو باز پسند</p>	<p>در دل چرا گشتی از گشت چه بهشتی بر سبزه اش فروخان رسیده بهشتی</p>
<p>برادر فاج طالب طالب شاه بسوسه روضه رضوان روان شد خلیل مادرش پیوسته بخوان</p>	<p>امام سنفت و بعد از مامش پس از پنجاه و نه سال از مامش وز انجا فخر کن سال و فاشش</p>
<p>صباح به بهر وسوسه ربیع اول سال به قصد و قصه چو از بهر درین دوره و بهشت کجا و بهر</p>	<p>گر گشت فرقت آن که بهشت عالم چو آب حل بشد ماین دقیقه شکل کنون که عمر بیا ز بهر رفت بجای حل</p>
<p>فی الحقیقه</p>	<p>فی الحقیقه</p>

<p>دلا دیدی که آن منبر ناز غوغا بجای لعل سیمین در کنارش</p>	<p>چو پند اندر خشم این طاق نیکین فلک بر سر نهادش لوح سنگین</p>
فی الحکمة	
<p>دست در طلب بال جهان کردم سی عوض هر چه فلک داد بین باز شد عوض ایستاد و از بالی زبانه داد بعد ازین یک نفس زود ملک و جهان گنجه یافته ام در دل ویران هنر بعد ازین هر چه رسد زبده یک لحظه حلقه</p>	<p>تا با خبرم شد که ز نقش ضررست فلک فایده مندر یاد دانی چه سرست اندوخته کنون از همه غمها ترست نقد و شتم که بچشم دو جهان مختلست گرچه بگویم نیست تغییرم که سراسر ترست غم خور شاد بزی زانکه جهان در گذرست</p>
فی الصیحة	
<p>هر که آمد در جبهان پر ز شور در ره عقبنی است دنیا چون پی دل مندر این پل پر ترس و بیم ز دایمی سنی این کجاست پیچ دور باش از دود تنی مال جاه</p>	<p>ماقت بیایدش ز تن بگر بے بقا جانے و ویران منزلے بر گریه ساز و مشوا بجای خشم است چون دیر اندازی نگر زانکه مال تو رو چاهت هست چاه</p>

<p>طوای امتداد آخر اندر هم گور یک زمان بیکار نشین گفت از گدا و شاه دوز بر باد پیر از سر اخلاص الحمد و بخوان</p>	<p>من گزستم غرقانی بهرام گور گردی گوری کور می گفت بچه کس نیست زین منزل گزیر لے که بر انگیزی دهن کشان</p>
فی النصیحة	
<p>که چشمها همه کورست و گوشها همه کر بجاست زگل و خاک بایکدش بسته چو بخت ز سپر با نفاق تیغ قدر در آله چون برسد ز دال گوید که ظلمت از پل نورست و زهر زهر شر رسد که بر تو نایبند از دهن سپر بجام تو همه زهرست و چشمه زهر بساط صحن بچین و لباس زهر</p>	<p>فدا و سپنج و بنیم و نشنوم هنوز بسا کسان که سه و مهر باشند با یمن چو فساد و زدره با کثافت و تیر قصدا اگر ز آه و فدا و سود و حسن کنی بروشنی خوش و عیش و خوش و خوش در یک بر تو کشایند از دوا کشایند براه تو همه چاه است سر نهاده مرد عیار سپنج بگیر و فدا و دورنگر</p>
فی التفریح	
<p>زانکه از دهن کس و فدا و زنی نرید</p>	<p>دل منته بر دنیا و اسباب او</p>

<p>کس عمل بی بیش ازین دکان خرد هر که آیم چرخ بر فروخت بے شکفت هر که دل برے نباد شاه عنازی خسرو گیتی ستان اگر بیک جلد سپا ہے می شکست سروان را بیگنه می کرو جس از نیش پنجہ می انگشت شیر عاقبت شیراز و تبریز و عراق آنکه روشن بر جهان تابش باد</p>	<p>کس رطیکه خار ازین بستان بکشد چون تمام افروخت با دشت امید چون بدیدم خصم خود سے پرورید آنکه از شیر او غنم بکشد که ہوئے قلب کو ہے سے درید گردان را بے سخن سرے پرید در سیاهان نام او چون می شنید چون مستقر کرد و قش در رسید میل در چشم جهان بنیش کشید</p>
<p>بہر سلطنت شاه شیخ ابو جاق نخست پادشہ بچو اولایتش و اگر مرئی اسلام شیخ محمد زین و اگر شہدہ دانش عہد کہ تصنیف و اگر تہ ابدال شیخ امین الدین</p>	<p>بہ پنج شخص عجب ملک فارسی آباد کہ جان خویش بر درددار ایشان کہ قاضیہ ہ از ان آسمان نثار و باد زمین بہت او کار ہای بہت کشاد بنائے کار موافق بنام شاه ہزار</p>

<p>در تویم چه حاجت توام در یاد دل نظیر خویش نگذاشته اند و بگذشتند</p>	<p>که نام نیک برادر جهان بخش و داد خداست عز و جل حسب الله را بیاوراد</p>
<p>فی المطالبه</p>	
<p>چشم منکر بنار آورده از سنه چند بر کینه افروز صراحی و یکشتن بار</p>	<p>بدان دلیل که القاص لا یحب العاص را از نینسند و آید که انجور و قاص</p>
<p>س</p>	
<p>در عشق تو ای منم چنانم هر چه باشد که زار و نا توانم</p>	<p>اگر هستی خویش در گمانم اگر دست دوم هزار جانم</p>
<p>در پایه مبارکت فشانم</p>	
<p>کو بخت که از سیر نیازم مرد و زن که هم نهفته رازم</p>	<p>در حضرت چون خود نمازم بهیات که چون تر شاہ بازم</p>
<p>اشریت و در در آشیانم</p>	
<p>ای بسته که ز دور و نزدیک در میان جملہ الممالک</p>	<p>بر خون تمام ترک تاجیک اگر خانه محقرست و تار یک</p>
<p>در دیده دار و دشت فشانم</p>	

اگر چه شکری ترا خواست گیرم که دست از آن دوست	کم کن تو چنانکه این نه نیکوست آفرینم گذر کن ای دوست
انگار که خاک بستانم	
گفت که چه کشتم براری بر دل رستم و فغانکاری	زان پس در مهرت پیاری تو خود سپردی اصل مانداری
من حادث بخت خوش دلم	
من از تو بجز وفای تویم آثار و بندگی تویم	بیرون ز گل و فشان تویم اسرار و پیشکش تویم
اوصاف تو پیش کس توانم	
اگر عشق را تو زند بپایم یک دم نبود ز تو گزیرم	کز ترک فلک کنده اسیرم من ترک وصال خود گیرم
اآلای عشق جمجمه جانم	
گیرم نه رو و نشان تویم نبود هر آنچه من تویم	نه هوس و نه سر تویم آخه من و تو دوست تویم
عهد تو شکست و من با تو	

اگر سر بری - تیغ بزنم	از کوه دقاقت بگریزم
در زانکه گشتند ریز ریزم	من محسنه مهر تو زیزم
الا که بر نداد سحر دالم	
آهنا که نشان عهد جویند	جسز را و مز از من بپویند
خاک من ز ارجون بپویند	گر نام تو بر سرم بپویند
فسر یاد مرا آید از دالم	
گر گذردم پیش خیل	هر یک بصفای از سیل
جسز تو بکنم بغیر سیل	میتون نیم از بهای سیل
اکابر و بزرگانم	
گشتم صناد در از رویت	آشفتم و تیر و دل چو رویت
هر چند گهی رسم بگویت	شب نیست که از فراق رویت
نزاری بفلک نمی رسانم	
ای دل تو وصل شادانی	دالم برادر دل بسانی
احسان فدا و بگویمانی	هر حکم که بر سرم برانی
سهل ست زخو شستن مرا نم	

رُیا عجمه	
گفتم که گر با اتفاق اصحاب	در سویم گل ترک کنم باد ناماب
بایل ز چین نمره نان و آب	کای بخیران فصل گل ترک شراب
رُیا عجمه	
ای قباله هر که مصلحت در گویت	رست دل جلوه بختیازان سوت
امر و زکس که نوز بگرداند و	خود اکتد ابرم و چه میند و روت
رُیا عجمه	
ای سایه آفتاب لعل نیست	شب پوش مهر و مهر طرب گشت
ای شام طمنا رخا شک نیست	دی صبح جنیت کش می پو
رُیا عجمه	
امروز که روزی فرقت با بست	ند وقت نشاط و شین اصحاب است
هشیا بازان نیم که نیست مرا	نه هست ملی حریت نایا بست
رُیا عجمه	
آن ترک پیکره که قصه جان داشت	آیند پری چهره و من پهلوان داشت
گفتم دهنم بکوی تو چو است	گفتا که لایق تیغ طبع تران داشت

رباعیه	
بیا که دلم در غم عشقت خون است	حسن تو ز ادا که خود بیرون است
در زلف تو بوی باره غریب است و لم	باریکه در آن غم غریب چون است
رباعیه	
تو در رمی خود نیز ترسیده شده است	مانده تو شد است تا نبوده شده است
زان روی که از شمع روی در تو	خوشید بنیروا تا نبوده شده است
رباعیه	
تا مرغ دلم قتاده در دام غمت	بر لادن دل شده است مصداق غمت
از شربت جام و مهر خوار شدم	تا خون جگری خودم از جام غمت
رباعیه	
چون چنگ نزنم تو ام در چنگ است	هر لحظه دلم را ببت آهنگ است
شد بشتنگ تو دلم را روزی	یار کب دل خست چو ذری تلک است
رباعیه	
در کوی تو چنان تر از آن گشت	تو یک تو بگاده تر از آن گشت
در سلسله ملالت او نیخته ام	زان روی که در بخت تو از آن گشت

گر با عجب	
در خوشی و دلبری بیت مرغان است	بیاره و دلم به وصل و دشتان است
پسته و همین لاله رخ و سیمین تن	شیرین سخن و ظرافت و سیمین تن
گر با عجب	
می نوشد بگو و دانی نیست	خاصیت روزگار فانی نیست
در گام گل و لاله و یاران مست	خوش باش می که زنگلی نیست
گر با عجب	
ای روی تو در لطافت ای که روح	خواهم که قدمهای خیالت به روح
در دیده کشم و نه زخا و زخم	زخم که شود پای خیالت به روح
گر با عجب	
اول بوفاجایم و صالم در داد	چون مست شدم و دم چهار در داد
با آتش و دیده پر از آتش دل	خاک ره او شد بایدم در داد
گر با عجب	
ای گل ز بر بختی سبزه آید	شادی به لعلم از دلبسته آید
پوسته زبان دی که هم به پیش	کز پوست دلم بوی کس می آید

رُبَاعِیْمِ	
بردار دل از مادر و هر ای فرزندی	با نصحت اخیر شد هرش در پیوند
ای قلب مایانی از چین تهاوکی	چون حافظ اگر شوی بوشش سنه
رُبَاعِیْمِ	
بایار کس دست در آغوش کرد	با ترک زرد سیم دل روشن کرد
بی زربت شوخ و بیه هرگز خشم	با سنگ چو گوهرست در گوش کرد
رُبَاعِیْمِ	
با مردم نیک بدست باید بود	در بادیه دیو دودنه باید بود
مفتون معاش خود نه باید شد	مغزو و قتل خود نه باید بود
رُبَاعِیْمِ	
با بے بکنار جوی سے باید بود	در خضبه کنار جوی سے باید بود
چون عمر گر نایاب بود روزست	خندان این تازه دوی سے باید بود
رُبَاعِیْمِ	
با حکم قضا سے آسمانی باشد	کار تو بیشه شادمانی باشد
گرامی سے زربت تو نوش کنم	سرای عمر حسا دانی باشد

از باغچه	
چون چمن گل مستر ایستاده از شود	از کس به نای می قیاح ساز شود
خرم دل آن کسی که مانند جابه	هم بود در میان سرافراز شود
از باغچه	
جان در خیم زلف یار جان طلبید	وز نیند با گره کشان طسلیه
جان شکیش ابرو جانان کردم	چون حاجب لعل لاله طسلیه
از باغچه	
ظلمت بسراپرد و مه میگرد	باز از بکتر مست تب میگرد
از جیل و دروغ زن میگفتی	پیدا است که روی کی میگرد
از باغچه	
افغان جهان صید توان کرد بر	خوش فروش از شکار توان کرد بر
از کس که کله دار جهان است بین	کلان نیز چگون سر آرد بر
از باغچه	
راو طلب تو حصار غما دارد	کو را بر می که این قه همارد
دانی تو که در شاس عقل مستان کرد	بهره جان سپر اغما دارد

رُباعیه	
روزه که فراق از تو دورم سزا	در بحر کسب تو مایه دورم سزا
اگر چشم بر لب و گریه باز کنم	حق نمک حسن تو گدازم سزا
رُباعیه	
زان باد ویرینه بهقان پرورد	درد که با طعنه می خواهم کرد
مستم کن و بخیل ز احوال جهان	تا سر جان بگویت ای سرورم
رُباعیه	
شیرین زبان همه بیایان نبرد	صاحب نظران عاشق جان نبرد
مشتوق چه برادر دلس تو بود	تا به تو میان عشق آزان نبرد
رُباعیه	
گویند که اینک ز سیه پر بیزند	ز انسان که میبرد چنان بیزند
اما بهر و معشوق از بیم مراد	تا به که ز خاک اچنان بیزند
رُباعیه	
من بنده آن کس که نشسته دارم	بر گردن خود در عشق طرے دارم
تو لذت عشق و عاشقی کنی	این باد کسی خود که نشسته دارم

کربا عیبه	
ز دولت دنیا بهستم می آرزو	ز لذت هستی بهالم می آرزو
ز بهشت هزار سال شای جان	با محنت پنج روز غم می آرزو
کربا عیبه	
از غمت کهستان بطریق پیزند	و امدت و عشق را با یک دوزند
یک چند نقاص عمر خانی شده را	در جام و قبح طون صراحی پریند
کربا عیبه	
جهت که بجان من درویش آمد	گوئی سکه چسبک دریش آمد
می ترسیدم که تو شوم روزی د	دیدم که همان روز هم دریش آمد
کربا عیبه	
هم خاطر تو برین غناک افتد	که بخر ضایعش غناک افتد
گوفاک هست شوم من برین ناگ	چفت است که آواز تو فاک افتد
کربا عیبه	
هر دوست که در دوزخ افتد	هر راهی که بود تو دامن شد
گویند شاید استن عیب است بود	چون مردند یاد که آستان شد

رباعیه	
یا کار بجام دل مجروح شود	یا مرغ دلم بر فلک مجروح شود
ایسوی من آنست بدگاه خدا	کایوب سعادتمندش شود
رباعیه	
یاری چو کز نعمت شود یار چو	شادی چو زندی این دل میجوید
آن مردم دیده بود که دیده برفت	چون مردم دید نیست دید چو
رباعیه	
ایام شبابست شراب ولی تر	هر غمزه مست شراب الی تر
عالم همه سرسبز است شراب	در جان شراب هم شراب الی تر
رباعیه	
سیلاب گرفت کرد ویرانه عمر	آغاز پرست نهاد پیاپی عمر
بیدار شد از خواب که خوش خوش	حال زمانه رخت از خانه عمر
رباعیه	
در بندش آید تمام از روی نیاز	گفتم من سودا زده را چای نیاز
گفتا که لبم گیم و زلفم بگذار	در بندش خوش آید زنده در مدار

کر باغیچه	
دوش از بزم تو دمی بختم تا روز	یا قوت بنوک مهره بختم تا روز
دوست که بکس نیست از گشتن	هم با دل تو بکشتن بختم تا روز
کر باغیچه	
مردی ز کشتنده در صبر بر سر	اسرا در کرم زخاچه قنبر بر سر
اگر نشد بختی ای حافظ	حشمت آن نسائی کوثر بر سر
کر باغیچه	
ای دوست دل از جفا می شکنی در کشت	باری نکو شراب دشمن در کشت
باردی نکو گوسه گریان بکشتی	وز نا اهلان تمام دهن در کشت
کر باغیچه	
چشم تو که سحر ابل مست است در کشت	دعا که نسو نسازد و از او کشت
آن خلعت که کرد حافظه در کشتن مال	آویزد ز در نظر حافظه ادر کشت
کر باغیچه	
بگمزه چین بهال مسخر شده گل	گر گریه ابرین و گزیده گل
سرور ابرو بازادی بخودی نازد	از دستش کرد داشتند بناد گل

رباعیہ	
چرخ طبع تن کو شد آن مشکین خال	حق اگر نظیر خیمہ دندار و خال
در سینه دشمن ناز کی تیون وید	انندہ مستگیر زود آید زلال
رباعیہ	
ہرگز نکتی باوسن لشعہ چگل	از دامن گویہ بہت کارے شگل
دردی کہ من از غم تو دارم دل	دل داندہ من دامن و من دامن دل
رباعیہ	
از یار و فنا کہ دید تانم نیم	راحت ز جفا کہ دید تانم نیم
تو عمر سے دیو و سالی کا نیم	از عمر و فنا کہ دید تانم نیم
رباعیہ	
آن ہرگز جام باد و دل شاکہ نیم	دور آرزو گداز شستہ کم یاد کنیم
دین عاریتے روان زندانی	ایک خطہ ز بند عقل آزا کنیم
رباعیہ	
آواز پر مرغ طرب سے شوقم	یا لعل گلزار ادب سے شوقم
یا ادا حدیث ز لبش میگوید	یا لعل حرکات سی عجب سے شوقم

رباعیه	
در چرخ تو من ز شمع افروخته گشتم	مانند صحرای تنگ فلک گشتم
چون ساعز بادم کار و تنگی	چون ناله جنگ بشنوم خون گشتم
رباعیه	
جانان چه شبی با تو بر و ز آوردم	گر بی تو دمی بر آوردم نامردم
از بگسسته سیمین کلب حیات	از چشیده نوش آیه بارت خوردم
رباعیه	
در آرزو پس و کنارت مردم	در حسرت لعل آیه بارت مردم
قصه کچشم دراز کوتاه کنم	باز آیه از آیه انتظار مردم
رباعیه	
من ترک تو ای نگار آسان ندیدم	تا پیش زمره خطت جان ندیدم
یا قوت لبست که تو جانست مرا	آن را بدو صدمه زار ندیدم
رباعیه	
من سبیل عمر خود ندارم جز غم	در عشق تو یار خود ندارم جز غم
یک جدم و همراز ندارم نفس	یک مونس و غمخوار ندارم جز غم

رباعیه	
اے باد گوزرا دل داری من	آن را که نباشد غم از داری من
تو حققت بعد عیش شہاے مرا	آیا داری خبر ز بیداری من
رباعیه	
تا کے بود این جور و چاکرنیج	بہر وہ ہمہ ظلالن آزدن تو
تجست دینت اہل غم آلود	گر تو رسد غم تو برگون تو
رباعیه	
گویند کہ فردوس برین چاہد بود	فرداے ناب جو زمین چاہد بود
گر مے و مشوقہ گزیدیم چاہک	چون عاقبت کار چنین چاہد بود
رباعیه	
با آنکہ ہند مہر و مہ از صد گمین	بر خاک جناب شب و روز جبین
از دست ال و دیدہ تنگم نشان	در آتش انتظار و فانی غشین
رباعیه	
چون ابد ز غم چاہیت جو شین	بالغیر غم چاہیت کہ شین
سبست سرت باد ازل و دما	می بر سر سبز خوش بود نشین

رباعیه	
ای شرم زده غنچه مستور از تو	حیران و بخت ز کس نمود زانو
اکل با تو بر ای کجا آرد کرد	کرد ز صدمه دهر و دمه خور از تو
رباعیه	
ای رای تو صحرای دل بیرون	تا چند بر آفتاب گل اندون
گرد زین شیرین شوی به طبع	آخیزه شکار گور خواهی چون
رباعیه	
چشمه که در پید رنگ میارازد	ز نهاد که تیغ جنگ میارازد
بس زود موی گشتی از بهشت افتاد	آه از دل ترک رنگ میارازد
رباعیه	
آن بار بار لب شکار در دستم نه	آن ساغر چون نگار در دستم نه
آن زلف چه زنجیر که چسبید بر خود	دیوانه شدم میارود در دستم نه
رباعیه	
ای لاش که بخت ساز گاری کرد	یا هیچ زان باز یاری کردی
از دست جوایم جو برود نشان	بیری چون کاب پایداری کردی

رباعیہ	
بانشا پر شمع و شنگ بار بھاونے	کچھ دیکھا ہے ویکے شیشہ سے
چون گرم شود را بادہ ارار گئیے	منت نبرم بیک جہ از حاتم طے
رباعیہ	
اقسام بہشت و دوزخ و عہدہ کشا	ارنگدار و کہ در تیسیم ز پلا
امکے بود این کرگ را بالی از خاک	سرخی دشمن افکن ای شیر خدایے
رباعیہ	
گل را دیم شستہ بخت شوی	گفتا بشنودا سستی ار مرد رہی
من طعم سلم و عینہ مرا می سود	ای دے بنو کہ پیری و پر گنہی
رباعیہ	
اک گفت اگر دستگیر داشتے	اگر چیتے اگر رہے داشتے
با بگینی مرا چشمن سے سوزن	ای ای بن گننے داشتے
رباعیہ	
گو بھون اقادہ این وام شوی	ای بس کہ خرابیادہ و جام شوی
اماشن و رند و عیب عالم سوزیم	با منشین و گر نہ بد نام شوی

رباعیه	
<p>دین نامه تزویریائی چه کن ویم در کش و جام باده را به کن</p>	<p>حافظ ورق سخن در آئی ط کن علامت نشین که وقت ناموشی است</p>
<p>این غزلها و قصائد که در اکثر نسخ نبود و در بعض یافته شد و خل کتاب نکرده علیحدہ نوشته شد</p>	
<p>کفر زلفت بر ایمان الیاف در بابت آب حیان الیاف می کشد تخی بهر آن الیاف لعل تو سپهرستان الیاف بیزند در دیده بیکان الیاف زخمها افتاده در جان الیاف گروش گردن گردن الیاف هر طوط گشتیم غلطان الیاف رشته تن گشت بچان الیاف جز بابت نیست دران الیاف</p>	<p>الیاف ای ای جان الیاف استیم لیسیم لب از تشنگی ده کاستد شربت و یار تو مازگر بر غرق در خون گشتیم غمزه شوخ تو از راه اجل از خدایک نازک مرگان تو چون دوز لفت کرد سر گردان نچو گوی از زخم چکان فلک همیش زلفت تو در جام فنا چشم بیارت مرا بپا رکرد</p>

<p>با طایفه زلف حافظ را بخش مانده در چاه زخمندان النیات</p>	
<p>و گریه دم رسیده و شیدا است النیات این دم بزم دزد و طایفه است النیات چیران کوی او شد در دست النیات افتاده در دلاست و دست است النیات</p>	<p>بازم هوای آن گل عناست النیات آن دل که کنج عافیت بر گزیده بود صوفی که جام صاف دادم می کشد عارف که غرق بود بناموس ننگ نام</p>
<p>از جان زار حافظ در شنگان شوق فریاد و شور و دلوله بر جاست النیات</p>	
<p>خبر بزمین دل افکار نیرسد پنج چو طبیعی است که یار نیرسد پنج گفت چو هست ترا یار نیرسد پنج خفته می بینم و میدار نیرسد پنج که ازین دل شدگان یار نیرسد پنج گفت که گاه ترا یار نیرسد پنج</p>	<p>از من سوخته آن یار نیرسد پنج او طیب من دهن خسته دیار نیرسد پنج دی طیب بزم آمد و احوال نیرسد پنج گفتش بخت من و طالع شکر نیرسد پنج جانم از فرقت رویش لبک صد نیرسد پنج دش در خواب چون برونش او دیدم</p>
<p>حافظ سوخته را یار نیرسد پنج</p>	<p>ای طیب که لی یک نظری کن مرا</p>

<p>سپیده دم که صبا بوی دروستان گیرد نوازی چنگ بد انسان زند صلا یاب شب سپهر جزین سپر کشد بر دوش بر غم ز داغ سیه شایه باز سد رفیقین بنزد گلچشمین رد که خوش ناثان است چه جانیت که گل در محرم نماید رخ چه بر تو نیست که تو جز سپهر رخ صحرای</p>	<p>چرخ طغیان هوا گشت جستان گیرد که بر هر چه در محرم را در دشت ان گیرد چرخ جعبه و عمود افق جهان گیرد درین مفرق نس زنگاری کشان گیرد که لاله کاسه نسرتن باغ خوان گیرد چه آفتابیت که در مرغ صبح خوان گیرد چه شعله ایست که در شمع آستان گیرد</p>
<p>خیال شایه اگر نیست در سر حافظ چرا به تیغ سخن عرصه جهان گیرد</p>	
<p>ای ذوق شهو لعل تو در کام من لذت دندان یابد و دهن تنگ خوش فود شد و شکر بر آنچه بازار عالم است شکر و دهن بفر زلفت و داغ را اما بکام دیده ز اشک بغید و رخ اگر خلق را بکام بود لذت از بهی</p>	<p>خلوای قند گرسنه را در دهن لذت در کام حشمت دانه در عین لذت شیرین از دست در دهن من لذت باشد بغیر نفی اشک تن لذت خطیست چون باغ گل یا من لذت بیارزشش را شده میبفرق لذت</p>

عشق رخت بخاطر حافظا ز طبع در سینه بیل از همه پوسه چین لذت	
ای گفتگوی لعل بود که جان لذت دندان تست قطره شیر و شکر لب خون دل و کباب جگر هر دو بهر تست تکتم حدیث لطف تو آمد سخن لطیف دل ناوک تو خداست که باشد پهای را اورا از بسکه چاشنی حشمت و برکت	شکر لب چو طعم شکر در دهان لذت او که هاست شیر و شکر بر آن لذت باشد هم کباب دس و ارغوان لذت کردم بیان جعبه لب شد بیان لذت نسبت بطعمهای دیگر استخوان لذت پیرسته حرف او گذر ده زبان لذت
حافظا بی ز شیر و جان بخت حلو در آرزوی آن لب و آه چنان لذت	
ای که شور افکند در بزم شاهان از نمک می برد آب گهر لعلت بد پاشی و لطف از نمک خندان کنی مردم بنوعی پسته را شوری نیمه از آن جادوی سنت در بر گر نیات میر باید جان بشیرینی لطف	دوستان لبست از خنده بهمان از نمک میکنند نزع شکر با قوت از زبان از نمک دیده آن را که گرد و پسته خندان از نمک ذوق می یابم در آن پاور خندان از نمک قند شور را بکیر لعلت مید چنان از نمک

میکنند زخم مرده در میان از نمک	سدم ریش از لیک شور شیرین
آب حیوان یا فنج فوط از نمک در آب	گرچه هرگز کس دیابا بمیدان از نمک
قصائد	
<p>سپهر و مکرده سه سال ماه و لیل مهنا قرار داد برین طاق گنبد و قرار کنند سیر خالفت کو اکب تیار بباید در گم بسج و ذکر و تنهار مدار آتش و آب غبار و خاک مجار گرفته کوه و زمین در میان آب قرار جهان و هر چه در و هست خالق جبار جهان بکتم عدم رفته همچو لیل بار بنی و رسول و یعهد جدید و کرام ز نیک خلق فردین است از صفای کرام ز ذات اوست طلق زمین برین مجار</p>	<p>مقدور که ز آثار صنع کرد انهار مدار سیر کو اکب با مرکن فیسگون ز بهشت کو اکب ستاره دو دانه بروج نه آسمان ز ملک اکب با مرکن مشغول چار عنصر از غنماست پدید آورد قرار داد و بالایی ناک با آتش بدوستی نبی و ولی اساس نهاد اگر نه ذات نبی و ولی بدست مقصود نوشته بر در فردوس کاتبان قضا ایام جنتی و انسی حشله بود که علی ز نام اوست معلق نهاد کرسی و عرش</p>

علی ایمان و علی سرور و علی سردار	علی امام و علی امین و علی ایمان
علی حکیم و علی حاکم و علی گفتار	علی علیم و علی عالم و علی اعلم
علی مظهر و غالب و علی سرور	علی نصیر و علی ناصر و علی نصیر
علی لطیف و علی انور و علی انوار	علی عزیز و علی عزت و علی افضل
علی ست فاضل و علی فضل و علی سرور	علی ست فتح و علی فتح و علی فتح
علی قسیم و علی قصور و علی ست قائم نام	علی سلیم و علی سالم و علی مسلم
علی دنی و علی صفدر و علی سرور	علی صفی و علی صافی و علی صوفی
علی بودا و اسد اشرف و علی گفتار	علی نعیم و علی اعم و علی منعم
اگر تو مومن با کی نظر در بیخ مدار	علی زبید محمد زهره و علی هست
بخت شید و شعیب و پهلوان و کم آزاد	بخت نور محمد و باد و باد و خلیل
بخت نوح و نوح و در میان دریا بار	بخت یوسف و یوسف و یوسف و لقمان
بخت جمیع زبور و بخت روز شمار	بخت عزت و عزت و عزت و عزت
که در رضای خدا که جان خویش	بخت دانش و دانش و دانش و دانش
بخت نهمه داود و صوبت خوش گفتار	بخت یوش و دایا و دایا و دایا
بخت عیسی و موسی و یونس و غنوا	بخت هر سلیمان و زهره و زهره

بحق قوت جبریل و صوره سحر فیل
 بحق طالع عرش و تقرب میکائیل
 بحق جمله قرآن بصحبت ابراهیم
 بحق سوز فقیران بگینه در سینه
 بحق چهره زرد آفتاب سرگردان
 بحق ضرب چاهان را و دین با کفر
 بحق دین محمد بخون پاک حسین
 کرمیت دین بری را بقول پاک رسول
 زبده اوسن است حسین محبت او
 بجهل غافل مستغنی بقله است
 بچند و می من خسته دل چه سود ترا
 بهل بشیر و شیش آفتابان آسم
 سپاس منت و نعمت خدای را که نمود
 بجا و بقصد و بذلت او که در شیراز
 پنهان منشین حافظان تو لاکر

بحق قابض ارواح در بین دیار
 بحق چار کتاب مستوره و چنار
 بحق جمله مردان و اهل و اقربا
 بحق زاری رنج و بیکس و بی یار
 بحق درد اسیران خانان نیزار
 بحق زاری پیران خوار و زار و زار
 بحق مردم نیک و نیک و صاحب انصار
 امام غیر علی بعد احمد محنت ار
 مجوس تمل برین کار و مومن و نیاز
 ز رنگ می شناسی سفیدی از رنگار
 نگر خواب جهالت می شوی بیدار
 که کس بنا و چنان کادم و اول بار
 رو بخت و شدم از جیات بر خود داد
 تمام گشت یک روز جمع این اشعار
 جات نوش طلب کن بجان بهشت چهار

بحر شاه جهان کے ہاکنہ استرار	حرام زادہ و جنس بدشوم و بی بنیاد
	ستائیت بیت افق چو سیکنی گذر
	زیادہ گفتن نامش ہزار استغفار
قصیدہ	
یعنی غلام شام و سوگند خیزم اکامیکہ خواستم ز خدا شد میتر پیر از سر و سولے جو انیست بر سر از جام شاه جرعه کشش عرض کوثرم ملوک آن جنابم و سگین این درم کے ترک و بچر کنند این طبعی خودم از گشت کمال حدیثی بسیارم آن بھدر کہ فکرم آن دل کیابم و ز این خجستہ نام برآمد مظہرم در شاہراہ عمر ازین عہد گذرم من خود چراچنین بکنم از کہ کترم	جو ز اسر زنا و جسمائی برابرم ساقی بیبا کہ از بد و خجستہ کار ساز جاسے پردہ کہ باز بشادی روی شاہ را ہم وزن و نصف زلال خضر کہ سن شام اسن اور بعرض رسام سر فیض سن جرہ نوش بزم تو بودم ہزار سال گر باورت نمیشود از جندہ این جوش گر کہستم دل از تو و ہر دارم از تو بھر منصوب زین محمد قازیت حسر زین عہد است من عہد با ہر شاہ بود گردن چہ کرد نظم تر یا نام شاہ

شاهین صفت چو پیر چشمت ز درگاه
 ای شاه شیر گریه کم گردد ار شود
 بال و پینه نام و این طرفه ترک نیست
 برگشته اگر گذشتم چو باد صبح
 بزمی تومی شنیدم و بر پاوری تو
 مستی آب یک دفعه وضع بند نیست
 با سیر خستد و لکلم و اداری نیست
 شکر خدا که باز درین امج بارگاه
 نامم زکار حسنه عشاق محو باد
 شبل الاسد بصید و لم حله کرد من
 ای عاشقا رسته تواند زدیشت
 بنامین که منکر حسن رخ تو کیست
 مقصود ازین عالمه با ناز تیرت
 برین قتاده ساینده رشید سلطنت
 شمرم بمن رخ که صد ملک لکشاد

کی باشت القات بصید کبوترم
 در سایه تو ملک فراغت میترم
 غیر از هوای منزل سیمخ دوسرم
 نه عشق سر بود و نه شوق صنوبرم
 دادند ساقیان طرب یک دماغم
 من سالن زده پیر خرابات پرورم
 انصاف شاه باد درین قصه اورم
 ملائوس عرش می شنود صیت شپورم
 گریه محبت تو بود شغل دیگرم
 اگر لا عنبرم و یک شکار غضنفرم
 من کے رسم جصل تو کرد ز کسرم
 تا دیده اش بکز لکب غیرت پرورم
 نه جلوه میفرود شمش و نه عشو میفرم
 اکنون فراغت ز غور شیدا ورم
 گوئی که تیغ تست بان سخنوم

بر این سخن کو است خداوند اکرم	حافظ زمان محبت رسول است آل و
ایضا	ایضا
<p>از پر تو سعادت شاد و جهانیان صاحبقران و ضرر و شاد و ایگان دوای مدد گستر دگر کی نشان بالا نشین مستعد ایران لاسکان دارد همیشه دهن ایام زبردان خاتان کامگار و شهنشاهان شاهیکه شد ز بهش افزا شد زمان آنجا که باز بهت او سازد بهشیمان از که گردید اشد اجزای آسمان هرش روان چون عسل بر آید جان دی طلبت تو جان جهان جهان تا به تو عین افسر و ارا و دودان چو سایه از تنهای تو دولت بود روان</p>	<p>شعر صند زمین چو بساط ارم جان خاقان شرق و غرب که در غربت و شرق خود شید ملک پرورد سلطان دادگر سلطان نشان عرصه قلم سلطنت عظم جلال دولت دین اگر رفتش دارای در شاه شجاع آفتاب ملک مایه شد ز طلعتش افزا شد زمین سیر رخ و هم را نبود قوت عروج گرد خیال چرخ فتنه عکس تیغ او عکس روان چو باد بر طواف برور ای صورت تو ملک مال جمال ملک نعمت تو ملک مستعد همیشه کیباد تو آفتاب مکی و هر جا که میروید</p>

<p> گردون نیاد در چرخ شمس و قرآن بی حمیت تو مغرور نبندد و آسمان و در و چرخ آب خامه تو بر سر زبان چون دیده بر راه این چرخ و طوفان دلی که در دوست تو در دوستان شرح از تو در حمایت و دین تو در ان در چشم فضل خیری و جسم ملک جان دوی بود و عید مثال عظیم شان چون ذره حقیر بودی شایگان صد گنج شایگان که بخشی بایگان از کوه ابر ساخته تا دیر سالان چه میسند بر سر خرگاه و خوش دان در بند بود غفلت در رنگ مغبان در دشتی سدهفت بیابان در قصر ابر قیصر در خانه های جان </p>	<p> ارکان پرورد چرخ تو در آفرینش بی طلعت تو جان نگراید بکاسد پروا نشی که در دل و قریباده است دست تو را با بر که آرد شمشیر کرد با پای جلال تو استلاک با نال علم از تو با کرامت عقل از تو با فروغ بر چرخ علم های در سرتق مخراب ای خسرو رفیع جناب و رفیع قدر ای آفتاب ملک که در جنب هست در جنب بحر و تو از ذره کتر هست گردون برای خیمه خورشید فلکات این طلسم نقشش در تو سز رنگار بودی درون گلشن و از بوی لای تو در دشت ارم خیمه زدی تا فریاد کوس تا قصر زو تا خشتی از راه افستاد </p>
--	--

<p>آن کیست که بکاک کند با تو همسر تو شاکری ز خالق و خلق از تو شاکرند اینک بهر گلشن وستان چویری ای طمعه که در جوی کز بیان قدس داد و خاک عنان ارادت بدست تو خصمت کجاست در قیاسی نه در کف تو</p>	<p>از مصر تا بروم در چنین نابغه روان تو شادمان بولت و کمال تو شادمان با بندگان محمد سعادت بزریران فیضی رسد بخاطر پاکت زمان زمان یعنی که من کیسم برادر خودم درسان یار تو کیست بر سر و چشم منش نشان</p>
<p>هم کام من بخدمت تو گشته منتظم هم نام من بخدمت تو گشته جاودان</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>سپیده دم که صبا بوی بوستان گیرد هزار گشت گل در چمن تنق بند بوی چنگ از انسان نه صلاهی صبح شه سپهر خردین پیر کشد بر سر بر غم زانغ سیه شایب از زین بال بجز نگاه چمن و کدو خوش تابناست</p>	<p>چمن زلفی بر انگشته بر جان گیرد افق ز رنگ شفق رنگ گلستان گیرد که پیر صومعه راه در حسان گیرد به پنج صبح در نمود افق جهان گیرد درین مفرس رنگاری آستان گیرد چو لاله کاسه ز زمین از عنوان گیرد</p>

چو شمس و فلک بگردیم بام صبح
 صبا نگردد دادم چو زنده شاد باز
 ز اتحاد و یوستی و استیاء و صبر
 من اندران که در کیمیتان بگردم
 چه با است که گلی درین ناپه رز
 چه تو هست که تو چو پند صبح و عصر
 ضمیر دل نکشایم کس بر آن
 چو شمس و فلک بگردیم بام صبح
 لکات ساقی بگردی من کاز عمر
 پیای آورده از یار ما ز پیش باب
 ذرات نموده را چه بر کشد مطلب
 چرا صد غم و حسرت به سر زار کل
 فرشته بقیعت سرخوش عالم غیب
 کند و یکدفعه خیمه و چمن خضر
 حال چو اسلام شیخ ابو الحسن

از خورشید و فلک بگردیم بام صبح
 لکات ساقی بگردی من کاز عمر
 ذرات نموده را چه بر کشد مطلب
 چرا صد غم و حسرت به سر زار کل
 فرشته بقیعت سرخوش عالم غیب
 کند و یکدفعه خیمه و چمن خضر
 حال چو اسلام شیخ ابو الحسن

آتش ز لعل دمان لعل دیر بر آرت در پاسته سبدم گهر از دیر بار است	گردیده و دم کند آهنگ دیگر بارم ده از کرم بر خود تاهم و زل
حافظ شایسته تاهم دندی فتنه مست فی الحسب مایه سبکی و فرونگه دانت	
که مونس و هم جم غای دولت است ز لعل سینه نیارست نقش بهر شبست که پاشسته از زو لعل دیر است نیکنی تر غم فراق است حوالتم خرابات کرد و ز غمت چلان عشق زدی بجز یک است که خواهم تمام جسم باده کرد و باز غمت که زور و غم سید روی گشت صبح غمت	بجان خواجه دخی قدیم عهد درست سر شکب من که ز طوفان فتنه دست برد بکن سالک و این دل شکسته بجز شدم ز عشق تو شیدای که در دشت نه الا تم بخوابی کن که مرشد عشق و لایع بجز لایع بانی نهایت دوست ز زبان مور بر صفت دار گشت از ان بهدش کوش که خورشید ز لایع
مریخ حافظ دازد لبران وفا که جو هست گیاه باغ چه باشد چو این گیاه ز هست	
چون کوئی در بهشت با هم حاجت	خلوت گزیده را به تاج حاجت



<p>شکر کمال جلالت نهان باطنها در آن عالم که سیر او شایسته است چه غم بود بهر حال که و نهایت را اگر چه هم تو گشتاخ میرو و حاله که هر چه در حق این غافلان و است کرد نیال شای اگر نیستی حاکم زبان عمر تو پابنده با که در دولت</p>	<p>خسته فلان ملک آن کران گیر چنان سده که مان این کران گیر که عظمای چنان قلعه جهان گیر و شاد باش که گشتاخ این عیان گیر چراش برین فرزند خاندان گیر چرا تیغ زبان عرصه زمان گیر حلیه است که در کار من فلان گیر</p>
<p>غیر مقدم هر حاله طائر سمیون قدم میکنم در بهر تو انجام آستان نیاز نامانی که که بهر آن خون عاشق میخورد مسببت عشاق به است کنند اهر در اگر چنین در حلقه پیلانی نبی بند بار گر چه یکم که خواهی و آن حال بی نقا آن که شای آن که خوار می یازد و شای</p>	<p>اقتصاد شادمان کردی مرا نامه تو استر قدم زاکم شرح آرزو مندی بنایه کلم لا شای بگیرد کار مست و آه جهدم خوش نگه کن با به در جامه و عین هر دو توان بر آسان بی بی از مندی لا لا کل بدان همه خاریایان حرم یار باز آید بعد از الله عز و ج و مستم</p>

<p>ما قیاسه که زنده های حافظه کهنه خواجه توران شاه عادل ان کمال ملکین صورت بهاد و جلالت مقصد ان کمال کاین مردی و مروت معدنی و صفا رافع او شایع به جنت ناصر اعلام و کمال استانت وضع دولت و اکونست وین بخشنه بیدارت چرمی آمد بهوای و چو قلند خلیان شکست احوال بر جای تو این نینماری که توانی زنی بر قلب خشم شرح احوال تو لغی و الیجانی و قریب تا لیم مجبور بود از خاک بوسه گشت باشما اخلاص هر که طاعت تفر نیست</p>	<p>نوک کاکش ابر بر شوق جفا نظر اندر بدر آفاق علی عون لور و غزالام منظر انوار رحمت مبصر حسن شیم جو هر عدل سیاست عنصر کلفت و کرم ناسی آنارطینان قاطع ظلم و کسرم دار درین قصیر علی نقش تاریخ قدیم شفته بگروون هنوز اندر شبستان ام هر کرا دل نشکند فیروز گرد دلاجرم بهمت ارباب ان تست از باب کرم بنده یار بید که تواند کرد مشکراین نسیم دزد و نوش درد بودم باندیمان ندیم علم صفت دیده باشد اما در جام خیم</p>
<p>تا جهان باشد بیکی در جهانیت با دنام این عالم را نس جان گشت زل جان فخر نسیم</p>	<p>دست</p>



Man

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على احسانه که دیدان خسته ایوان اکل اعرفا الحقیقین و فضل اشرف
المحققین علان و حقانی فنون سخن پروری و اقد و قالی نظم گسری
ستایع بحر فصاحت و شیام کلیم راغت حضرت لسان النیب عواجم
شش لیدین محمد لقب به حافظ شیراز طاب الله راه و جل الخیر
شواه بسی و ایتام خاکسار محمد که تحت الشرف و عدد شهر محمد السلام
شکسته خبری نوی مطابق ماه انور ۹۹۱ عیسی در بده کان اوله
طبع نامی تحت الطبع پذیرفت و انشاء الله مسوز بعد اشاعت
بین دیدان که متن مضی شرحه بیدادادی و روزات و مظلالت
صدیقانه کرام از حلیه طبع آراسته شده اند و ناظرین خواهد شد

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا

1915 5131

CALL No. 3112 ACC. NO. 1542

AUTHOR 3112

TITLE 1542 1915 5131

دیوان حافظ

Date	No.	Date	No.
	1160		



MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over due.

